ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

12 دسمبر 2022 | جمادی الاوّل 1444

مجلس احرار کا قیام وبقاء

مجلس ''احرار اسلام'' کا قیام وبقاء بہر حال ایک شرعی امر ہے۔ تبلیغ اعتقادِ صحیحہ اور تنقید رسومات قبیحہ، اعلائے کلمۃ الحق، اعلان و بیان ختم نبوت و اظہار فضائل صحابہ واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین مجلس کے فرائض میں سے ہیں۔ خصوصاً اس دورِ لادینی میں جنسِ انسانی کی تمام مشکلات کے لیے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ہی بطور حل پیش کرنا ہمارا وہ فریضہ ہے کہ اگر ہمیں دار ورسن تک بھی رسائی ہو جائے تو الحمد للہ۔ اس لیے مجلس کے قیام وبقاء کی بہر حال کوشش رہنی چاہیے۔

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

بانی وامیر اول مجلس احرار اسلام

۲۴؍دسمبر ۱۹۴۷ء کو ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ کے نام مکتوب

مجلس احرار اسلام کے عزم و ہمت اور صبر و استقامت کے 93 سال

1929 — 2022

تعمیر جدید دار القرآن

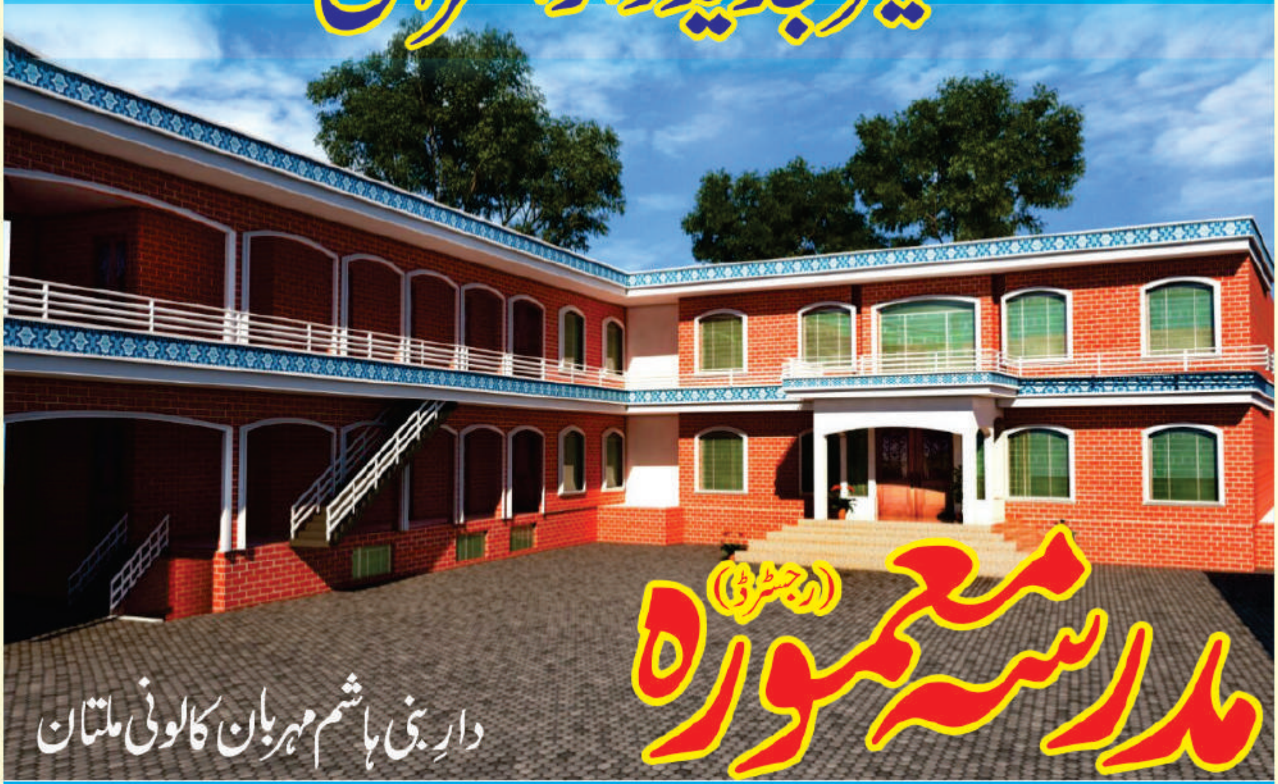

الحمدللہ بیسمنٹ ہال، دارالقرآن، دفاتر اور لائبریری کی تعمیر جدید (17,500,000) ایک کروڑ پچھتر لاکھ روپے سے مکمل ہو چکی ہے۔

★ درجہ کتب کے طلباء کے لیے درس گاہوں، دارالحدیث، دارالاقامہ پر مشتمل نئی عمارت کی تعمیر باقی ہے جس کا تخمینہ تقریباً (3,00,00,000) تین کروڑ روپے سے متجاوز ہے۔

رابطہ برائے ترسیل زر و تعاون

حکومت کی مدارس دشمن پالیسیوں کے تحت کئی مدارس کے بنک اکاؤنٹ بند کر دیے گئے ہیں۔ مدرسہ معمورہ کا اکاؤنٹ بھی بند کر دیا ہے۔ تعاون کے لیے آپ مہتمم مدرسہ سے براہ راست رابطہ فرمائیں۔

061-4511961, 0300-6326621

سید محمد کفیل بخاری
مہتمم مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی، ملتان

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

بیاد: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 33 شمارہ 12 دسمبر 2022ء / جمادی الاول ۱۴۴۴ھ

Regd.M.NO.32

تشکیل

اداریہ	جمہوری تماشا..........اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟	سید محمد کفیل بخاری	2
تعزیتی شذرات	جید علماء کی پے در پے رحلت	//	3
شذرات	حکومتی اپیلوں کی واپسی اور انسداد سود کا مسئلہ!	عبداللطیف خالد چیمہ	4
افکار	دینی وقومی جدوجہد......چند اہم مسائل	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ	6
//	ٹرانس جینڈر ایکٹ......غضب الٰہی کو دعوت دینے والا قانون	مولانا محمد احمد حافظ	12
دین ودانش	تقسیم جُزء لایتجزأ	مولانا منظور احمد آفاقی مدظلہ	17
//	نیکی اور عبادت کر کے ڈرنے والے بندے	مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ	19
//	سیدنا عمار بن یاسرؓ اور ان کے والدینؓ	علامہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	20
خطاب	واقعات سیرت طیبہ وسیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (آخری قسط)	جانشین امیر شریعت امام اہل سنت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	22
ادب	مدح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا ولی رازی رحمہ اللہ	25
//	مؤذن رسولؐ سیدنا بلالؓ کی منقبت	نادر صدیقی	26
//	مجلس احرار سے	عزیز القاسمی	27
شخصیت	ڈاکٹر محمد یوسف قریشی	حبیب الرحمٰن بٹالوی	28
مطالعہ قادیانیت	قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور ان کا جھوٹا پروپیگنڈا	محمد اسماعیل سعد	30
//	محمدی بیگم کا ایک نامراد عاشق	مولانا تنویر الحسن احرار	34
آپ بیتی	سرخ لکیر (آخری قسط)	ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم	38
روداد	احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت (قسط نمبر 2)	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	47
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	52
ترحیم	مسافران آخرت	ادارہ	54
اشاریہ	اشاریہ "نقیب ختم نبوت" (2022ء)	مرتب: محمد یوسف شاد	55

فیضانِ نظر
حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

بیاد
ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول
سید محمد کفیل بخاری
kafeel.bukhari@gmail.com

رفقائے فکر
عبداللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد
مولانا محمد مغیرہ • ڈاکٹر عمر فاروق احرار
قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس
سید عطاء اللہ ثالث بخاری
سید عطاء المنان بخاری
atabukhari@gmail.com
محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد
0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک -/300 روپے
بیرون ملک -/5000 روپے
فی شمارہ -/30 روپے

ترسیل زر بنام: ماہنامہ نقیب ختم نبوت
بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100
بینک کوڈ 0278 یو بی ایل ایم ڈی اے چوک ملتان

رابطہ

www.ahrar.org.pk
www.alakhir.com
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎061-4511961

شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام پاکستان

مقام اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

جمہوری تماشا............اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟

وطن عزیز پاکستان کی ہر سیاسی جماعت جمہوریت کی علم بردار، جمہوری پارلیمانی نظام کے استحکام کی مناد اور آئین کی پاسداری وعملداری کے لیے نعرہ زن ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ سب کی اپنی اپنی جمہوریت اور آئین وقانون کی اپنی اپنی تشریحات ہیں۔ ملک، نظام اور آئین تو ایک ہی ہے لیکن سیاست دانوں کے اپنے اپنے مفادات اور ترجیحات نے نظام کو مستحکم نہیں ہونے دیا۔ پچھتر برس سے جمہوری تماشا جاری ہے۔

سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کی مداخلت اور مارشل لا نے ملک کے سیاسی نظام کو چلنے ہی نہیں دیا۔ یہی عدم استحکام کا سبب ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کا تازہ بیانیہ ہے کہ وہ سیاسی نظام میں ہرگز مداخلت نہیں کریں گے۔ جبکہ صورت حال یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ حنیف رامے نے ضیاء الحق کے مارشل لا دور میں اپنے ایک انٹرویو میں فرمایا تھا کہ:

> ’’اسٹیبلشمنٹ اور سیاست دانوں کو مل بیٹھ کر شراکت اقتدار کا معاہدہ کر لینا چاہیے اور اپنے اپنے دائرۂ کار کا تعیّن بھی کر لینا چاہیے۔ ایسا ہو جائے تو شاید ملک کا سیاسی نظام بہتر طریقے سے چل سکے۔ ورنہ حالات یہی رہیں گے‘‘۔

آرمی چیف کے تعین کا طریقہ کار آئین میں طے ہے لیکن سابق وزیر اعظم عمران خان اسے آزادی مارچ اور دھرنے میں طے کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ریاستی ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کام کریں تو تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں اور سیاسی نظام بھی احسن طریقے سے چل سکتا ہے۔ موجودہ برسر اقتدار اتحادی سیاسی جماعتیں بھی اپنے حزبِ اختلاف کے دور میں یہی کچھ کرتی رہی ہیں۔

سیاسی جماعتیں ایک طرف تو انتخابات کو تمام مسائل کا حل قرار دیتی ہیں اور دوسری طرف کوئی بھی انتخابی نتائج تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ نتیجتاً ملک افراتفری، سیاسی بحران اور عدم استحکام سے دوچار آ رہا ہے۔

جمہوری تماشا جاری ہے۔ معلوم نہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟ آئندہ چند روز میں کئی اہم فیصلے ہونے ہیں۔

اللہ کرے ملک وقوم کے حق میں اچھے فیصلے ہوں اور سیاست دان آپس کی لڑائیوں کی بجائے آئین پر عمل درآمد اور قوم کی خدمت کو ترجیح دیں۔

☆......☆......☆

تعزیتی شذرات

جید علماء کی پے در پے رحلت

انا للہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ ایک ماہ میں ملک کے جید علماء کی یکے بعد دیگرے رحلت نے دینی وقومی حلقوں کو بہت ہی غمگین کر دیا ہے۔ جانے والوں کا خلا پُر ہونا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا بہتر بدل عطاء فرمائے۔

مفتی اعظم پاکستان، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند، جامعہ دارالعلوم کراچی کے صدر اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے بڑے بھائی تھے۔ 18 نومبر 2022ء بروز جمعہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ حضرت محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ اپنی طرز وادا کی منفرد شخصیت تھے۔ صحیح معنوں میں اپنے والد ماجد کے مسند نشین تھے۔ علمی وقار، شخصی وجاہت اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اُن کی علمی وتدریسی، تعلیمی وتصنیفی خدمات ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ اُن کا تفصیلی تذکرہ آئندہ شمارے میں ان شاء اللہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)

حضرت مولانا کریم بخش رحمہ اللہ:

جامعہ عمر بن خطاب ملتان کے بانی ومدیر 22 نومبر 2022ء کو ملتان میں انتقال کر گئے۔ دعوت وتبلیغ اور درس وتدریس کے میدان کے آدمی تھے۔ تمام عمر اسی دینی خدمت میں صرف کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں قبولیت سے نوازا تھا۔ جس کا مظاہرہ ان کی نمازِ جنازہ میں ہوا۔ علماء ومشائخ، حفاظِ قرآن، دعوت وتبلیغ سے جڑے لوگ اور ہزاروں کی تعداد میں عوام شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کریم بخش رحمہ اللہ کے حسنات قبول فرمائے، ان کی نسبی اولاد اور روحانی اولاد وتلامذہ کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مولانا خورشید احمد رحمہ اللہ:

جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث اور طلباء کی ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ 17 نومبر 2022ء کو انتقال فرما گئے۔ اُن کی علمی وتدریسی صلاحیتوں کے سب معترف تھے۔ حق تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور حسنات قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حافظ احمد شاکر رحمہ اللہ:

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے فرزند اور ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور کے مدیر 22 نومبر 2022ء کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ اہل حدیث مکتبۂ فکر کے ممتاز اور معتدل عالم دین تھے۔ تمام عمر دین کی اشاعت میں صرف کر دی۔ انھوں نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعے دعوت وتبلیغ اور اصلاحِ معاشرہ کے لیے ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور حسنِ آخرت کا معاملہ فرمائے (آمین)

عبداللطیف خالد چیمہ

حکومتی اپیلوں کی واپسی اور انسدادسود کا مسئلہ!

سودی ویہودی معیشت انسانی استحصال کی بدترین شکل ہے۔سود(رباء) کی کوئی شکل بھی اسلام میں نہ صرف جائز نہیں بلکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے مترادف ہے، پاکستان بناتو اسٹیٹ بنک کراچی کے افتتاح کے موقع پر بانی پاکستان محمد علی جناح مرحوم نے فرمایا کہ ہماری معیشت سودی نہیں اسلامی ہوگی۔ بانی پاکستان کے اسلامائزیشن کے حوالے سے کئی اقتباسات تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہیں۔ 1973ء کا آئین بھی متقاضی ہے کہ خلاف اسلام تمام قوانین سرے سے ختم کردیئے جائیں جب کہ 32 سال قبل سود کے خلاف فیصلے سے اب تک قوم کو حرام کھلانے کے مجرم حکمران ہیں جواب بھی حیلے سے سود کو برقرار و بحال رکھنا چاہتے ہیں وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف تازہ فیصلے کے خلاف اپیلیں اسٹیٹ بنک اور نیشنل بنک نے تو واپس لیں جن کا پر جوش خیر مقدم بھی کیا گیا لیکن 14 اپیلیں ابھی باقی ہیں جو واپس نہ ہوئیں تو دینی جماعتیں سخت احتجاج کا ماحول پیدا کردیں گی اس حوالے سے 17 نومبر جمعرات کو متحدہ علماء کونسل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس آسٹریلیا مسجد لاہور میں منعقد ہوا جس کی درج ذیل پریس ریلیز پیش خدمت ہے۔

تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کے مشترکہ فورم متحدہ علما کونسل پاکستان نے سودی نظام کے خاتمہ کیلئے متحرک کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے،اور وفاقی وزیرخزانہ کی طرف سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کیخلاف دائر اپیلیں واپس لینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے 18 نومبر اور 25 نومبر کو ملک بھر میں ''یوم انسداد سود'' منانے کا اعلان کیا ہے، یہ فیصلہ گزشتہ روز آسٹریلیا مسجد لاہور میں متحدہ علما کونسل پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کیا گیا جو کونسل کے صدر مولانا عبدالرؤف ملک کی صدارت میں منعقد ہوا اور اس میں مولانا زاہد الراشدی، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا محمد امجد خان، سردار محمد خان لغاری، حاجی عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا عبدالغفار روپڑی، شیخ سجاد افضل، ڈاکٹر عبد الغفور راشد، مفتی انتخاب عالم نوری، مفتی محمد عمران، ڈاکٹر سرفراز اعوان، قاری جمیل الرحمان اختر، ڈاکٹر ملک محمد سلیم، قاری محمد قاسم بلوچ اور دیگر نے شرکت کی، اجلاس میں طے پایا کہ جن مالیاتی اداروں کی اپیلیں ابھی تک سپریم کورٹ میں موجود ہیں ان سے کہا جائے گا کہ وہ فوری طور پر اپنی اپیلیں واپس لیں اور اگر انہوں نے اس میں ٹال مٹول سے کام لیا تو عوام سے ایسے بینکوں کے بائیکاٹ کی اپیل کی جائے گی، اجلاس میں سودی نظام کے خاتمے کی جدوجہد میں جمعیۃ علمائے اسلام، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی، مجلس احرار اسلام پاکستان اور پاکستان شریعت کونسل کی مسلسل محنت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اس مقصد کیلئے تمام مکاتب فکر کی جماعتوں کے علاوہ تاجر اور وکلاء سمیت تمام طبقات کو جدوجہد میں شریک کرنے کے لیے لائحہ عمل طے کیا جائے گا، اجلاس کو بتایا گیا کہ 30 نومبر کو کراچی میں انسداد سود کے حوالے سے قومی کنونشن مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی دعوت پر ہوگا جس میں ملک بھر سے تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہوگی، اجلاس کی قرارداد میں فیصلہ کیا گیا کہ ایسی 14 اپیلیں جن مالیاتی اداروں نے واپس نہیں لیں ان کے

خلاف رائے عامہ کو بیدار کرنے کا عمل تیز کر کے ایسے بینکوں کے مکمل بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے گی، اجلاس میں تمام دینی جماعتوں اور مکاتب فکر سے پرزور اپیل کی گئی کہ وہ آج کے جمعۃ المبارک اور 25 نومبر کو انسداد سود کے حوالے سے قوم کو آگاہ کریں اور رائے عامہ کو انسداد سود کے حوالے سے بیدار و منظّم کرنے کا اہتمام کریں، مولانا عبدالرؤف ملک نے صدارتی خطاب میں کہا کہ انسداد سود ہماری منزل ہے اور اب ہم منزل پر پہنچ کر ہی دم لیں گے، مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ سود کا مکمل خاتمہ شرعی و آئینی تقاضا ہے جس سے مجرمانہ انحراف برتا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہماری معاشی زبوں حالی اسی وجہ سے ہے کہ ہم نے سود کی شکل میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ جاری رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سود کے خاتمہ کے بغیر معاشی و سیاسی ترقی کسی طور پر بھی ممکن نہیں۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ 1973ء کا دستور ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ تمام غیر اسلامی قوانین کا خاتمہ کیا جائے اور 32 سال پہلے سود کی حرمت پر فیصلہ صادر ہوا جس پر آج تک حکمرانوں نے عمل نہیں کیا سردار محمد خان لغاری نے کہا کہ سود کی حرمت کے حوالے سے تمام مکاتب فکر متحدہ علماء کونسل پاکستان کے مشترکہ پلیٹ فارم پر پوری طرح متحد و متفق ہیں۔ 18 اور 25 نومبر 2022 کو اجتماعات جمعۃ المبارک میں تمام مکاتب فکر کے دینی رہنماؤں، علماء و خطباء اور ائمہ حضرات نے اس مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور عوام الناس کو سود کے مضمرات سے آگاہ کیا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان شروع سے ہی سود کی وجہ سے ہونے والی بے برکتی اور نحوستوں کی نشاندہی کرتی چلی آرہی ہے۔ اب بھی تحریک انسداد سود اور متحدہ علماء کونسل کے فیصلوں کا نہ صرف تائید و حمایت جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ مذکورہ فورمز پر اپنا کردار بھی ادا کر رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر جاری و ساری رہے گا۔

یوم تاسیس احرار: (29 / دسمبر 1929ء .... 29 / دسمبر 2022ء)

تحریک خلافت کی بظاہر ناکامی کے بعد آزادی کے متوالوں نے لاہور راوی کے کنارے پر حریت پسند جماعت ''مجلس احرار اسلام'' کی بنیاد رکھی اور پورے برصغیر میں آزادی کی لہر دوڑ گئی۔ ایک درجن سے زائد تحریکوں کو جنم دینے والی جماعت پاکستان بننے کے بعد کالے انگریز کی سختیوں کا شکار ہوئی اور انگریز سامراج کے لگائے ہوئے پودے کی بیخ کنی کے لیے 1953 میں تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت چلی اور دس ہزار نہتے مسلمانوں نے اُس کلمہ اسلام کے نام پر جان دے دی جس کلمہ اسلام کے نام پر یہ ملک معرض وجود میں آیا تھا۔ احرار آج بھی اسی نصب العین کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں جو نصب العین اور مقصد زندگی جماعت کو بناتے ہوے بانیوں نے طے کیا تھا۔

امیر احرار جناب سید محمد کفیل بخاری کی پرعزم قیادت میں یہ قافلہ دھیمے دھیمے آگے بڑھ رہا ہے۔ دشمن کی چیرہ دستیوں اور اپنوں کے بغض و حسد سے اٹی ہوئی کیفیت کے باوجود ہماری منزل ہم سے اوجھل نہیں ہوئی۔ اسی منظر کی نشاندہی کرتے ہوے ہم 29 دسمبر کو علامتی یوم تاسیس مناتے ہیں تاکہ ''لہو گرم رہے''۔ تمام احرار حلقوں اور توحید و ختم نبوت اور اسوہ صحابہ کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد کے تحفظ کے علم برداروں سے درخواست ہے کہ وہ 29 دسمبر جمعرات کو یوم تاسیس احرار عزم بالجزم کے ساتھ منائیں۔ اور اس عہد کی تجدید کریں کہ حکومت الٰہیہ کے قیام تک اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔

مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

دینی وقومی جدوجہد...... چند اہم مسائل

8 / اکتوبر کو چناب نگر میں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کی 45 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد احرار سے خطاب کا موقع ملا جسے ضروری ردوبدل کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی، امیر محترم سید محمد کفیل شاہ بخاری، اکابر علمائے کرام، محترم بزرگو اور دوستو! حسبِ معمول سب سے پہلے دو باتوں پر مجلسِ احرارِ اسلام کا شکریہ ادا کروں گا۔ ایک تو اس پر کہ انہوں نے مورچہ قائم رکھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اس مورچے کو قائم رکھیں۔ میری یہاں حاضری صرف نسبت کو تازہ کرنے اور یہ بتانے کے لیے ہوتی ہے کہ کن بزرگوں اور کس قافلے سے ہماری نسبت ہے اور کس تسلسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قافلے اور تسلسل کو قائم رکھیں، اسی پر زندگی گزارنے کا موقع دیں اور اسی پر موت عطا فرمائیں، آمین۔

یہ مجلسِ احرار اسلام کی سالانہ کانفرنس ہے اور بہت اہم مقام پر ہے۔ کوئی تقریر کرنے کی بجائے اس وقت ہمیں قومی سطح پر دینی جدوجہد کے حوالے سے جو چیلنجز درپیش ہیں اور اس مورچے اور اس جیسے دیگر مورچوں کے حوالے سے جن مسائل کا ہمیں سامنا ہے، ان کی ایک فہرست عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کہاں کہاں پھنسے ہوئے ہیں، کیا کیا مسائل درپیش ہیں، اور وہ مسائل کس سطح پر ہیں؟ پھر اپنی فکر اور سوچ کے مطابق اس کی وجہ عرض کروں گا کہ ہم کیوں پھنسے ہوئے ہیں؟ اور فیصلہ آپ پر چھوڑ کر اجازت چاہوں گا۔

ہمیں اس وقت سب سے پہلا مسئلہ دستورِ پاکستان کے حوالے سے درپیش ہے۔ اس سے پہلے ہم یہ کہتے آ رہے ہیں کہ دستور کی بالادستی اور پاسداری قائم ہونی چاہیے۔ طویل جدوجہد کے بعد ہم نے 1973ء میں ایک متفقہ دستور حاصل کیا تھا اور نافذ کیا تھا۔ وہ دستور دینی مکاتبِ فکر کے ہاں بھی متفقہ تھا، سیاسی جماعتوں کے ہاں بھی متفقہ تھا، اور علاقائی قومیتوں کے ہاں بھی متفقہ تھا، پوری قوم اس پر متفق تھی۔ مجموعی طور پر اب بھی متفق ہے۔ ہم اس بنا پر اب تک یہ کہتے آ رہے ہیں کہ دستور کی بالادستی اور عملداری قائم ہونی چاہیے، دستور کے مطابق ملک کا نظام چلنا چاہیے، اور تمام اداروں اور طبقات کو دستور کے دائرے میں رہنا چاہیے۔ یہ ہمارا اصولی موقف ہے اور ہم یہ بات مسلسل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن انتہائی تکلیف کے ساتھ میں اپنے اس قلق کا اظہار کرنے پر مجبور ہوں کہ اب

ہمیں دستور کی بقا اور تحفظ کی بات کہنا پڑ رہی ہے اور ایک سیاسی کارکن کے طور پر مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ شاید ہمارا اگلا بڑا نعرہ اور جدو جہد کا عنوان یہی ہوگا۔ میری ان مقامات پر نظر ہے جہاں سے دستور کو سبوتاژ کرنے کی آوازیں اٹھ رہی ہیں اور ذہن سازی کے راستے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ دونوں طرف سے یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ ان سیکولر حلقوں کی طرف سے بھی جو دستور کو قائم نہیں دیکھنا چاہتے، اور بد قسمتی سے ان حلقوں کی طرف سے بھی جو دستور کی دفعات اور اسلامی شقوں کی عملداری نہ ہونے کے حوالے سے اپنے عدمِ اطمینان کا اظہار کر کے اس جانب سے بھی دستور کی رٹ کو چیلنج کرنے کی سوچ رکھتے ہیں اور اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے دونوں طرف سے دستور کو خطرہ نظر آ رہا ہے۔ اللہ میری بات غلط کرے لیکن شاید اب ہمیں قومی سطح پر بڑی جنگ دستور کے تحفظ کی لڑنی پڑے گی۔ میں آپ سے احرار کے فورم پر کھڑے ہو کر عرض کر رہا ہوں کہ اس کے لیے ابھی سے تیاری شروع کریں۔ دستور ملک کی وحدت، ہمارے اسلامی تشخص اور ایمانی جذبات کی علامت ہے۔ خدانخواستہ کہیں سے بھی اس کو نقصان پہنچ گیا تو شاید عالمِ اسباب میں ہماری قوم دستور جیسی کسی دستاویز پر متفق نہ ہو سکے۔

ہمیں عالمی سطح پر جو دوسرا بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ عقیدہ ختم نبوت کی دستوری دفعات کا مسئلہ ہے، جس سے متعلق ہم سے مسلسل مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے، یورپی یونین، آئی ایم ایف اور دیگر بین الاقوامی ادارے مطالبہ کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف جو دستوری اور قانونی فیصلے نافذ ہیں وہ واپس لیے جائیں، یا کم از کم غیر موثر بنائے جائیں۔ عالمی سطح پر بین الاقوامی اداروں کی طرف سے ہم سے یہ مطالبہ جاری ہے۔ لیکن الحمدللہ دو مسئلے ایسے ہیں کہ جن پر قوم کسی کی بات نہیں سن رہی۔ نہ اقوام متحدہ کی بات سن رہی ہے اور نہ یورپی یونین کی بات سن رہی ہے۔ ان میں سے ایک ختم نبوت کا مسئلہ ہے اور دوسرا تحفظِ ناموسِ رسالت کا مسئلہ ہے۔ میرے جیسے کارکنوں کا یہی سہارا رہ گیا ہے کہ یہ ہماری آخری دفاعی لائن ہے جس کو کوئی کراس نہیں کر پا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس دفاعی لائن کو سلامت رکھیں۔ قادیانیوں کے حوالے سے 1974ء کے بعد سے تسلسل کے ساتھ یہ مطالبہ جاری ہے، کئی دفعہ ان مطالبات کو پورا کرنے کی کوشش بھی ہوئی ہے اور ایسے فیصلے ہوئے ہیں، لیکن آپ حضرات کی بیداری اور جرات و حوصلہ نے ان کے سامنے رکاوٹ ڈالی ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی عوامی جذبات اور دینی حمیت اور غیرت ایسی کسی بھی کوشش کی راہ میں رکاوٹ بنے گی۔

تحفظِ ناموسِ رسالت کے مسئلے پر بھی ایسی ہی صورتحال ہے اور وہی تقاضے ہیں، بلکہ اب تو ایک تقاضا اور بڑھ گیا ہے۔ پہلے یہ مطالبہ تھا کہ توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون ختم کیا جائے۔ اب اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ مطالبہ ہے کہ موت کی سزا ہی سرے سے ختم کر دی جائے۔ چاہے وہ قصاص کے طور پر ہو، یا رجم کے طور پر ہو، یا

توہین رسالت کے جرم پر ہو، سرے سے موت کی سزا ہی ختم کی جائے۔ شرائط اور دباؤ کے ساتھ ہم سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے اور ہم ایک عرصے سے اس دباؤ کا شکار ہیں کہ موت کی سزا ختم کردو تو یورپی یونین کے ساتھ تجارتی معاملات صحیح ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ تجارتی مراعات موت کی سزا ختم کرنے کے ساتھ مشروط ہیں، اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں۔

اس کے علاوہ ہمیں شروع سے ہی خاندانی نظام کا مسئلہ درپیش ہے۔ اسے مشرقی کلچر، پاکستانی کلچر، یا مسلم کلچر کہہ لیں۔ ہماری ایک تہذیب اور ثقافت چلی آ رہی ہے، ہم اس پر قائم ہیں اور اپنی تہذیب و ثقافت سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ لیکن خاندانی نظام کے قوانین میں مسلسل ترامیم کے ذریعے ہمارے اس ماحول کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ 1962ء میں پہلا قانون آیا تھا اور اب قوانین پر قوانین آ رہے ہیں۔ میں صرف مثال کے طور پر عرض کرنا چاہوں گا تفصیل کا موقع نہیں ہے کہ طریقہ واردات کیا ہے۔ قانون کا عنوان کچھ اور ہوتا ہے اور قانون کے اندر کچھ اور ہوتا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ پہلے گھریلو تشدد کے خاتمے کے عنوان سے ایک قانون منظور اور نافذ ہوا۔ اس کی باقی تمام شقوں کو نظر انداز کرتے ہوئے میں صرف مثال کے طور پر ایک بات عرض کروں گا کہ گھریلو ماحول میں خاندان اور میاں بیوی کے درمیان تنازعات اور جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ میاں بیوی کے جھگڑے کو ختم کرنے کا پراسیس قرآن مجید نے بیان کیا ہے ''ان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکماً من اھلہ وحکماً من اھلھا''۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ اگر میاں بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو یہ جھگڑا پہلے عدالتوں میں نہ لے جائیں بلکہ گھر میں بیٹھ کر اس کو حل کریں اور خاندان کے اندر اسے طے کریں۔ میاں بیوی دونوں کا ایک ایک نمائندہ بیٹھ کر اسے طے کرے۔ قرآن مجید نے جو یہ طریق کار دیا کہ میاں بیوی کا کوئی جھگڑا اور تنازعہ باہر لے جانے کی بجائے گھر کی چار دیواری میں گھر کے ماحول میں طے کیا جائے، نئے قانون کے تحت یہ سارا پراسیس ختم کر دیا گیا ہے۔ میاں بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو اب قانونی طریق کار یہ ہے کہ بیوی ایس ایچ او کو فون کرے اور وہ اس کے خاوند کو گرفتار کر کے کڑا ڈال دے، اور اس کے بعد عدالت میں خاوند سے پوچھا جائے گا کہ جھگڑا کیا ہے؟ یوں پورے کا پورا خاندانی نظام تتر بتر کر دیا گیا ہے۔

ٹرانس جینڈر پرسن کا ایکٹ بھی 2018ء سے نافذ ہے۔ دوست پوچھتے ہیں کہ یہ قانون 2018ء میں نافذ ہوا تھا تو ابھی تک خاموشی کیوں رہی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص تکنیک استعمال کی گئی ہے۔ اس بات سے آپ اندازہ کرلیں کہ یہ قانون سینٹ اور قومی اسمبلی میں 2017ء میں پیش ہوا تھا، دو جماعتوں کے نمائندوں نے

جمعیۃ علماء اسلام کی نعیمہ کشور اور جماعت اسلامی کی نمائندہ عائشہ سید نے فورم پر بڑی مضبوطی سے اس قانون کی مخالفت کی تھی، لیکن یہ قانون قومی اسمبلی کے آخری سیشن میں پاس ہوااوراس کے بعد اسمبلی تحلیل ہوگئی جس کے ساتھ ہی ملک میں الیکشن کا ہنگامہ کھڑا ہوگیا اور یہ سارا معاملہ الیکشن کے ہنگاموں کے نیچے دب گیا۔ یہ تکنیک اختیار کی گئی تا کہ کوئی بات نہ کر سکے، بعد میں اس کے پرت کھلتے گئے تو واضح ہوتا گیا کہ یہ کچھ ہوا ہے۔

اس کی مزید تفصیلات کا موقع نہیں ہے، لیکن ٹرانس جینڈر ایکٹ کیا ہے؟ مختصر عرض کروں گا کہ اس کا عنوان خواجہ سراؤں کے حقوق کا تحفظ ہے۔ خواجہ سرا قوم کا معذور طبقہ ہے جس کی تعداد پاکستان میں بہت کم ہے۔ اس کے لیے اوریجنل خواجہ سرا اور بتکلف خواجہ سرا بننے والوں کی تعداد کا تناسب دیکھنا پڑے گا۔ البتہ جو اصل خواجہ سرا ہیں، شریعت نے ان کے مسئلہ کا حل نکالا ہے کہ جس میں مرد کی علامتیں زیادہ ہوں وہ مرد شمار ہوگا، اور جس میں عورت کی علامتیں زیادہ ہوں وہ عورت شمار ہوگی۔ احکامِ شرعیہ میں یہ واضح طور پر موجود ہے۔ جبکہ خنثٰی مشکل جس کی جنس کی سمجھ نہ آ رہی ہو، فقہاء نے اس کے احکام بھی ذکر کیے ہیں۔

میں نے ڈاکٹر صاحبان کی ایک مجلس میں سوال کیا کہ باقی تمام متعلقہ مسائل میں میڈیکل ٹیسٹ ہوتا ہے تو اس معاملے میں کیوں نہیں ہوتا؟ باقی بہت سی جسمانی معذوریوں کو طبی علاج کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے تو یہاں کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ اس مسئلے کا سادہ سا حل ہے کہ جو چند افراد ملک میں ایسے ہیں تو اس کا میڈیکل حل نکالیں۔ مگر ہوا یہ ہے کہ چند خواجہ سراؤں کے مسئلے کو بنیاد بنا کر کہ ہم نے ان کی معذوری اور مجبوری کو حل کرنا ہے، پوری قوم کو خواجہ سرا بنانے کا پروگرام دے دیا گیا ہے۔ عنوان یہ ہے کہ ہم نے خواجہ سراؤں کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے، جبکہ عملی طور پر پوری قوم کو خواجہ سرا بنانے کا ایجنڈا دے دیا گیا ہے۔ اس قانون کے مطابق ملک کا کوئی بھی مرد نادرا سے اپنے آپ کو عورت رجسٹر کروا سکتا ہے اور کوئی بھی عورت اپنے آپ کو مرد رجسٹر کروا سکتی ہے۔ جبکہ نادرا پابند ہے کہ وہ جو حلفیہ بیان دے، اس کے مطابق اسے رجسٹر کرے۔ میں نے یہ عرض کیا کہ ہمارا خاندانی نظام جسے 1962ء میں چھیڑنا شروع کیا گیا تھا، اسے چھیڑتے چھیڑتے اب ہم اس مقام پر آ گئے ہیں کہ مرد اور عورت کی جنس ہی مشکوک کر دی گئی ہے۔

میں نے چند قومی مسائل کا ذکر کیا ہے (1) دستور پاکستان (2) ختم نبوت کے قوانین (3) ناموسِ رسالت کے تحفظ کا قانون، اور (4) خاندانی نظام۔ اب میں اوقاف کی طرف آتا ہوں۔

انگریزوں کے دور میں جب برطانوی حکومت نے 1857ء میں یہاں قبضہ کیا تو اوقاف کے پرانے قوانین منسوخ کر دیے گئے تھے اور نئے قوانین نافذ کیے تھے۔ اس حوالے سے یہ تاریخی حقیقت عرض کرنا چاہوں گا کہ آزادی کی جنگ علماء اور دینی جماعتوں نے لڑی تھی، لیکن اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی

معاشرتی شناخت اس قدر واضح اور متعین تھی کہ اجتماعی معاملات میں تشخص کی جنگ، اوقاف کی جنگ اور مسلمانوں کے اپنے خاندانی معاملات میں شریعت کے قوانین کی جنگ میں سر سید احمد خان اوران کے قماش کے لوگوں نے بھی نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ میں ریکارڈ کی بات سامنے لانا چاہوں گا کہ اس ملک میں مسلمانوں کے اوقاف مسلمانوں کے مذہبی قوانین کے دائرے میں رہنے چاہئیں، یہ لڑائی سر سید احمد خان، جسٹس امیر علی اور پھر بانیٔ پاکستان مسٹر محمد علی جناح نے بھی لڑی۔ وائسرائے کی پریوی کونسل میں جناح صاحب کی تقریر ریکارڈ پر موجود ہے کہ اوقاف کے معاملات میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے تمام معاملات شریعت کے قانون کے مطابق طے کیے جائیں۔

اس جدوجہد کے نتیجے میں انگریزوں نے ہمیں یہ حق دیا تھا کہ وقف کے مسائل اور خاندانی نظام کے مسائل اسلامی شریعت کے مطابق ہوں گے۔ انگریز تو ہمیں یہ حق دینے پر مجبور ہو گیا تھا لیکن آج میں بڑے دکھ کے ساتھ عرض کروں گا کہ وہ مذہبی آزادی اور وقف کا تحفظ جو ہم نے طویل جنگ کے بعد انگریزوں سے لیا تھا نئے اوقاف ایکٹ کے تحت ہم سے چھین لیا گیا ہے۔ وہ حقوق سر سید احمد خان، جسٹس امیر علی اور مسٹر جناح جیسے مقدسینِ ریاستِ پاکستان نے سیاسی جنگ لڑ کر حاصل کیے تھے کہ ہمارے اوقاف کے قوانین اور خاندانی قوانین شریعت کے مطابق ہوں گے، آج گھریلو تشدد کے خاتمے کے عنوان سے اور اوقاف ایکٹ کے حوالے سے وہ تمام مذہبی آزادیاں ہم سے سلب کر لی گئی ہیں اور ہم خاموش تماشائی ہیں۔ یہ سب ابھی ہمارے سامنے ہوا ہے۔

قومی مسائل کی فہرست تو لمبی ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ اور عرض کر دیتا ہوں۔ پاکستان بنتے ہی طے ہوا تھا اور قائداعظم محمد علی جناح مرحوم نے اسٹیٹ بینک کے افتتاح کے موقع پر یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے ملک کا معاشی نظام مغربی اصولوں پر نہیں ہوگا بلکہ اسلامی اصولوں پر ہوگا۔ قائداعظم کا یہ خطاب ریکارڈ پر ہے۔ اس کے بعد ملک کے ہر دستور نے یہ وعدہ کیا کہ ہم سودی نظام سے ملک کو نجات دلائیں گے۔ 1973ء کے دستور نے ضمانت دی کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کم سے کم عرصے میں سودی نظام کو ختم کرے۔ پھر اسلامی نظریاتی کونسل نے سودی نظام کے تعیین اور اس کی متبادل صورتوں کا نظام مکمل کیا اور اس کے مطابق وفاقی شرعی عدالت نے سودی قوانین کے خاتمے کا فیصلہ دیا، متبادل قوانین دیے اور پورا سسٹم دیا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس فیصلے کی تائید کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا کہ سود کو ختم کیا جائے۔ لیکن اس کے بعد نظرثانی کی اپیل ہوئی اور فیصلہ دوبارہ وفاقی شرعی عدالت میں چلا گیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے انیس سال کے بعد فیصلہ دیا کہ وہ فیصلہ ٹھیک تھا اور حکومت سے کہا کہ سودی نظام ختم کرو۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد کے لیے موجودہ وزیراعظم نے ٹاسک فورس قائم کی ہے مگر بڑے تعجب سے یہ بات کہوں گا اور میں نے ٹاسک فورس کے ایک اہم ادارے کے بارے میں لکھا کہ جناب! آپ وفاقی

شرعی عدالت کے فیصلے پر عملدرآمد کی ٹاسک فورس کا حصہ بھی ہیں اور آپ نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر کے سٹے آرڈر بھی لے لیا ہے۔ ادھر عملدرآمد کی میز پر بیٹھے ہیں اور ادھر عدالت میں سٹے لے کر کھڑے ہیں، یہ کیا تضاد ہے؟ جس سے اب پھر دوبارہ غیر معینہ مدت کے لیے سود کا معاملہ سرد خانے میں چلا گیا ہے۔

یہ میں نے چند مسائل کی ایک جھلک عرض کی ہے۔ باقی مسائل کی فہرست کو چھوڑتے ہوئے اب یہ عرض کروں گا کہ ان مسائل کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ ایک مذہبی اور سیاسی کارکن کے طور پر میں اس کی جو وجہ سمجھتا ہوں وہ عرض کرتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بحیثیت قوم ہمارے قومی ادارے، اور کسی استثنا کے بغیر ہمارے تمام ریاستی ادارے نہ اسلام کے نظام میں سنجیدہ ہیں، نہ سودی نظام کے خاتمے میں، اور نہ ہی قومی خودمختاری کے حصول میں۔ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ سب ایڈہاک ازم اور ڈنگ ٹپاؤ کی پالیسی پر چل رہے ہیں کہ کسی طرح وقت گزارو۔ ان تمام مسائل کی پہلی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ریاستی ادارے ان معاملات میں سیریس نہیں ہیں، ہماری سنجیدگی کا حال یہ ہے کہ ہم ٹاسک فورس میں بھی بیٹھے ہیں اور سٹے آرڈر کی اپیل میں بھی کھڑے ہیں۔

ان مسائل کی دوسری اور اصل وجہ بیرونی مداخلت ہے۔ ہم نے جتنے بھی اس طرح کے کام کیے ہیں سب بیرونی مداخلت پر کیے ہیں۔ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کرنے کے لیے اندر سے آواز نہیں آئی بلکہ باہر سے آواز آ رہی ہے، بیرونی دباؤ ہے۔ ناموسِ رسالت کے قانون کو جس خطرے کا سامنا ہے وہ اندر سے ہے یا باہر سے ہے؟ خاندانی نظام کے حوالے سے جو قوانین بنائے گئے ہیں، یہ ہم نے طے کیے ہیں یا باہر سے آئے ہیں؟ اوقاف کے قوانین ہم نے بنائے ہیں یا باہر سے آئے ہیں؟ گھریلو تشدد کا قانون بھی بیرونی ادارے نے بھیجا ہے، اور اسٹیٹ بینک کو بیرونی نگرانی میں دینے کا قانون آئی ایم ایف نے بھیجا ہے۔ یہ مسلسل بیرونی مداخلت ہے جو ہمارے قوانین کا حلیہ بگاڑ رہی ہے۔ اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ اب ہمیں ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سے بڑی جنگ بیرونی مداخلت کے خلاف لڑنی ہوگی کہ ملک کی قانون سازی بیرونی مداخلت سے پاک ہونی چاہیے، ورنہ دستور کی بالادستی بھی سوالیہ نشان ہے اور ملک کی خودمختاری بھی سوالیہ نشان ہے۔ ہمیں دستور کے تحفظ اور بالادستی کے لیے بیرونی مداخلت کے خاتمے اور دخل اندازی کا راستہ روکنے کے لیے بحیثیت قوم متحد ہونا ہوگا اور تمام طبقات، تمام جماعتوں اور تمام اداروں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا، ورنہ خدانخواستہ یہ نئی ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' سب کچھ بہا کر لے جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد احمد حافظ

ٹرانس جینڈر ایکٹ......غضب الٰہی کو دعوت دینے والا قانون

مغرب میں یہ بات عام ہے کہ وہاں کوئی مرد یا عورت اپنی صنف تبدیل کرانا چاہے تو اسے اس بات کی کھلی چھوٹ ہے۔یعنی قدرت نے اسے مرد پیدا کیا ہے اور وہ اپنی صنفی حیثیت پہ مطمئن نہیں ہے تو وہ سرجیکل ٹریٹمنٹ کے بعد سرکاری کاغذات میں اپنی جنس تبدیل کرا کے عورت بن سکتا ہے۔اس کی بنیاد مغرب کا وہ عقیدہ ہے جسے آزادی (Freedom) کہا جاتا ہے۔اہل مغرب کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ انسان آزاد ہے، وہ جو چاہنا چاہے چاہ سکتا ہے،اس کے ذاتی فعل پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔عورت مردوں والا لباس پہن کر گھومے پھرے یا مرد عورتوں کا لباس پہنے انہیں ایسا کرنے سے روکا نہیں جاسکتا۔اسی عقیدہ آزادی کے تحت فطرت کے ساتھ اہل مغرب کی چھیڑ چھاڑ اور اس سے بغاوت اب ایک عمومی رویہ بن چکا ہے۔یہ انسانوں کی چوتھی جنس کہلائی جاسکتی ہے۔مغرب میں انہیں ٹرانس جینڈر (Transgenders)''ماورائے صنف فرد'' کا نام دیا گیا ہے۔

اس مسئلے کو جانچنے کے لیے تھوڑی تفصیل ضروری ہے۔ایک 'زنخا' یا 'اُختہٗ' کو انگریزی میں Eunuch کہتے ہیں۔یہ لوگ مردانہ جنسی اعضا کے ساتھ پیدا ہوئے،مگر بلوغت سے پہلے جنسی اعضا کو خصی کردیا، یا کٹوا ڈالا۔اور Hermaphrodite پیدائشی طور پر جدا صفات کا حامل ہوتا ہے،جس میں دونوں اصناف کی مرکب علامات پائی جاتی ہیں،اور یہ بہت نایاب قسم ہے۔جب کہ 'ماورائے صنف' (Transgender) کا مطلب ہے:''وہ افراد جو پیدائشی طور پر جنسی اعضا یا علامات کے اعتبار سے مرد یا عورت کی مکمل صفات رکھتے ہیں،مگر بعد میں کسی مرحلے پر مرد اپنے آپ کو عورت اور عورت اپنے آپ کو مرد بنانے کی خواہش میں،ان جیسی عادات واطوار اور لباس اختیار کرلیتے ہیں اور پھر تبدیلی کے لیے ڈاکٹروں کی مدد بھی حاصل کرتے ہیں۔ڈاکٹر،مرد کو عورت کے اور عورت کو مرد کے ہارمونز بھی کچھ عرصے کے لیے استعمال کراتے ہیں۔کچھ مزید آگے بڑھ کر پلاسٹک سرجری سے نسوانی ساخت بناتے ہیں۔اسی طرح مردانہ ہارمونز کے ذریعے عورت کی جسمانی ساخت وخصوصیات میں تبدیلیاں رُونما ہوتی ہیں۔اس سے نہ تو مرد میں عورت کی پوری استعداد پیدا ہوتی ہے کہ اس کے ہاں بچے پیدا ہونے لگیں اور نہ عورت میں مرد کی سی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔مغرب میں اس شغل کا خاصا رواج ہے۔

پاکستان میں ان دنوں ٹرانس جینڈرز کے حوالے سے گفتگو عام ہے۔یہاں بھی چوتھی صنف کو رواج دینے کی کوشش کی جارہی ہے جو عورت ہے نہ مرد نہ خنثیٰ۔تھوڑا عرصہ قبل ایک ایسا بل سامنے آیا جو قانون بن کر لاگو بھی ہوچکا ہے،جس کے تحت ہوش رُبا سرکاری اعداد وشمار کے مطابق اب تک ہزاروں افراد اپنی جنس تبدیل کرواچکے

ہیں۔ اور اس تبدیلی کا نادرا میں اندراج بھی کروایا ہے۔

پہلے یہ قانون ایک بل کی شکل میں ۲۰۱۸ء کو سینیٹ آف پاکستان نے منظور کیا تھا، جسے مبینہ طور پر چار سینیٹروں: روبینہ خالد (پیپلز پارٹی، خیبر پختونخوا)، روبینہ عرفان (مسلم لیگ، ق، بلوچستان)، کلثوم پروین (مسلم لیگ، ن، بلوچستان) اور سینیٹر مسٹر کریم احمد خواجہ (پیپلز پارٹی، سندھ) نے پیش کیا تھا۔ ہر قانون کی طرح بظاہر یہ بل بھی 'تحفظِ حقوق' کے نام پر پیش کیا گیا، لیکن اس کے پیچھے (Lesbians, Gays, Bisexual and Transgender) LGBT نامی عالمی تنظیم کا ایجنڈا تھا۔ سینیٹ نے ٹرانس جینڈر کے حقوق کے بارے میں بل پاس کیا۔ پھر مئی ۲۰۱۸ء میں اسے قومی اسمبلی نے منظور کر کے صدرِ پاکستان ممنون حسین کو بھیج دیا، جنھوں نے ۱۸ مئی ۲۰۱۸ء کو دستخط کر کے ایکٹ (قانون) بنا دیا۔

''تحفظِ حقوقِ ماورائے صنف (Transgenders) قانون'' کی دفعہ ۳ میں کہا گیا ہے:

''(ا) ایک 'ماورائے صنف شخص' کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُسے اس کے اپنے خیال یا گمان یا زعم (Perceived Self) کے مطابق خواجہ سرا تسلیم کیا جائے''۔ یعنی اس سے قطع نظر کہ وہ پیدایشی طور پر مردانہ خصوصیات کا حامل تھا یا زنانہ علامات کا؟ وہ اپنے بارے میں جیسا گمان کرے یا وہ جیسا بننا چاہے، اس کے اس دعوے کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

پھر ذیلی سیکشن ۲ میں کہا گیا ہے کہ 'نادرا' [قومی رجسٹریشن اتھارٹی] سمیت تمام سرکاری محکموں کو ''اس کے اپنے دعوے کے مطابق اُسے مرد یا عورت تسلیم کرنا ہوگا، اور اپنی طے کردہ جنس کے مطابق اُسے 'نادرا' سے قومی شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس، چلڈرن رجسٹریشن سرٹیفکیٹ وغیرہ کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی''۔

اس قانون کی یہ شق مغرب میں 'ایل جی بی ٹی گروپ' کے مقاصد کی تکمیل کا سبب بنتی ہے۔ 'تحفظِ حقوقِ ماورائے صنف قانون' کے نام پر یہی وہ ہم جنس پرستی کے تحفظ کی کھڑکی ہے جہاں سے نقب لگائی جاسکتی ہے۔

اس بل کی پرزور حمایت اور اس کے حق میں فضا بنانے میں سابقہ دور کی وزیر انسانی حقوق شیریں مزاری نے اہم کردار ادا کیا۔ شیریں مزاری نے اسلام آباد میں جنس کی تبدیلی کے لیے ٹرانس پروٹیکشن سینٹر کا افتتاح بھی کیا۔

زیر بحث قانون میں تبدیلی جنس کے خواہش مند کو کسی بھی طرح کے طبی معائنے کی چھوٹ دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قانون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئی بھی مرد خود کو عورت ظاہر کر کے اپنی قانونی شناخت تبدیل کروا سکتا ہے، اس صورت میں اگر وہ کسی مرد سے شادی کر لے تو قانون اسے تحفظ فراہم کرے گا۔ اسی طرح عورت خود کو مرد کے طور پر ڈکلیئر کرا کے کسی عورت کے ساتھ شادی کر لے تو اسے بھی تحفظ فراہم ہوگا۔ یہ سیدھا سیدھا ہم جنس پرستی کو تحفظ فراہم کرنے کا شاخسانہ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں اگرچہ قانون کی نظر میں مرد عورت کی شادی ہوگی لیکن اصلاً مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت سے شادی ہوگی۔ اس عمل کی سنگینی، شناعت وقباحت اور شیطنت کے

بیان کے لیے کسی طرح کے پیرائے کی ضرورت نہیں۔مگر این جی اوز کے فنڈز پر پلنے والے حلقے ایک تسلسل سے اسے خوبی بنا کر پیش کر رہے ہیں۔فلم ’’جوائے لینڈ‘‘ اسی شیطانی عمل کو پروموٹ کرنے کے لیے سینما گھروں میں لانچ کی گئی ہے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ محض ایک فرد کو متاثر نہیں کر رہا بلکہ.....حدود اللہ، قانون وراثت، محرمات دینیہ، خواتین کے حقوق اور معاشرتی حرکیات کو متاثر کر رہا ہے۔معاشرے کا بنیادی ادارہ ’’خاندان‘‘ بطورخاص اس کی زد میں آ رہا ہے۔

جنس میں اپنی خواہش کے مطابق تبدیلی کرانا ایسا فعل ہے جس پر قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب آتے ہیں۔ایک تو یہ فعل انتہائی گھٹیا ہے، پھر اس فعل شنیع کے تحفظ کے لیے قانون سازی کرنا.....اسے ’ظلمات بعضھا فوق بعض‘ اور عذاب الٰہی کو دعوت دینے کا سبب نہ قرار دیا جائے تو کیا کہا جائے؟!۔

دیکھیے قرآن مجید اس بارے ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے۔تبدیلی جنس کے اس فعل کو قرآن کریم نے ’تغییرِ خَلق‘ سے تعبیر کیا ہے۔جب ازراہِ تکبر وحسد ابلیس نے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، اللہ تعالیٰ نے اسے راندہ درگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ oوَاِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِo (الحجر: ۳۵،۳۴)

’’تو جنت سے نکل جا، بے شک تو راندہ درگاہ ہے اور بے شک تجھ پر قیامت تک لعنت ہے۔‘‘

شیطان نے قسم کھاتے ہوئے کہا:

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْباً مَّفْرُوْضًاoوَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ آذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (النساء:۱۱۸،۱۱۹)

’’میں تیرے بندوں میں سے ایک معیّن حصہ ضرور لوں گا، ان کو لازماً گمراہ کروں گا، ان کو ضرور (جھوٹی) آرزوؤں کے جال میں پھنساؤں گا، انھیں ضرور حکم دوں گا تو وہ چوپایوں کے کان کاٹیں گے اور انھیں لازماً حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت کو بگاڑ دیں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حکم فرمایا تھا:

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَالَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰه (الروم:۳۰)

(اے لوگو!) اپنے آپ کو اللہ کی بنائی ہوئی اس خلقت پر قائم رکھو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔‘‘

قدرتی طور پر کسی کا مخنث یا ہیجڑا پیدا ہونا اُس فرد کا ذاتی عیب نہیں ہے۔اس بنا پر نہ اُسے حقیر سمجھنا چاہیے اور نہ

اُسے ملامت کرنا چاہیے، کیونکہ ملامت کا جواز اس ناروا فعل پر ہوتا ہے کہ جس کا ارتکاب کوئی اپنے اختیار سے کرے اور جسے ترک کرنے پر اُسے پوری قدرت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّاوُسْعَھَا لَھَا مَاکَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَاکْتَسَبَتْ (البقرہ:۲۸۶)

’’اللہ کسی جان پر اُس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، اُس کے لیے اپنے کیے ہوئے ہر (نیک) عمل کی جزا ہے اور ہر (بُرے) عمل کی سزا ہے‘‘۔

جیسا کہ سطورِ بالا میں بیان کیا گیا ہے، مغرب میں ’ماورائے صنف‘ (Transgender) اپنی مرضی سے جنس تبدیل کرتے ہیں۔ جس جنس پر اُن کی تخلیق ہوئی ہے، مصنوعی طریقوں سے اُسے بدل دیتے ہیں، پھر آپس میں اختلاط کرتے اور فعل بد انجام دیتے ہیں۔ اس پر جو عذاب الٰہی آیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی پوری پوری آگاہی دی ہے، اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط کے بارے میں فرمایا:

وَلُوْطاً اِذْقَالَ لِقَوْمِہٖ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَاسَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِیْنo اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ ج بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنo (الاعراف:۸۰،۸۱)

’’اور لوط کو یاد کرو جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کی تھی، بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس نفسانی خواہش کے لیے آتے ہو، بلکہ تم (حیوانوں) کی حد سے (بھی) تجاوز کرنے والے ہو۔‘‘

ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ وہ بھی بتایا اور باور کرایا کہ تم میں سے بھی جو کوئی قوم اس فعل بد میں مبتلا ہوگی اس کا بھی یہی حال ہوسکتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَاَمْطَرْنَاعَلَیْھِمْ مَّطَراً صلے فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُجْرِمِیْنo (الاعراف:۸۴)

’’اور ہم نے اُن پر زوردار مینہ برسایا، سو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔‘‘

فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَاعَالِیَھَا سَافِلَھَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدo مُسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ وَمَاھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدo (ہود:۸۲،۸۳)

’’پس جب ہمارا عذاب آپہنچا تو ہم نے اس بستی کا اوپر والا حصہ نیچے والا بنا دیا اور ہم نے ان کے اوپر لگاتار پتھر کے کنکر برسائے جو آپ کے ربّ کی طرف سے نشان زدہ تھے اور یہ سزا ظالموں سے کچھ دور نہ تھی۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

ان اخوف مااخاف علیٰ امتی عمل قوم لوط

’’مجھے اپنی امت کی بربادی کا جس چیز سے زیادہ خوف ہے، وہ قومِ لوط کا عمل ہے‘‘۔ (سنن ترمذی وابن ماجہ)

ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا چاہیے کہ یہ مرض قوم کے اندر سرطان کی طرح پھیل چکا ہے۔فحاشی وبدکاری ،مردوں کا مردوں سے؛عورتوں کا عورتوں سے حظ اٹھانا جڑ پکڑ چکا ہے۔فحاشی وبدکاری علانیہ ہونے لگی ہے۔اس پر بھی زبانِ نبوت سے وعید سن لیجیے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لم یظهر الفاحشة فی قوم حتیٰ یعلنوا بها الا مشیٰ فیهم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافهم الذین مضوا (رواہ ابن ماجہ)

’’جب کسی قوم میں فحاشی اور عریانی ظاہر ہوجائے اور وہ اس کو علانیہ کرنے لگے تو ان میں طاعون کی بیماری پھیل جائے گی اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوں گی جو ان کے آباء واجداد میں نہ تھیں۔‘‘

معاشرے میں جومہلک اخلاقی بیماریاں جنم لے چکی ہیں ان پر علماء وخطباء اور داعیان دین کو کھل کر نکیر کرنے کی ضرورت ہے۔یہ منکرات جن خفیہ وعلانیہ راستوں اور کونوں کھدروں سے ابل ابل کر آرہے ہیں اور معاشرے کو متعفن کررہے ہیں ان کی نشاندہی اور ان کے سدباب کی بھی ضرورت ہے۔پاکستان میں کتنے ہی قوانین صریحا قرآن وسنت سے متصادم ہیں۔خاندانی نظام تباہ کرنے والے قوانین یہاں پاس ہوچکے ہیں۔سود جیسی لعنت ......جس پر وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ موجود ہے؛ ہماری معیشت کی روح بن چکی ہے۔

قوم کی بداعمالیوں پر خاموشی ،اغماض واعراض خود ہمارے لیے باعث ہلاکت ہوسکتی ہے۔مقرروں،خطیبوں ، واعظوں اور دینی جماعتوں کی قیادتوں سے درخواست ہے کہ وہ منبر ومحراب سے فروعی اختلافی مسائل کو بیان کرنے اور لاحاصل سعی کی بجائے ان معاشرتی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے اپنے زبان وبیان کی تمام قوتیں بروئے کار لائیں۔بخدا!......ہم نے اس معاملے میں تساہل پسندی دکھائی تو ہماری اپنی نسلیں تباہی وبربادی کے کھڈے میں جا گریں گی۔

دیکھیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کس غضبناک انداز میں وعید سنائی ہے۔ارشاد فرمایا ہے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰىٓ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ o اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰىٓ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ o اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ o (الاعراف:۹۷،۹۸)

’’کیا پھر بھی ان بستیوں کے باسی اس بات سے بےفکر ہوگئے ہیں کہ ان پر عذاب دن چڑھے آپڑے،جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں؟ کیا پھر وہ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہوگئے ہیں؟ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت آ گئی ہو؛ اور کوئی بے خوف نہیں ہوتے۔‘‘

پچھلے مہینوں میں پاکستان میں بارشوں اور سیلاب کا جو عذاب آیا ہے؛ اسے اس تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے، اَللہ تعالیٰ ہمیں انفرادی واجتماعی سطح پر توبہ واستغفار اور رجوع الی اللہ کی توفیق عطا فرمائے،آمین!۔

مولانا منظور احمد آفاقی مدظلہٗ

تقسیم جُزء لایتجزأ

قدیم حکماء کہتے تھے کہ مادی اجسام چھوٹے ذرات سے مل کر بنتے ہیں۔ یہ ذرّات اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کی مزید تقسیم نہیں ہوسکتی۔ حکماء اسلام نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ان کی رائے یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے ذرّے کی بھی تقسیم ہوسکتی ہے۔ اس نظریئے کے اثبات کے لیے انھوں نے چند دلائل بھی پیش کیے ہیں جن سے فریق مخالف کو بزعم خویش قائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

''جُـزء لایتـجزّأ یعنی ایسا جُزء جس کا تجزیہ (تقسیم) نہ ہوسکے۔ اسے ''جوہر'' اور ''جوہر فرد'' بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے ATOM کہتے ہیں۔ تقریباً ایک صدی پیشتر سائنس دانوں نے اس جوہر (ATOM) کو توڑ کر بے پناہ طاقت حاصل کی ہے۔ اس تقسیم سے جوہر کے تین ٹکڑے یا حصے حاصل ہوگئے ہیں۔

جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(1) الیکٹران ELECTRON (2) نیوٹران NEUTRON

(3) پروٹان PROTON

آج کل کے حکماء (سائنس دان حضرات) نے ''جُـزء لایتـجزا'' کا تجزیہ کر کے مسلمان حکماء کے قول کی تائید وتصدیق کردی ہے۔ کہ ہر جسم کا چھوٹے سے چھوٹا جُزء مزید تقسیم ہوسکتا ہے۔

ایٹم کو توڑنے کا فارمولا:

علامہ اقبال علیہ الرحمہ گول میز کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن میں مقیم تھے کہ کسی مسلمان کشمیری گھرانے کا ایک نوجوان انھیں ملنے آیا۔ اس نے 1932 میں انگلستان کی کسی یونی ورسٹی سے انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اس نے علامہ صاحب سے کہا ''میرے والد نے بذریعہ خط مجھے حکم دیا ہے کہ آپ سے ملاقات کروں اور اپنے مستقبل کے بارے میں آپ سے مشورہ کروں۔'' علامہ صاحب نے اس نوجوان کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا اور فرمایا ''تم بڑے صحیح وقت پر آئے ہو۔ مجھے تم جیسے نوجوان کی سخت ضرورت تھی۔ جب میں ہندوستان سے لندن کے لیے روانہ ہو رہا تھا تو اس وقت مجھے ایک خط ملا، جو ترکی سے میرے ایک دوست نے بھیجا تھا جس میں لکھا تھا ''میرے پاس ایٹم کو توڑنے (ATOM BREAKING) کا جو فارمولا موجود ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لیے جرمن قوم مجھ پر دباؤ ڈال رہی ہے''۔ اس لیے، اے جوان! میں تمھیں مشورہ دیتا ہوں کہ میرا خط لے کر استنبول چلے جاؤ اور وہاں اس اہم مقصد کے لیے اپنی زندگی کے کم از کم پانچ سال وقف کردو۔ اس کام میں جو اخراجات ہوں گے، انھیں پورا کرنے کے لیے اگر مجھے گھر گھر جا کر مانگنا پڑا تو میں ضرور مانگوں گا۔'' وہ نوجوان اس مشورے کو سن کر بولا ''میرے والدین نے بڑی تکلیفیں اُٹھا کر مجھے پڑھایا لکھایا ہے۔ اس لیے مجھے آپ کے مشورے پر اچھی طرح سوچنا پڑے گا''۔

افسوس ہے کہ جہاں تھی وہیں کی وہیں رہ گئی نہ تو وہ نوجوان استنبول جانے کی ہمت کر سکا اور نہ علامہ اقبال کسی دوسرے شخص پر اس اہم کام کے لیے اعتماد کر سکے۔(۱)

اس طرح سائنس کا یہ عظیم کارنامہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے جاتا رہا، غیر مسلم قوموں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اس فارمولے کی روشنی میں انھوں نے ایٹم کو توڑا اس سے بے پناہ طاقت حاصل کی۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم برسا کر اپنے ارمان پورے کیے۔ اگر ایٹمی توانائی کا راز مسلمانوں کے پاس رہتا تو دنیائے انسانیت کو تباہی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔

''جزء لایتجزا'' کا تجربہ کر کے ہمارے مخالف کہاں سے کہاں جا پہنچے ہیں۔ اور دوسری طرف ہمارا یہ حال ہے کہ ہم اپنے طلباء کو ابھی تک ''جزء یتجزأ'' کے ابطال کی بحث پڑھا رہے ہیں۔ دینی مدارس کے انتہائی قابل احترام اساتذہ کرام کی خدمت میں بڑے ادب سے گزارش کی جاتی ہے کہ گزشتہ ایک صدی سے منکرین بھی قائل چلے آ رہے ہیں لہذا اس طے شدہ مسئلے پر اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کیا جائے بلکہ اس کی جگہ کسی اور اہم مسئلے کو موضوع بحث بنایا جائے۔ اور اگر اس مسئلے پر بحث ضروری اور ناگزیر سمجھی جائے تو از راہ کرم طلباء کے سامنے یہ وضاحت کر دی جائے کہ ماضی کے حکماء جس ''جزء لایتجزأ'' کے تجزیہ کے قائل نہیں تھے زمانۂ حال کے حکماء اس کے تجزیہ اور تقسیم کے قائل ہو چکے ہیں۔ لہذا انھیں قائل کرنے کے لیے اس مسئلے پر زیادہ بحث کرنا اور دلائل پیش کرنا تحصیل حاصل ہے۔

راقم الحروف یہ مضمون مکمل کر چکا تھا کہ اسی موضوع پر مکہ مکرمہ کے شیخ محمد علی الصابونی کی تحریر نظر سے گزری، جو کہ شامل مضمون کر رہا ہوں اس پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے گا۔

تقسیم الذرّة

ظل الاعتقاد السائد حتیٰ القرن التاسع عشر ان الذرة هی اصغر جزء یمکن ان یوجد فی عنصر من العناصر. وانها غیر قابلة للتجزئة لانها الجزء الذی لا یتجزاء، وقد مضت قرون علی هذا الاعتقاد ومنذ عشرات السنین الماضیة حوّل العلماء اهتمامهم الی مشکلة (الذرة) فامکنهم تجزئتها وتقسیمها، وقد وجدوا انها تحتوی علی الدقائق الآتیة:

(۱) البروتون (۲) النیترون (۳) الا لکترون

وبواسطة هٰذه التجزئة اخترعوا القنبلة الذریة، والقنبلة الهیدر وجینیة، ونعوذ بالله من قیام الساعة ومن شر ابلیس اللعین،

(التبیان فی علوم القرآن ، للشیخ محمد علی الصابونی.ص ۱۸۵)

حواشی

(۱) روزگار فقیر، فقیر سید وحید الدین ج دوم ص 82,81,80، طبع لاہور کراچی 1964ء

مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

نیکی اور عبادت کر کے ڈرنے والے بندے

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ: }وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ{ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ: لاَ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ، وَلَكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لاَ تُقْبَلَ مِنْهُمْ }أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ .(رواه الترمذی و ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مجید کی آیت "وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ" کے بارے میں دریافت کیا، کہ: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں، اور دوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے میرے صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ وہ اللہ کے وہ خدا ترس بندے ہیں، جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں، اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں، اور اس کے باوجود وہ اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں، یہی لوگ بھلائیوں کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ)

تشریح: سورہ مومنون کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن بندوں کے کچھ اوصاف بیان فرمائے ہیں، جو بھلائی اور خوش انجامی کی طرف تیزی سے جانے والے اور سبقت کرنے والے ہیں، اس سلسلہ میں اُن کا ایک وصف یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔"وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ" (جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ" وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں، اور اُن کے دل ترساں رہتے ہیں")۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اسی آیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، کہ: کیا اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو شامتِ نفس سے گناہ تو کرتے ہیں، مگر گناہوں کے بارے میں نڈر اور بے باک نہیں ہوتے بلکہ گناہ گاری کے باوجود ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: کہ نہیں! اس آیت سے مُراد ایسے لوگ نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے وہ عبادت گزار اور اطاعت شعار بندے مراد ہیں، جن کا حال یہ ہے کہ وہ نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات جیسے اعمالِ صالحہ کرتے ہیں، اور اس کے باوجود ان کے دلوں میں اس کا خوف اور اندیشہ رہتا ہے کہ معلوم نہیں ہمارے یہ اعمال بارگاہِ خداوندی میں قبول بھی ہوں گے، یا نہیں۔ قرآن مجید میں ان بندوں کا یہ وصف بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے "أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ" (یہی بندے حقیقی بھلائیوں اور خوش حالیوں کی طرف تیز گام ہیں، اور حقیقی کامیابی کی اس راہ میں آگے نکل جانے والے ہیں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو جواب دیتے ہوئے اس سلسلہ کی اس آخری آیت کی طرف بھی اشارہ فرمایا، اور بتلایا کہ دلوں کا یہی خوف اور فکر بھلائی اور خوش انجامی سے ہمکنار کرانے والا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کی شانِ بے نیازی اور اس کا قہر وجلال اس قدر ڈرنے کے لائق ہے، کہ بندہ بڑی سے بڑی نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود ہرگز مطمئن نہ ہو، اور برابر ڈرتا رہے، کہ کہیں میرا یہ عمل کسی کھوٹ کی وجہ سے میرے مُنہ پر نہ مار دیا جائے، کسی کے دل میں جس قدر خوف ہوگا، اُسی قدر وخیر وفلاح کی راہ میں آگے بڑھتا رہے گا۔

علامہ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

سیدنا عمار بن یاسرؓ اوران کے والدینؓ

حضرت عمارؓ کے والد، حضرت یاسرؓ یمن کے رہنے والے تھے۔ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ، ایک لا پتہ بھائی کی تلاش میں وارد مکہ ہوئے۔ وہ دونوں واپس چلے گئے مگر یاسر یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ یہیں سمیہ نامی ایک لونڈی سے شادی ہوئی اسی کے بطن سے حضرت عمارؓ پیدا ہوئے۔

حضرت عمارؓ بلحاظ قبول اسلام ’’ **السابقون الاوّلون** ‘‘ میں سے ہیں۔ بعد چندے ان کے والدین نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ اب جو مظالم کا سلسلہ شروع ہوا تو بقول شاعر

جو بلائیں وقف تھیں، سارے زمانے کے لیے
ہوگئیں موقوف سب میرے مٹانے کے لیے

کوئی آزمائش نہیں جس سے عمار اوران کے والدین کو نہ گذرنا پڑا ہو۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے جب کہ ان پر ظلم ہورہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا۔

صبراً یا ال یاسر ان موعد کم الجنة (الاستیعاب ص۶۳۶ بحوالہ حاکم اصابہ ابن حجر ص۳۸۶ ج ۲)

اے آل یاسر! صبر سے کام لو، تمہارا ٹھکانا جنت ہے وہیں تم سے ملاقات ہوگی۔

بد بخت ابوجہل نے حضرت سمیہؓ کے اگلے حصے میں خنجر یا نیزہ مار کر انہیں شہید کر دیا۔ یوں انہیں تاریخ اسلام میں سب سے پہلی شہید خاتون ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ خود حضرت عمارؓ کو کبھی گرم ریت پر لٹا کر مارا پیٹا جاتا تھا۔ کبھی پانی میں غوطے دیئے جاتے۔ کبھی دہکتے ہوئے انگاروں سے بدن کو جلایا جاتا۔ لیکن بادۂ توحید کی سرمستی اپنا رنگ دکھاتی۔

عاشقاں راگردر، آتش مے پسندد لطف دوست
تنگ چشمم، گر نظربہ چشمۂ کوثر کنم

ہجرت کے بعد انہوں نے اسلام کے ایک غازی کی حیثیت سے زندگی گذاری۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔ عہد فاروقی میں کچھ عرصہ کوفہ کے گورنر رہے۔ حضرت علیؓ کے زمانے میں جب مسلمان دو کیمپوں میں بٹ گئے تھے تو حضرت عمارؓ حضرت علی المرتضیٰؓ کے ہم نوا رہے۔ صفین کی جنگ میں انہوں نے بلوائیوں کے ہاتھوں شہادت پائی، اس وقت ان کی عمر نوے سال سے اوپر تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمارؓ کا بڑا خیال فرماتے تھے۔ ایک دن حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمارؓ میں کسی بات پر تو تکار ہوگئی اور بات حضورؐ تک پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ کو ڈانٹ دیا فرمایا خالد! تم عمارؓ کو برا نہ کہو جو اسے برا کہے گا، اللہ اسے برا بھلا کہے گا اور جو اس سے بغض رکھے گا۔ اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ حضرت خالدؓ بڑے نادم ہوئے۔ حضرت عمارؓ سے معافی مانگ لی اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی معافی کے خواستگار ہوئے۔ (ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل ہے کہ

ان الجنة تشتاق الی ثلثة علی وعمار وسلمان

بہشت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، علی، عمار اور سلمان)

رضی اللہ عنہ وارضاہ

تحریک تحفظ ختم نبوت —— ڈاکٹر محمد عمر فاروق

(1931ء —— 1946ء) جلد اوّل

● قیام پاکستان سے قبل برصغیر میں قادیانیت کے خلاف پہلی عوامی تحریک اور مجلس احرار اسلام کی تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کی مکمل تاریخ ● قادیان اور متحدہ ہندوستان میں قادیانیت کے تعاقب کی مستند سرگزشت ● قادیانیوں سے مجاہدینِ احرار و ختم نبوت کی معرکہ آرائیوں کے مفصل تذکرے ● حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خلاف قادیان میں تقریر پر مقدمہ کی مفصل روداد پہلی بار منظر عام پر ● تحریک تحفظ ختم نبوت کے اثرات ونتائج کا غیر جانبدارانہ تجزیہ ● ایک ایسی کتاب جس کے مطالعہ کے بغیر تحریک تحفظ ختم نبوت سے آگاہی ممکن نہیں ہے۔

صفحات: 572 قیمت -/1000 روپے

ملنے کا پتا: بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم ملتان 0300-8020384

خطاب: جانشین امیر شریعت امام اہل سنت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ　(آخری قسط)

واقعات سیرت طیبہ وسیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے متعلق ایک حدیث روایت کرتے ہیں جس میں اُن کی خلافت کی بشارت ہے۔ کیا مقصد ہے اس حدیث کا؟ پیشگی بتادوں کہ امیر معاویہؓ کی حکومت جبر کی حکومت نہیں۔ ڈنڈے کے زور سے لی ہوئی حکومت نہیں۔ بلکہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی پیش گوئی کے مطابق وراثتاً بھی نہیں بلکہ بشارتاً لی ہوئی حکومت اور خلافت ہے۔ حضور نے بشارت دی تھی۔ اور یاد رکھو! بشارت ہمیشہ نیک چیز کی ہوتی ہے۔ بُری چیز کی نہیں ہوتی۔ سمجھ آئی؟ حضور کسی صحابی کو جب بشارت دیں گے تو کیا وہ ظلم ہوگا؟ اگر صحابی کو یہ فرمائیں کہ فلاں کام تم کرنا۔ یہ حضور ظلم کی تبلیغ کر سکتے ہیں؟

کیا حضور کسی ظالم کو تائید دے سکتے ہیں؟ کسی ظالم کو حکم دے سکتے ہیں کہ ظلم ضرور کرنا؟ حضور کی بشارت اس بات کا اعلان ہے کہ تم نیک ہو نیکی پر رہنا اور جو چیز تم کو مل گئی ہے یہ خدا کی طرف سے نعمت اور عطیہ ہے اس کی قدر کرنا تو حضرت امیر معاویہ کی اپنی روایت ہے وہ سُن لیجئے۔ فرماتے ہیں ابو یعلیٰ ایک محدث ہیں۔ اُنہوں نے امام احمد کی کتاب مسند کے نام پر حدیث جمع کی ہے۔ مسند حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ہر صحابی کے نام پر جتنی اس کے نام کی روایتیں ہیں ایک جگہ اکٹھی ہوں۔ اس کو مسند کہتے ہیں۔ ابو بکر کا نام آئے گا تو جتنی حضرت ابو بکر کی روایتیں ایک جگہ ہوں گی۔ امیر معاویہ کا نام آیا تو اسّی (80)...... روایتیں بخاری ومسلم وغیرہ کی ملا کر وہ سب کی سب ایک جگہ درج ہیں۔ ایک جگہ اسی طرز کی کتاب کو مسند کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو یعلیٰ محدث ہیں۔ انہوں نے مسند کتاب لکھی۔ اس کا نام بھی ہے مُسند ابو یعلیٰ۔ ایک راوی جس پر کچھ بحث ہوئی ہے لیکن حدیث نہ موضوع ہے نہ من گھڑت، حدیث صحیح ہے۔ وہ فرماتے ہیں، کیا؟

قال نظر الیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ روایت کے دو ٹکڑے ہیں۔ گھبرانے کی بات نہیں ایک روایت امیر معاویہ سے صرف اتنا فقرہ فرمایا، کیا؟ کہ **نظر الیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا معاویۃ ان ولیت امراً فاتق اللہ وعدل**

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یوں دیکھا۔ میری آنکھیں جھک گئیں۔ دوسری روایت میں ہے۔ **فنظرت الیہ بمؤخر عینی**

اور میں نے حضور کو کنکھیوں سے تولا دیکھا، صحابہ کا متفقہ یہ فیصلہ ہے کہ حضور اپنی تمام تر محبوبیت اور جاذبیت کے باوجود چہرہ مبارک میں جاذبیت بھی تھی اور جاہ وجلال اتنا تھا کہ کسی صحابی نے آنکھ کھول کر حضور کو دیکھنے کی جرأت کبھی نہیں کی۔ یہ معجزہ ہے۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **من راہ عن بعید**...... جو آپ کو دور سے دیکھتے تھے، ایک معجزہ یہ بھی تھا اس پر بہت ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ بڑے بڑے سفیر اور قاصد روسائے قبائل آتے تھے۔ محبوب سے محبوب چہرہ حضور جیسا نہ تھا لیکن یوں دیکھ کر آنکھیں جھک جاتی تھیں اُن پر رعب طاری ہو جاتا تھا۔ کئی سفیر آئے وہ کانپنے لگے حضور کو

دیکھ کر۔ایک وہ قاتل بن کے یہودی آیا۔تلوار حضور کی اُٹھالی۔اور جب حضور نے یوں دیکھا تو کانپنے لگ گیا اور تلوار ہاتھ سے گر گئی۔ تو پہلے کہتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من یقیک عنی یامن یمنعک منی اب تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟

تو حضور نے صرف یوں دیکھا تو تلوار ہاتھوں سے گر پڑی۔تو تلوار اُٹھا کر فرمایا افمن یقیک ہُن توں دس تینوں میرے کولوں کون بچائے گا؟ کہندا توُں بچالے حضور کہن لگے ظالم! خدا بچا سکتا ہے اور کوئی نہیں بچا سکتا۔ جا تجھے میں نے معاف کیا۔تو حضور کی مختلف حالتیں تھیں۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو دور سے دیکھتا تھا اُس پر ہیبت طاری ہوتی تھی۔اور پنجابی وچ کہندے نیں جیہڑا نیڑے بیٹھے وہ عاشق بن جاتا تھا۔جیہڑا دو چار گھنٹے ساتھ بیٹھ جاتا تھا وہ کہتا تھا ایہو جیہا بندہ تے معلوم ہونداا ے دنیا تے ہور جمیا ای کوئی نہیں اسی تے ایویں ای ڈر دے رہے ہاں وقار اور جلال اتنا تھا۔خافوا وقار اور دبدبہ تھا کہ بڑے سے بڑا جانباز اور دلیر صحابی حضور کی آنکھ سے آنکھ نہیں ملا سکتا تھا۔تو امیر معاویہ نے اس روایت میں تو اتنا ہی کہا دوسری روایت خود امیر معاویہ کی ہے اُس میں فرماتے ہیں وہ کیا ہے؟ وہ بھی سُن لیجئے ساتھ ہی۔یہ حضرت امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے پہلی مُسند ابویعلیٰ میں تھی اور خود امام احمد بن حنبل نے اپنی مُسند میں روایت کی فرماتے ہیں کہ اس کو ابویعلیٰ نے موسوم بھی کیا ہے۔امام احمد کی روایت میں ایک راوی درمیان میں نہیں ہے وہ روایت منقطع ہے اور ابویعلیٰ نے روایت کو حضور تک پہنچا دیا ہے۔جیسے فسطلہ ابویعلیٰ۔حاصل یہ ہے کہ احمد بن حنبل اور ابویعلیٰ دونوں کی مشترکہ روایت کے بعد اگر اس حدیث کے کسی راوی پر چھوٹا سا کوئی خدشہ بھی تھا وہ بھی دور ہو گیا۔رواتہ ثقات و سندہ جیّد راوی اس کے ثقہ ہیں سند اس کی مضبوط ہے۔امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں؟ فرماتے ہیں قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ توضؤ وا ...... کسی موقعے پر سفر میں جارہے تھے حضور نے صحابہ کو فرمایا اے میرے یارو جیسے وضو کرو بھائی نماز کا وقت ہے۔اب بھی علماء کی عادت ہے کہ چلو بھائی وضو کرو۔ہمارے استاد حضرت مولانا عبداللہ، حضرت اُستاد مولانا خیر محمد صاحب فرماتے اُٹھو۔بعضے بڑے زور آور جیسے اونور دین سُنتے ہو چلو اٹھو فٹافٹ

صبح کی نماز کے وقت طالب علم بے چاروں کے لیے مصیبت آئی ہوتی ہے۔کہندے نیں یا اللہ ایہہ نے اسیں نہیں کہندے کہ اُستاد مرجائے پر یا میں مرجاواں یا پھر میں ای مرجاواں کیتھوں آ نے سانوں مصیبت چڑ گئی ایہہ ای تے ویلا سکون دا ہے سی اُٹھو آ نے وجو کرو۔

بے چارے اوہ تنگ اسیں وی تنگ ہوندے سی سچی جیہڑی گل اسیں کہندے ساں ٹھیک اے بھائی نماز پڑھنی اے پر سورج نکلن توں دو منٹ پہلاں وی تاں پڑھ سکنے آں۔ایہہ کتھے لکھیا اے کہ ہنیرے ہنیرے اُٹھ کے وجو کرو تے پانی اچ مرو۔

یہ وقت ہوتا ہے اکثر۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اچھے وقت میں اُٹھنے کی توفیق دے۔صحابہ سے فرمایا توضؤوا وضو کرو۔فرماتے ہیں امیر معاویہ کہ ہم نے بھی وضو شروع کیا۔

فلما توضؤوا نظر الیّ یہاں اور بات کہی۔یہ روایت حضرت ابوہریرہ کے الفاظ میں ہے: کہ مجھے کام پڑ گیا، جب حضور نے اپنے لیے پانی منگوایا میں نے لوٹا لیا معاویہ کے سپرد کیا۔بھائی گھبرانے کی بات نہیں یہ پیشاب

زیادہ زور سے آئے تو اس کو بھی نکالنا۔ ممکن ہے مینوں وی آیا ہووے وضوا کٹھے ای توڑنا اے بھائی توڑنا ای مے نا؟ بے شک توڑو باقاعدہ پریڈ کر کے توڑو۔ ناں لے کے ڈنکے دی چوٹ اعلان کر کے توڑو پتہ تے لگے کمالیہ نوں کہ لوکاں دی کسی جماعت نے وضو توڑیا اے۔ چپ چاپ توڑیا تے کی توڑیا۔ دھما کہ کرو پورا کمالیہ ہل جائے۔ ہاں جی تو دوسری روایت ابوہریرہ یوں فرماتے ہیں کہ مجھے حاجت ہوگئی۔ میں نے کہا معاویہ کہ تم لولوٹا حضور کو وضو کراؤ میں جاتا ہوں تو تیسری بار جب وضو کیا۔ میں نے حضور کے دست مبارک پر پانی ڈالنا شروع کیا۔ اچانک میں نے دیکھنے کی کوشش کی حضور نے بھی آنکھیں اٹھائیں تو میں نے سر کو جھکا دیا۔

بڑے بڑے صحابہ نے تجربہ کیا کہ جب ہم دیکھنے لگتے تھے ہم پر ہیبت طاری ہوجاتی تھی۔ پنجابی اچ کہندے نیں چوراکھیاں نال میں سجیوں کھبیوں دیکھنا شروع کیتا کہ حضور کی کردے نیں۔ نالے پانی پائی جاواں ہتھاں تے نالے ویکھی جاواں حضور نے میری طرف دیکھا اور کیا فرمایا؟ الفاظ وہی ہیں۔

فلما تو ضؤوا نظر الی فقال یا معاویة ان ولیت امراً فاتق اللّٰہ و اعدل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے معاویہ اگر تو کسی وقت میں امیر بن جائے، امیر المومنین بن جائے، حاکم بن جائے، والی بن جائے، بادشاہ بن جائے مسلمانوں کا حکمران بن جائے۔ **فاتق الله وعدل** اللہ کا لحاظ کرنا اور میری اُمت میں انصاف کرنا۔ علماء کہتے ہیں اگر یہ بشارت نہ ہوتی تو حضور یہ فرماتے کہ اے معاویہ! تجھ کو حکومت اور خلافت پیش آنے والی ہے۔ ''**فلا تتخلف و لا تکن حاکما**'' اس قسم کے الفاظ ہوتے۔ کہ خلیفہ نہ بننا حاکم نہ بننا اگر بن گئے تو **فتظلم** تو ظلم کرے گا۔ ٹھیک ہے نا؟ حضور کیا فرماتے ہیں؟ **ان ولیت امرا فاتق الله واعدل** اگر تو حکمران بن جائے تو پھر خدا کا لحاظ کرنا میری امت میں انصاف کرنا۔ امیر معاویہ فرماتے ہیں کہ **فمن هذا** اس حدیث سے **ظَنَنْتُ انْ اُوَلّیٰ** مجھے یقین ہو گیا کہ میں ضرور حاکم بنوں گا **حتیٰ ولیتُ** حتیٰ کہ میں علی مرتضیٰ کے انتقال کے بعد حاکم بن گیا۔ تو یہ جس دن حضور نے فرمایا تھا مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب دُنیا کی کوئی طاقت مجھ کو کسی روز امیر المومنین بننے سے روک نہیں سکتی۔ تو یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق حضور علیہ السلام کی پیش گوئی ہے۔ تطہیر الجنان کا صفحہ ۱۵ (پندرہ) ہے۔ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ چھ بجے گئے ہیں لہٰذا میں دوسری بات چھوڑتا ہوں۔ یار زندہ محفل باقی، اُٹھنا نہیں مسلمان ہونے کا ثبوت دے کر جائیں، **و اٰخر دعونا عن الحمد لله رب العالمین**، ۔

ربنا فتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین، ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمین و نجنا برحمتک من القوم الکافرین،(اٰمین) اللهم اهلک الکفرة و المشرکین والمبتدعة والروافضة و السبائیة و المرزائیة و سائر اعوانهم وزملائهم وحلفائهم. اللهم خالف بین کلمتهم وزلزل اقدامهم. وشتت شملهم، وفرق جمعهم. اللهم ایدنا اهل السنة والجماعة. اللهم انصرنا ولاتنصر علینا. وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقهٖ سیدنا محمد وعلیٰ والهٖ واصحابه وازواجه اجمعین.

مولانا ولی رازی رحمہ اللہ

مدحِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دم درود سرور عالم کہا کروں
ہر لمحہ محو روئے مکرم رہا کروں

اسم رسول ہوگا، مداوائے درد دل
صل علیٰ سے دل کے دکھوں کی دوا کروں

ہر سطر اس کی اسوہ ہادی کی ہو گواہ
اس طرح حال احمد مرسل کہا کروں

معمور اس کو کر کے معرا سطور سے
ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں

گو مرحلہ گراں ہے، مگر ہو رہے گا طے
اسم رسول سے ہی در دل کو وا کروں

ہر دم رواں ہو دل سے درودوں کا سلسلہ
طے اس طرح سے راہ کا ہر مرحلا کروں

دے دوں اگر رسول مکرم کا واسطہ!
دل کی ہر اک مراد ملے، گر دعا کروں

اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں

ہو کر رہے گا سہل، ہر اک مرحلہ کڑا
اللہ کے کرم کا اگر آسرا کروں

اردو کو اک رسالۂ الہام دوں ولی
لوگوں کو دور ہادی عالم عطا کروں

(ماخوز: ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم)

نادر صدیقی

مؤذن رسولؐ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی منقبت

صدیقؓ جب امام ہے سائیں بلال کا
ہر شاہ ، ہر غلام ہے سائیں بلال کا

لب پر مرے سلام ہے سائیں بلال کا
اور دل میں احترام ہے سائیں بلال کا

حکمِ اذاں دیا ہے جسے خود رسولؐ نے
وہ نام، پاک نام ہے سائیں بلال کا

لب پر شہادتین کی خوشبو بھری اذان
کیا پاک تر پیام ہے سائیں بلال کا

کیا نوکری نصیب میں آئی بلال کے
کیا تزک و احتشام ہے سائیں بلال کا

دائم اُحد اُحد کی صدا گونجتی رہے
سب عہدِ احترام ہے سائیں بلال کا

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

عزیز القاسمی (ایڈیٹر ماہنامہ میکش خانیوال)

مجلس احرار سے

ماضیٔ رفتہ تری احرار ہے تابندہ تر
اس فضائے دہر میں ہے آج بھی تیرا اثر

فکر کی پرواز سے خائف تھے وہ زاغ وزغن
لرزہ براندام تھا تیری صدا سے اہرمن

ہے تری رگ رگ میں ساری جذبۂ خون جہاد
پھیر کیا سکتی تھی رخ تیرا کبھی یہ برق وباد

خُون سے لکھی ہے تو نے اپنے تاریخ وطن
کردیے پیدا تری خدمت نے یاں سرو وسمن

ہے ترے پیشِ نظر ناموس ختم المرسلینؐ
پھُونک ڈالی کس نے تیرے دل میں یہ سوز یقین

ارضِ پاک وہند میں احرار کا خُونِ وفا
آج بھی آمادۂ پیکار ہے یہ باخُدا

تا ابد باقی رہے گا وہ ترا عزم جواں
تا ابد بڑھتا رہے گا یہ مجاہد کارواں

ملتِ بیضا کو بخشی تو نے وہ ابدی حیات
سرنگوں ہے جس کے آگے دیکھیے زورممات

بالیقیں وُہ شادماں ہے آج بھی روح حبیبؒ (۱)
چار سو پر وردہ آتے ہیں نظر تیرے خطیب

رہنما تیرا بخاری شاہ (۲) اقلیم سخن
زندہ جس کے دم سے وہ قصہ دارو رسن

شیخ وقاضی اور انصاری(۳) ہوئے تیرے زعیم
غوث واظہر (۴) کی صدا سے کانپ جاتے ہیں غنیم

شاعران خُوش نوا اُٹھے تری آغوش سے
انور جانباز وشورش (۵) پھر بڑھے ہیں جُوش سے

ہر قدم پر تو ہوئی ہے کامران وکام گار
پھر ترے اُجڑے چمن میں آگئی فصل بہار

پھر ترا ماضی سے بڑھ کر امتحاں مقصود ہے
پھر ترے ماحول پہ چھائی یہ موج دود ہے

پھر ہوا برباد ویراں تیری ملت کا چمن
چھا گئے ہیں چار سو پھر دیکھ یہ زاغ وزغن

پھر تری ملت ہوئی ہے وقف گریاں دیکھ لے
کشتیٔ ملت ہوئی ہے نذر طوفاں دیکھ لے

دیو جور وظلم سے انسانیت ہے خونچکاں
اُٹھ رہا ہے خاک کے ذروں سے یاں شور فغاں

عصرِنو کے دام میں انسانیت صیدِ زبوں
پھر دکھادے ان کو اپنا تو وہی جذب دروں

پھیرنا ہے پھر تجھے رُخ گردشِ ایام کا
پھر لگانا ہے تجھے نعرہ یہاں اسلام کا

خیر مقدم کو ترے خاکِ وطن بے تاب ہے
جذبۂ خدمت ترا اک گوہر نایاب ہے

ہوگئی احرار سے وابستہ ملت کی حیات
ٹوٹنے کو ہے عزیزؔ اب عزۂ لات ومنات

حواشی: (۱) رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ (۲) سید الاحرار امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
(۳) شیخ حسام الدینؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ
(۴) مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مظہر علی اظہر (۵) علامہ انور صابریؒ، جانباز مرزاؒ، آغا شورش کاشمیریؒ

حبیب الرحمٰن بٹالوی

ڈاکٹر محمد یوسف قریشی

(ایک بےلوث مسیحا)

دُبلے پتلے، قد درمیانہ، رنگ گندمی۔ چہرے پر مُونچھیں اور ڈاڑھی بھلی لگتی ہے۔ پیشانی پر ماضی کی تلخ شکنیں۔ ایک محنتی اور دیانت دار آدمی۔ دوسروں کو عزت دینے کے متمنی۔ اُن کا کہنا ہے کہ آدمیت، احترام آدمی میں مضمر ہے۔ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر مگر کردار میں فقیر منش۔ ایک مٹا ہوا انسان۔ علم وعمل میں برابر، خلق خدا کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار۔ اُردو تو خیر اُن کی مادری زبان ہے مگر انگریزی پنجابی اور سرائیکی میں بھی تُرت پھُرت ہیں۔

ڈاکٹر صاحب بائیس دسمبر اُنیس سو چون کو ضلع ملتان کے موضع نیل کوٹ چاہ سنار یوالہ جو ملتان پبلک کالج کو جانے والی سڑک پر واقع ہے، کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب (محمد عثمان قریشی) محنت مزدوری کرتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی محنت کو اپنا شعار بنایا اور ملت ہائی سکول کچہری روڈ ملتان سے میٹرک میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ملت کالج ممتاز آباد ملتان سے ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ نیل کوٹ سے کچہری روڈ سکول اور ممتاز آباد کالج پیدل جایا کرتے۔ غربت کا یہ دور اُن کے لیے سوہان رُوح تھا۔ کسی نے نہ مُڑ کر پوچھا کہ بھیا! کیسی تی؟ زمانے کی ریت یہی چلی آ رہی ہے۔ کہ گردشِ دوراں خستہ حالی اور درماندگی میں کوئی کسی کا نہیں بنتا۔ جب گھٹنا پاجامے سے باہر جھانک رہا ہو تو کون توجہ دیتا ہے۔ بابو جی!۔ بنی کے سب یار ہیں۔ بگڑی کا کوئی نہیں۔ بقول اسلم انصاری۔

کون ہوتا ہے! شریک غم ہستی اے دوست　　ڈال بھی سُوکھے ہوئے پات گرا دیتی ہے

ایف ایس سی کے بعد آپ نے نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ بعدازاں اُسی کالج سے ''امراض سینہ اور تپ دِق'' کی اضافی تعلیم میں نمایاں مہارت حاصل کی۔ کچھ عرصے ریلوے ہسپتال میں بطور میڈیکل آفیسر۔ فرائض انجام دیئے۔ پھر اپنی پریکٹس شروع کر دی۔ صبح کے وقت بستی سیداں والی اور شام کو محلّہ امیر آباد میں اپنے آپ کو مصروف کار رکھا۔ آپ مفلس اور نادار لوگوں سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لیتے اور اساتذہ وطلباء کا علاج مفت کرتے ہیں کہ۔

جن سے مل کر زندگی سے عشق ہو جائے وہ لوگ　　آپ نے شاید نہ دیکھے ہوں مگر ایسے بھی ہیں

ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ (لیڈی ڈاکٹر نسیم یوسف) بھی اُن ہی کی طرح خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں۔ میاں بیوی دونوں غریب پرور اور خدا ترس ہیں۔ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نسیم یوسف واپڈا ہسپتال میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئیں۔ امراض نسواں اور الٹرا ساؤنڈ کی ماہر ہیں۔ شہر کے پہلے دو تین

ماہرین میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے بھی ماشاء اللہ ڈاکٹر ہیں۔ دو بیٹے قرآن پاک کے حافظ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور اُسی کی مہربانی سے ڈاکٹر صاحب معاشی گرد وغبار اور دنیا کے ادبار سے باہر نکلے۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں یہ سب میرے ماں باپ اور اساتذہ کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اساتذہ کی خدمت نیاز مندی، عاجزی، ادب لحاظ میں میری کامیابی ہے۔ رُوح کی بالیدگی ہے۔ زندگی کا یہی اثاثہ ہے۔ اسی میں میری حیات ہے۔ میرا اخلاق ہی میرا اصل سرمایہ ہے۔ اور امیر آدمی وہ نہیں جس کا مکان تین منزلہ ہے، امیر آدمی وہ ہے جس کا اخلاق تین منزلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے کوئی زیادتی کرے تو اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ نہ وہ کسی کا گلہ کرتے ہیں۔ نہ کسی سے کوئی توقع اور آرزو رکھتے ہیں۔ اُنہیں کسی سے کوئی غرض وغایت نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ہر آدمی کی طبع کے مطابق بات کرنے کا ڈھنگ آتا ہے۔ وہ سادہ لباس اور سادہ خوراک کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں تھوڑا بھوکا رہنے سے آدمی مرتا نہیں۔ زیادہ کھانے سے مرتا ہے کہ چالیس سال کی عمر تک آدمی کھانے کو کھاتا ہے اور چالیس سال کے بعد کھانا، آدمی کو کھاتا ہے۔ کبھی آدمی روزے سے مرتا ہوا نہیں دیکھا گیا اور زیادہ کھانے والوں سے ہسپتال بھرے پڑے ہیں۔ یہ شوگر، بی، پی کلیسٹرول وغیرہ۔ زیادہ کھانے والوں کے مسائل ہیں۔ کم کھانے والوں کے نہیں۔ ماضی میں آدمی دوسرے سے حال احوال پُوچھتا۔ جواب ملتا: ''شکر ہے، شکر ہے''۔ اب جواب ملتا ہے: ''شوگر ہے، شوگر ہے''۔

ڈاکٹر صاحب کی عمر بھر کا نچوڑ اور نادر مشورہ ہے کہ رات کو جلدی سونا اور صبح جلدی بیدار ہونا صحت وسلامتی کی ضمانت ہے۔ معدہ صحیح ہو اور نیند پوری آتی ہو تو آدمی صحت مند رہتا ہے۔ وہ کہتے ہیں عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ گوشت کم کھائیں۔ گھی مکھن، اور بالائی سے پرہیز کریں۔ ورزش باقاعدگی سے کریں۔ لمبی سیر یا طویل فاصلہ طے کرنا بھی ورزش ہے۔ جس سے آپ کا جسم گرم ہو اور ہلکا سا پسینہ آ جائے۔ سبزیاں، پھل مچھلی اور پانی زیادہ استعمال کریں۔ تیز مرچ مصالحہ۔ زیادہ چینی، چاول، چائے، چکن اور چکنائی سے پرہیز کریں۔ اپنی معاشی حالت پر صابر وشاکر رہیں۔

میرے اور ڈاکٹر صاحب کے مخلصانہ تعلقات کو کم وبیش پینتالیس سال ہو رہے ہیں۔ بے لوث دوستی کا یہ رشتہ اب کرانک ہو چکا ہے میں اُن کا احسان مند ہوں زیر بار ہوں میرے اوپر اُن کے التفات ومدارات بے حساب ہیں یہ محض اُن کی مہربانی ہے، عظمت ہے، بڑھائی ہے ورنہ کہاں میں ایک کج مج کردار کا آدمی اور کہاں ڈاکٹر صاحب ایک صاف شفاف انسان! میں اُن کے اور اُن کے اہل خانہ کے لیے دعا گو ہوں کہ اُن کے باغ حیات میں ہمیشہ مسرت وانبساط کے سدا بہار پھول ہنستے مسکراتے رہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں عافیت سے نوازے۔

آخر میں ڈاکٹر صاحب کے دو پسندیدہ شعر جنہیں پڑھ کر مجھے امید ہے قارئین کی نظروں میں، اُن کا خاکہ اور نمایاں ہو جائے گا:

خیال اپنا، مزاج اپنا، پسند اپنی، کمال کیا ہے؟ جو یار چاہے وہ حال اپنا بنا کے رکھنا، کمال یہ ہے

کسی کی راہ سے خدا کی خاطر، اُٹھا کے کانٹے، ہٹا کے پتھر پھر اُس کے آگے، نگاہ اپنی جُھکا کے رکھنا، کمال یہ ہے

محمد اسماعیل سعد

قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور ان کا جھوٹا پروپیگنڈا

مرزا غلام قادیانی کے پیرو جو خود کو احمدی کہتے ہیں اور عرف عام میں قادیانی اور مرزائی کے ناموں سے جانے جاتے ہیں پاکستان بننے سے لے کر اب تک دنیا بھر میں یہ جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہوتا ہے، ہمیں بنیادی انسانی حقوق نہیں دیے جاتے۔ آیا ان کا یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے یا ان کے جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی ہی کے دعووں کی طرح دجل جھوٹ اور پاکستان کو بدنام کرنے کی سازش ہے؟

آیئے ہم ایک نظر دیکھتے ہیں کہ آخر ان کے حقوق اسلام میں کیا ہیں؟ اور قادیانیوں کے کون سے حقوق ہیں جو ان کو نہیں دیے جا رہے۔

قادیانیوں کی شرعی حیثیت:

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تمام ذریت عقیدہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی تقریبا 99 آیات مبارکہ اور کم از کم 210 احادیث مبارکہ سے اجماع امت اور عقلی و نقلی تمام دلائل سے ثابت ہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں:

ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اسلام کی ساری خصوصیات اور امتیازات اسی پر موقوف ہیں۔ ختم نبوت ہی کے عقیدہ میں اسلام کا کمال اور دوام باقی ہے۔ چنانچہ اس آیت میں اس کی پوری وضاحت اور ہر طرح کی صراحت موجود ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا‘‘

نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ایک اور آیت میں فرمایا: **قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا‘‘ (الاعراف:۱۵۸)**

ترجمہ: ’’تو کہہ: اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔‘‘

عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

’’اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ‘‘ (ترمذی، ج:۲،ص:۴۵)

ترجمہ: ’’میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔‘‘

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: **اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ‘‘ (ابن ماجہ، ص: ۲۹۷)**

ترجمہ: ’’میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔‘‘

”قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرِّسَالَۃَ النُّبُوَّۃَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلا رَسُوْلَ بَعْدِی وَلَانَبِیَّ“ (ترمذی، کتاب الرؤیا)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت ونبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا میرے بعد اب کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

عقیدہ ختم نبوت اعیان امت کی تحقیق کی روشنی میں:

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ اپنی مشہور تفسیر میں سورۃ احزاب کی آیت کی تشریح میں ختم نبوت کے تعلق سے یوں رقم طراز ہیں اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کردی اور اس پر مہر لگادی اب یہ دروازہ قیامت تک کسی کیلئے نہیں کھلے گا۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد، ص: ۱۱۴)

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام کی آخری کڑی ہیں جنھوں نے ان کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے اور سلسلۂ نبوت پر مہر لگادی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعث ثانیہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تردید نہیں ہوتی کیوں کہ وہ جب آئیں گے تو انہی کے شریعت کے پیروکار ہوں گے۔ (ماخوذ از: ختم نبوت سورۂ کوثر کی روشنی میں، ص: ۱۴، ۱۵، ۱۶)

علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس امر (ختم نبوت) پر اُمت مسلمہ کا کامل اجماع ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور پوری اُمت اس بات پر متفق ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ”لا نَبِیَّ بَعْدِیْ“ سے مراد یہی ہے کہ ان کے بعد نہ کوئی نبی اور نہ رسول ہوگا جو شخص بھی اس حدیث کا کوئی اور مطلب بیان کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کی تشریح باطل اور اس کی تحریر کفر ہے۔ علاوہ ازیں امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس کے سوا اس کی کوئی تشریح نہیں جو اس کا انکار کرے وہ اجماعِ امت کا منکر ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج: ۳، ص: ۴۹۳، ۴۹۴)

عقیدہ ختم نبوت قیاس کی روشنی میں:

قدرت کے کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جملہ اقوام عالم کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب بغیر کسی ادنیٰ تحریف کے جوں کی توں ہمارے پاس موجود ہے۔ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اپنی ساری تفصیلات کے ساتھ اس کتاب کی تشریح وتوضیح کر رہی ہے۔ جب کہ شریعت اسلامیہ روز اوّل کی طرح آج بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہماری راہنمائی کر رہی ہے۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ آج بھی اعلان کر رہی ہے۔ ”اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ: ۳)“ تو پھر کسی اور نبی کی بعثت کا کیا فائدہ ہے اور اس سے کس مقصد کی تکمیل مطلوب ہے۔ آفتاب محمدی طلوع ہو چکا۔ عالم کا گوشہ گوشہ اس کی کرنوں سے روشن ہو رہا ہے۔ تو پھر دن کے اجالے میں کسی چراغ کو روشن کرنا کسی طور قرین دانشمندی ہے؟

مزید غور فرمایئے! نبی کی آمد کوئی معمولی واقعہ نہیں ہوتی کہ نبی آیا۔ جس نے چاہا مان لیا اور جس نے چاہا انکار کر دیا اور بات ختم ہوگئی۔ بلکہ نبی کی بعثت کے بعد کفر اور اسلام کی کسوٹی نبی کی ذات بن کر رہ جاتی ہے۔ کوئی کتنا نیک، پاک باز، پارسا اور عالم باعمل ہو۔ اگر وہ کسی سچے نبی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گا تو اس کا نام مسلمانوں کی فہرست سے خارج کر دیا جائے گا اور کفار منکرین کے زمرہ میں اس کا نام درج کر دیا جائے گا اور یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔

اب ذرا عملی دنیا میں مرزا قادیانی کی آمد کا جائزہ لیجیے۔ مسلمانوں کی تعداد کم سے کم اعداد و شمار کے مطابق پچاس کروڑ سے زائد ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی نبوت اور صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ قیامت کی آمد کے قائل ہیں۔ عملی طور پر غافل اور کاہل سہی۔ لیکن احکام خداوندی اور ارشادات نبوی کے برحق ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ ضروریات دین میں سے ہر چیز پر ان کا ایمان ہے اور اس امت میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں۔

(احتساب قادیانیت جلد نمبر 21)

منکرین ختم نبوت کا شرعی حکم:

اب جبکہ عقیدہ ختم نبوت اصول اربعہ سے ثابت ہو چکا۔ اس کے بعد جو شخص بھی عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے گا یا کسی شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی درجے میں نبی تسلیم کرے گا وہ مرتد ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتدین کے لیے شریعت میں بالکل واضح احکام موجود ہیں۔

جو مسلمان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو جائے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے، اور اگر اسلامی مملکت کا کوئی شہری (العیاذ باللہ) مرتد ہو جائے تو اس کے اَحکام دیگر کفار سے جدا ہیں، مثلاً:

اگر مرتد ہونے والی بالغہ خاتون ہو تو اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا جائے، اگر اس کے کوئی شبہات ہوں تو دور کیے جائیں، اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اسے زندگی بھر کے لیے جیل میں قید رکھا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے یا مر جائے۔ اگر کوئی عاقل، بالغ مرد، ارتداد کا ارتکاب کرے تو اس کو گرفتار کر کے تین دن تک اس کو مہلت دی جائے گی، اس کے شبہات دور کیے جائیں گے، اگر مسلمان ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن)

مرتدین کی سزاء کے حوالے سے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. (النسائی، ص:۱۴۹، ج:۲، سنن ابن ماجہ، ص:۱۸۲)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دین تبدیل کر کے مرتد ہو جائے، اس کو قتل کر دو۔''

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

”عَن جَرِیرٍ قَالَ سَمِعتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم یَقُولُ: اِذَا اَبَقَ العَبدُ اِلَی الشِّرکِ فَقَد حَلَّ دَمُہٗ“. (ابو داؤد، ص:۲۴۳، ج:۲، مشکوۃ، ص:۳۰۷)

ان سب آیات اور احادیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ قادیانیوں کی اسوقت شرعی حیثیت واجب القتل ہے۔

عَن اَنَسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَتٰی بِنَاسٍ مِّن الزِّطِّ یَعبُدُونَ وَثَناً فَاحرَقَھُم، فَقَالَ ابنُ عَبَّاسؓ اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم: مَن بَدَّلَ دِینَہٗ فَاقتُلُوہ“. (سنن نسائی ص:۱۶۹، ج:۲، مسند احمد ص:۳۲۳، ج:۱)

ترجمہ: ”حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت علی کے پاس زط (سوڈان) کے کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگئے تھے اور وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے، آپ نے ان کو آگ میں جلادیا، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”جو شخص اسلام چھوڑ کر مرتد ہوجائے، اس کو قتل کردو۔“

عَن مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم قَالَ لَہٗ حِینَ بَعَثَہٗ اِلَی الیَمَنِ: اَیّمَا رَجُلٍ ارتَدَّ عَنِ الاِسلَامِ فَادعُہٗ، فَاِن تَابَ، فَاقبَل مِنہُ، وَاِن لَم یَتُب، فَاضرِب عُنُقَہٗ، وَاَیّمَا امرَأَۃٍ ارتَدَّت عَنِ الاِسلَامِ فَادعُھَا، فَاِن تَابَت، فَاقبَل مِنھَا، وَاِن اَبَت فَاستَتِبھَا“ (مجمع الزوائد:۲۶۳، ج:۶)

ترجمہ: ”حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن بھیجا تو فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہوجائے، اسے اسلام کی دعوت دو، اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو، اور اگر توبہ نہ کرے تو اس کی گردن اڑادو، اور جو عورت اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوجائے، اسے بھی دعوت دو، اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلو، اگر توبہ سے انکار کرے تو برابر توبہ کا مطالبہ کرتے رہو (یعنی اس کو قتل نہ کرو)“۔

مذکورہ تفصیل کے مطالعے کے بعد پاکستان کی معروضی صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو اب تک کسی بھی قادیانی کو نہ تو قتل کیا گیا اور نہ اس پر کوئی حد جاری کی گئی اور نہ ہی کوئی سزا دی گئی۔ جبکہ ان کی طرف سے اندرون و بیرون ملک مستقل یہ پراپیگنڈہ جاری ہے کہ پاکستان میں ان کے حقوق پامال کیے جارہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس ملک کے وہ باشندے ہیں نہ تو اس کا قانون قبول کرتے ہیں، نہ اس کے آئین کو مانتے ہیں۔ بلکہ پاکستان کے خلاف باہر کی دنیا میں نفرت انگیز فضاء پیدا کررہے ہیں، اپنے حقیقی آقاؤں کے سامنے جھوٹ بول کر وطن عزیز کا امیج خراب کررہے ہیں۔ قادیانی پاکستان میں سکونت پذیر ہیں۔ تمام مفادات حاصل کرتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔ نوکریاں کرتے ہیں حتی کہ اعلی عہدوں پر پوری ڈھٹائی کے ساتھ موجود ہیں لیکن اپنی مذہبی روایت ”جھوٹ“ کو پوری استقامت کے ساتھ بولتے ہیں اور پاکستان کے جوہری اثاثوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں اور مذہبی و جغرافیائی سرحدات کے دشمن ہیں۔

مولانا تنویر الحسن احرار

محمدی بیگم کا ایک نامراد عاشق

برادر مکرم ڈاکٹر محمد آصف (سابق قادیانی) کی معیت میں محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کی قبر پہ جانا ہوا۔ جہاں میانی صاحب قبرستان کا یہ احاطہ پٹی والوں کا احاطہ کہلاتا ہے۔ ہم مغرب کے بعد مائی صاحبہ کی قبر پہ پہنچے فاتحہ پڑھی۔ مرزا غلام قادیانی کذاب پہ لعنت بھیجتے ہوئے مظلوم مرزائیوں کی ہدایت کے لیے دعا کی۔ یہ چند سطور وقفے وقفے سے لکھیں مگر یکجا نا ہو سکیں۔ بھائی آصف صاحب کے اصرار پر کچھ احوال محمدی بیگم اور کچھ ہفوات مرزا قادیانی کی جمع کر کے قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں۔ (تنویر الحسن احرار)

مرزا غلام قادیانی اپنے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی ایک کمسن لڑکی (**المخطوبة جارية حديثة السن عذراء**) محمدی بیگم کے پیچھے پڑ گیا جبکہ اسکی اپنی عمر (جاوزت الخمسین) پچاس سال سے بھی تجاوز کر گئی تھی۔ (مرزا غلام قادیانی کی کتاب ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 574)

اس نے جھوٹ بولا کہ خدا نے مجھے وحی بھیجی ہے ہم نے خود اس سے تیرا عقدِ نکاح باندھ دیا ہے۔ میری ان باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا (مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی وحیوں کی کتاب ''تذکرہ'' صفحہ 128)

محمدی بیگم کے والد کو لالچ دینا

مرزا غلام قادیانی نے محمدی بیگم کے والد کو اس شادی کیلئے لالچ بھی دیا ''میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہاری بیٹی کو اپنی زمین کا بلکہ اپنی کل مملوکہ ہر چیز کا تیسرا حصہ دوں گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی دوں گا'' (آئینہ کمالاتِ اسلام از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 572،573).

مرزا غلام قادیانی کے مبینہ ''آسمانی نکاح'' پر ''زمینی نکاح'' غالب آ گیا۔

محمدی بیگم کے والدین نے تنگ آ کر محمدی بیگم کا ''زمینی نکاح'' پٹی کے رہنے والے فوجی مرزا سلطان محمد سے کر دیا اور مرزا غلام قادیانی اور اس کا جھوٹا خدا کالا، کالو، یلاش کچھ بھی نہ کر سکے اور مبینہ ''آسمانی منکوحہ'' کو ''زمینی خاوند'' کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

محمدی بیگم سے نکاح پر ہو جس کی امید نا امیدی اس کی دیکھا چاہیے

یورپ کے آزاد ماحول میں بھی جب لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے تو اس کا پیچھا نہیں کیا جاتا۔ لیکن مرزا غلام قادیانی اس قدر بے غیرت تھا کہ اس نے پھر بھی شادی شدہ محمدی بیگم کا پیچھا نہ چھوڑا۔

سلطان محمد کا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ اپریل 1892ء میں ہوا، اس طرح مرزا کی پیشگوئی کے مطابق اسے اڑھائی سال کے اندر یعنی اگست 1894ء تک مرنا تھا لہٰذا اب اس کی موت کا انتظار شروع ہوا، اور مرزا قادیانی نے مورخہ اکیس ستمبر 1893ء کو لکھا:

’’مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیشین گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باسی تھا اس نے ایک اور خود ساختہ پیشین گوئی کو یوں بیان کیا میری اس پیشین گوئی میں ایک نہیں بلکہ چھے دعوے ہیں:

اول: نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا

دوم: نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے والد کا زندہ رہنا

سوم: پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے والد کا جلدی مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا

چہارم: اس لڑکی کے خاوند سلطان محمد کا اڑھائی سال تک کے عرصہ میں مرجانا

پنجم: اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی محمدی بیگم کا زندہ رہنا

ششم: پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج 5 ص 325)

اس نے اپنے خدا کی طرف سے یہ وحی گھڑی جو کہ مرزا غلام قادیانی نے عربی زبان میں لکھی۔

’’قال انني ساجل بنتا من بناتهم آية لهم فسماها وقال انها ستجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلاث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليک بعد موتهما ولايكون احدهما من العاصمين وقال انرا ادوها اليک لاتبديل لكلمات الله ان ربک فعال لم يريد ومات ابوها فى وقت موعود فكونوا لوعده الاخر من المنتظرين‘‘ اس نے کہا میں ان کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ان کو ان کے لئے نشانی بناؤں گا اور اس نے کہا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی، اس کا خاوند اور باپ دونوں نکاح کے دن سے تین سال تک مرجائیں گے پھر ہم اس لڑکی کو اس دونوں کی موت کے بعد تیری طرف لوٹا دیں گے اور ان دونوں میں سے کوئی بھی بچنے والا نہیں اور کہا کہ ہم اس لڑکی کو تیری طرف واپس لانے والے ہیں اللہ کی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا بے شک تیرا رب جو ارادہ کرتا ہے وہ کرتا ہے تو اس لڑکی کا باپ وقت مقررہ میں مر گیا پس اب تم اللہ کے دوسرے وعدے کا انتظار کرو۔ (کرامات الصادقین از روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 162)

مرزا غلام قادیانی کی غلط عربی

ہمارے محترم مجاھد ختم نبوت (محمد اسلم علی پوری) نے مرزا غلام قادیانی کی اردو، انگلش اور عربی کی غلطیوں پر الحمدللہ مضامین لکھے ہیں۔ مرزا غلام قادیانی نے اوپر جو عربی کی عبارت لکھی ہے، اس میں بھی غلطی ہے۔ اس میں لکھا ہے’’ **ويموت بعلها وأبوها الى ثلاث سنة** ‘‘عربی قواعد کی رو سے’’**ثلاث سنة**‘‘ غلط ہے بلکہ’’**ثلاث سنوات يا ثلاث سنين**‘‘ ہونا چاہیے۔

مرزا قادیانی کی ان میں سے کوئی بھی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔اس کا خاوند مرزا سلطان محمد نکاح کے ڈھائی سال کے اندر فوت ہونا تھا اور محمدی بیگم نے بیوہ ہو کر مرزا غلام قادیانی کے نکاح میں آنا تھا۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ ''اگر میں جھوٹا ہوا تو وہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ از روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ 31)

لیکن یہاں تو سارا ہی معاملہ الٹ ہوگیا۔مرزا غلام قادیانی پہلے مرگیا اور الٹا اسکی اپنی بیوی نصرت جہاں بیوہ ہوگئی! جبکہ محمدی بیگم کا خاوند مرزا سلطان محمد مرزا غلام قادیانی کے مرنے کے بھی چالیس سال بعد پاکستان بننے کے بعد 1948ء میں فوت ہوا۔محمدی بیگم بھی ساری عمر مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے ہونے کا اعلان کرتی رہی اور 19 نومبر 1966ء کو الحمدللہ اللہ کے سچے دین اسلام پر فوت ہوئیں۔

''من گھڑت اندرونی توبہ'' کا جھوٹا فسانہ:

مرزا قادیانی اتنا جھوٹا اور بے غیرت انسان تھا کہ اس نے پادری عبداللہ آتھم کے بارے میں 5 ستمبر 1895ء تک مرجانے کی پیش گوئی کی (جنگِ مقدس صفحہ 211 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292،293) جب آتھم اس تاریخ کو نہ مرا تو مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ اس نے ''اندرونی طور پر توبہ کرلی تھی'' (نزولِ مسیح ص 151،152 خزائن ج 18 ص 527،528) حالانکہ عبداللہ آتھم نے اخبار ''وفادار'' لاہور میں اس کی تردید کردی تھی اور بعد میں اس کے جیتنے کی خوشی میں آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر جلوس نکالا (انجامِ آتھم صفحہ 4 خزائن جلد 11 صفحہ 4) اور مرزا غلام قادیانی کا علامتی پتلا بنا کر اسے مصنوعی پھانسی دی گئی مرزا قادیانی کا مرید شیخ یعقوب علی عرفانی کا یہ بیان بھی مرزا قادیانی کی بات جھوٹی ثابت کرتا ہے کہ آتھم کی پیش گوئی کے آخری دن جماعت کے لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے تھے کہ اَے خداوند ہمیں رسوا مت کریو(سیرت مسیح موعود صفحہ 7) علاوہ ازیں عملیات میں گھرے یہ لوگ دانے پڑھ کر کسی غیر آباد کنویں میں پھینکوا رہے تھے۔(سیرت المھدی جلد 1 صفحہ 159) مرزا بشیر الدین محمود اس چیخ وپکار کا حوالہ دیتا ہے کہ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا اللہ آتھم مرجائے۔(الفضل 20 جولائی 1940ء)

مناظرہ کے بعد منشی محمد اسماعیل منتظم، سیکرٹری مباحثہ، محمد یوسف سیکرٹری، مرزا کی بیوی کا کزن میر محمد سعید عیسائی ہوگئے

اسی طرح اس نے محمدی بیگم سے شادی نہ ہونے پر شرمندگی سے یہ جھوٹ گھڑ دیا کہ ''محمدی بیگم کے گھر والوں نے ''اندرونی طور پر'' توبہ کرلی تھی۔کیا انہوں نے (معاذ اللہ) مرزا سلطان محمد سے طلاق دلوا کر اس کا نکاح مرزا غلام قادیانی سے کردیا تھا اور اس کی جھوٹی وحی سچی ثابت کرکے اس کی (معاذ اللہ) بیعت کرلی تھی؟ اس مبینہ ''اندرونی توبہ'' کے بعد بھی محمدی بیگم الحمدللہ اسلام پر ہی فوت ہوئیں اور مسلمانوں کے قبرستان ہی میں مدفون ہوئیں! اگر معاذ اللہ اندرونی توبہ کرلی ہوتی تو قادیانیوں کے جعلی ''بہشتی قبرستان'' میں خدانخواستہ دفن ہوتیں!

اس کے یہ سارے واقعات مرزا غلام قادیانی کے ''اندرونی توبہ'' کے جھوٹ کا ثبوت ہیں۔

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا:

مرزا غلام قادیانی نے انتقامی طور پر دو گھر اجاڑ دیئے۔ مرزا غلام قادیانی کا بیٹا بھی اپنے باپ کی طرح بدتمیز اور بداخلاق تھا۔ وہ اپنے باپ مرزا غلام قادیانی کی پہلی بیوی اور اپنی سوتیلی ماں کو اپنے سوتیلے بھائی مرزا فضل احمد کی ماں حرمت بی بی کو نہایت حقارت سے ''پھجے دی ماں'' لکھتا ہے اور اپنی ماں اور خود کو حکیم نور دین کی لونڈی کہلوانے والی نصرت جہاں کو جعلی طور پر (معاذ اللہ) ''ام المؤمنین'' کہہ کر مسلمانوں کی امہات المؤمنین (رض) کی توہین کرتا ہے۔ وہ یہ سارا قصہ یوں بیان کرتا ہے کہ جب محمدی بیگم نہ ملی تو بے غیرت مرزا غلام قادیانی نے اس سے شادی میں مدد نہ دینے پر اور محمدی بیگم کے رشتہ داروں سے تعلق ختم نہ کرنے پر اپنی بیوی کو طلاق دینے اور اپنی اولاد کو عاق کرنے کی دھمکی دی اور پھر اپنی بیوی حرمت بی بی کو طلاق دے دی، اور اپنے بیٹے مرزا افضل احمد سے اپنی بہو کو بھی طلاق دلوادی۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 30 روایت نمبر 41) اس طرح دو گھر اجاڑ دیئے اور محمدی بیگم پھر بھی یہ گھر اجاڑنے والے مرزا غلام قادیانی کو نہ مل سکی۔

اس وقت بچے بچے کی زبان پر یہ شعر تھے

جیہڑا اُتے عرشاں دے نکاح ہویا اوہدا وِچ پٹّی دے ویاہ ہویا
ہُن بچے پئی جتیندی ایہہ گل آئی منہ نہ رہندی ایہہ

(اردو ترجمہ: جس کا عرش کے اُوپر نکاح ہوا تھا، اسکا پٹی میں بیاہ ہوگیا۔ اب بچے بھی جَن رہی ہے۔ منہ میں آئی بات تو منہ سے نکل ہی جاتی ہے ناں!)

لطیفہ: ''پٹی'' نہیں پٹی (برباد) گئی بلکہ مرزا قادیانی خود ہی ''پٹیا'' (برباد) گیا

جب مرزا غلام قادیانی کی مبینہ ''آسمانی منکوحہ'' کو اسکا رقیب مرزا سلطان محمد ''آسمانی نکاح پر زمینی نکاح'' کر کے اپنے گاؤں ''پٹی'' لے گیا تو مرزا غلام قادیانی نے جوش میں آ کر اپنے جھوٹے خدا کالا، کالو، یلاش کی طرف سے یہ ایک اور جھوٹی وحی گھڑ دی۔ وہ یہ پیشگوئی کرتا ہے۔ خدا نے مجھے یہ وحی بھیجی ہے ''پٹی پٹ گئی'' (تذکرہ صفحہ 681)

قادیانیو، مرزائیو! جاؤ آج بھی جا کر دیکھ لو! ''پٹی نہیں پٹ گئی'' وہ تو آج بھی شاد اور آباد ہے لیکن اس سارے قصے میں ''مرزا غلام قادیانی پٹیا گیا''۔ وہ ہیضے کا شکار ہو کر اس دنیا سے ناکام ونامراد گیا۔

مانیں نہ مانیں، آپ کو یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم (آخری قسط)

سرخ لکیر

چیلنج

میری طبیعت قدرے حساس ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ جن اکالی سکھوں نے ایڈیشنل پولیس کی معیت میں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کر کے انھیں وطن عزیز سے جدا ہونے پر مجبور کیا ہے میں انھیں چیلنج کرتا جاؤں۔ اسی خیال سے میں نے فوجی نگہبانوں سے بات کی اور انھیں آمادہ کیا کہ وہ مجھے تنہا چھوڑ دیں اور کچہری کے احاطہ تک جانے کی اجازت دیں۔ جہاں سکھ اکالی لیڈر روزانہ جمع ہوتے ہیں۔ بمشکل تمام چار فوجی سپاہی میرے ہم خیال ہو گئے۔ وہ مجھے مشروط اجازت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ چلیں گے۔ آگے آپ چلے جائیے گا۔ ہم کچھ فاصلے پر کھڑے رہیں گے اگر اکالیوں نے آپ پر حملہ کیا تو ہم بھی تیار رہیں گے۔

میں نے انھیں سمجھایا کہ مجھے حملہ وغیرہ کی امید نہیں۔ میں انھیں خوب جانتا ہوں۔ جنہیں میں ملنا چاہتا تھا وہ تو سردار منگل سنگھ تھے۔ ہمارے ضلع کے سب سے بڑے اکالی لیڈر میری ان کی ایک بار کوتوالی میں گفتگو بھی ہوئی تھی۔ مگر اس وقت دوسرے درجہ کے اکالی تین کرسیوں پر بیٹھے سرگوشیوں میں مصروف تھے۔ میرے فوجی ساتھی احاطہ کے باہر رُک گئے۔ میں جلدی جلدی قدم بڑھاتا ہوا ان کے سر پر جا پہنچا، میں نے آگے بڑھ کر کہا: لو خالصہ جی میں پھر آ گیا۔

وہ بھونچکے ہو کر مجھے دیکھنے لگے، اور ایک دم گھبرا گئے۔

میں نے انھیں کہا کہ سنو ایک بات کہنے آیا ہوں، تمھیں اور تمھارے لیڈروں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں اس غلط فہمی کو نکالنے کے لیے چوبیس گھنٹے زائد ٹھہر گیا ہوں۔ میرے کیمپ کے تمام ساتھی روانہ ہو چکے۔ اب میں تنہا ہوں اور دیکھو تمھارے سامنے کھڑا ہوں۔ فلاں مکان میں دین بسیرا ہے اب تو تمھیں کوئی ڈر نہیں۔ سب مسلمان چلے گئے مجھے آج زبردستی نکال کر دکھاؤ کل اپنی مرضی سے جاؤں گا۔ گھبرائے ہوئے اکالی دانت کھول کر رہ گئے اور کھسیانے ہو کر کہنے لگے اجی نہیں ماسٹر جی ہم آپ کو جانتے ہیں۔ ہم بھلا آپ کو کچھ کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں تو دُکھ ہے ہمارا تو دیس اُجڑ گیا۔

میں نے انھیں ہنستے ہوئے کہا یہ باتیں حلق سے اُوپر کی ہیں جو کچھ دل میں تھا وہ تم کر چکے ہو اور تم اس کا خمیازہ بھگتو گے انتظار کرو وہ دن دُور نہیں دیکھو خالصہ جی ہم اپنی مرضی سے جاتے ہیں اور ان شاء اللہ اپنی مرضی سے آئیں گے۔ اس وقت تم نے جو نقشہ دیکھا ہے مستقبل اس سے بالکل مختلف ہوگا۔ میں نے کہا تم تو بُت بن گئے ہو کچھ بولتے بھی نہیں لو میں جا رہا ہوں۔

میں آہستہ آہستہ وہاں سے باہر آ گیا میرے فوجی ساتھی باہر میرا انتظار کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ اپنی قیام گاہ پر آ گیا۔

شام کے وقت مسلمان فوجی افسر آیا اور کہنے لگا کہ ہم جا رہے ہیں۔ ہمیں حکم ملا ہے کہ رات سے پہلے فوجی ہیڈ کوارٹر پر پہنچ جائیں۔ میں ان سے اُٹھ کر ملا اور انھیں شکریہ ادا کرتے ہوئے مکان کے باہر تک چھوڑ آیا۔

اسی شام ڈپٹی کمشنر نے مجھے فون پر بلا بھیجا اور فرمانے لگے فوجی پہرہ دار تو رخصت ہو گئے اب تمہاری حفاظت کون کرے گا؟

میں نے کہا وہی خدا جو برستی گولیوں میں سے زندہ نکال لایا۔

ڈپٹی کمشنر نہایت شریف آدمی تھا۔ تھوڑی دیر بعد رائفل اُٹھائے پولیس کا ہیڈ کانسٹیبل اور دو سپاہی آ گئے مجھے کہنے لگے صاحب کا حکم ہے۔ ہم یہاں پہرہ دیں فرمایئے کوئی حکم؟

میں نے ان سے کہہ دیا کہ مجھے کوئی خطرہ نہیں۔ آپ کا دل چاہے تو تشریف رکھیے دل چاہے گھر تشریف لے جایئے میرے لیے ایک برابر ہے۔

ہیڈ کانسٹیبل تھا تو سکھ مگر آدمی شریف تھا۔ مجھے ایک رات اور ٹھہرنا تھا اور دوسری صبح روانگی کا دن تھا۔ علی الصبح وہی سکھ میجر صاحب دو ٹرک لیکر آ گئے۔ اور حکم ہوا اسباب لادو اور فیروز پور کے راستے پاکستان چلے جاؤ۔ میں سڑک پر پہنچا اور میجر صاحب سے کہہ دیا کہ میں جی ٹی روڈ سے سیدھا لاہور جاؤں گا میں فیروز پور کے راستے جانا نہیں چاہتا۔ مجھے بریگیڈیر صاحب نے کہا تھا کہ تمہیں سیدھا لاہور پہنچا دیا جائے گا۔

میجر صاحب تو پہلے سے کافی ''مہربان'' تھے۔ غصہ میں فرمانے لگے اچھا تو چلتے ہو کہ نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔

میجر صاحب بگڑ کر فرمانے لگے اب کوئی ٹرک نہیں ملے گا نہیں جاتے تو نہ سہی ڈرائیور واپس لے جاؤ ٹرک۔

سخت غصہ میں میجر اپنی کار لیکر واپس ہو گیا سڑک پر مسلمان فوجی کھڑے تھے۔ میجر کے چلے جانے کے بعد کہنے لگے بڑا بے ڈھب آدمی ہے اب آپ کیسے جائیں گے۔ بڑے افسر چلے گئے اب یہی انچارج ہے۔

میں نے کہا کوئی ہرج نہیں میرا اپنا شہر ہے یار لوگ تو یہیں دندنائیں گے گھبرانے کی بات نہیں۔

اتفاق کی بات ہے کہ میجر شرما جو ہمارے لیزان آفیسر تھے باہر دورہ پر چلے گئے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ تھے۔ ایک دن اسی طرح گزر گیا۔ تیسرے دن ڈپٹی کمشنر نے مجھے بلا بھیجا۔ ایک فوجی آیا اور مجھے موٹر میں بٹھا کر ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر لے گیا۔ میں نے ان سے کُل کیفیت بیان کر دی۔ اور صاف صاف کہہ دیا کہ یہ میجر صاحب تو مجھے خراب کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کے جھانسے میں نہیں آ سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ فیروز پور کے راستے مجھے کیوں لے جانا چاہتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر نے میری روانگی اپنے ذمہ لے لی، اور مجھے واپس بھیجتے ہوئے کہہ دیا کہ کل تیار رہیے۔ میں دو ٹرک بھیجوں گا رات کو دیر تک نیند نہ آئی وطن چھوٹ رہا تھا خدا جانے ہم کو دوبارہ دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو، ان خیالات نے

مضمحل کر دیا۔ صبح ہوئی پاس ہی ایک چھوٹی سی مسجد تھی میں نے وضو کیا اور مسجد میں اذان کہی غم واندوہ نے میرا گلا دبوچ لیا۔ آواز گلوگیر ہوگئی مجھے مسجد بھی روتی ہوئی نظر آئی بمشکل تمام اذان ختم ہوئی، مسجد کے مینار مسجد کے در و دیوار یوں معلوم ہوتا تھا انھیں قوتِ گویائی مل گئی ہے۔ اور وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ نماز پڑھی اور دعا مانگتے ہوئے سجدہ ریز ہوگیا۔ میں نے اپنے پروردگار سے گلہ شکوہ شروع کر دیا کہ اے مولا ہم یہاں پانچ وقت تیرا نام بلند کرتے تھے۔ اب تو یہاں کوئی بھی کلمہ گو نہیں رہ سکتا۔ تو نے یہ کیسے برداشت کر لیا ہم سے اس قدر خفا کیوں ہے؟ معاً مجھے استغفار پڑھتے ہوئے اپنے ہی گریبان کی طرف جھانکنا پڑا، سخت شرمندگی میں گڑگڑا کر دعا مانگی خدایا تو ہمیں معاف کر دے ہم بے حد گنہگار ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں کیا کہتا رہا اور کتنی دیر مسجد میں بیٹھا رہا با دل ناخواستہ اٹھا۔ حسرت بھری نگاہوں سے مسجد کو دیکھا اور چپکے سے مسجد سے نکل کر قیام گاہ کی طرف چل پڑا۔ لوگ بیدار ہو رہے تھے۔ یہ میرے ہم مذہب نہ تھے۔ بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے تھے۔

میں مکان پر پہنچ گیا سارجنٹ مجھے تلاش کر رہا تھا۔ مجھے دیکھا تو اُسے اطمینان ہوا۔ میں نے اپنے رفیقوں سے کہا اسباب درست کر لو تھوڑی دیر میں ٹرک آجائیں گے۔ سڑک پر لڑکوں کی آواز آئی میں اُدھر پہنچ گیا۔ مسلمان فوجی جن سے میری جان پہچان تھی ہمارے ہمراہ چلنے کے لیے آموجود ہوئے۔

روانگی:

میرے ساتھیوں نے اپنا اور اس عورت کا سامان ٹرکوں پر لادنا شروع کیا سامان لد گیا، ساتھی سوار ہوگئے دوسرے ٹرک میں خواجہ عبدالحمید جو میرے مخلص ساتھی تھے میرا انتظار کر رہے تھے۔ میں سڑک پر کھڑا تو تھا مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نہ تھا میری نگاہیں گشت کر رہی تھی۔ میں اپنے وطن کے در و دیوار دیکھ رہا تھا وہ مجھے بلاتے تھے وطن کا ذرہ ذرہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ ہوا کے جھونکوں سے درختوں کی ڈالیاں ہلتیں اور پتے تالیاں بجا کر مجھے متوجہ کر رہے تھے۔ مجھے کیا ہوگیا کیا میں پاگل ہو جاؤں گا۔

اچانک مجھے خواجہ عبدالحمید نے آواز دی خیالات کی دُنیا اُجڑ گئی میں سڑک کے کنارے خاموش کھڑا تھا آہستہ آہستہ ٹرک کی طرف آیا اور با دل ناخواستہ سوار ہوگیا فوجی ڈرائیور نے کہا مجھے ہیڈکوارٹر سے راہ داری کا پاس لینا ہے چلئے پہلے سول لائن چلیں۔ ٹرکوں کا رُخ پھیر دیا گیا اور چند منٹ میں ہم سول لائن کے چوک میں تھے۔ اس چوک سے ڈپٹی کمشنر کا بنگلہ بہت قریب تھا، میں ٹرک سے اُتر کر مسٹر سہگل سے ملنے کے لیے ان کے بنگلہ پر پہنچ گیا۔ ساتھیوں کو کہا میرا انتظار کرنا۔

دو گھنٹے گزر گئے راہ داری نہ ملی اور نہ فوجی ڈرائیور واپس آئے، دل پر غم واندوہ کا بوجھ تھا خدا خدا کر کے راہ داری آئی مجھ پر وہی کیفیت طاری تھی، میں چاہتا تھا اس ماحول سے جلدی نکل جاؤں۔ میں نے ڈرائیور سے کہا جلدی چلو، سب ساتھی سوار ہوگئے، ڈرائیور نے ٹرک کو سٹارٹ کیا بھاری مشین تھی ٹرک کی دھڑکن سے میرا دل بھی دھڑکنے لگا

مجھے اس وقت ان مظلوم مسلمان لڑکیوں کا خیال آیا جو ظالم اکالیوں کے قبضہ میں مصیبت کے دن گذار رہی تھیں۔ میرا دل خون کے آنسو رونے لگا میں نے اس درد کی تاب نہ لا کر آنکھیں بند کر لیں۔

مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے کانوں میں دردناک چیخوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ میں تصورات کی دنیا میں کھو گیا میں اس فریاد کو سمجھنے لگا یہ مسلمان لڑکیاں تھیں جو مجھے کہنے لگیں اے پاکستان کے راہی تم بھی جا رہے ہو۔ جاتے تو ہو ہمیں کس کے سپرد کر چلے ہو؟ دیکھو ہم اسلام کی بیٹیاں ہیں۔ ہماری آبرو لٹ رہی ہے۔ کیا تم رُک نہیں سکتے؟ بہت اچھا تم بھی جاؤ مگر ہمارا ایک پیغام لیتے جاؤ، ہمارے نوجوان بھائیوں سے کہنا تم زندہ ہو تمھیں خدا سلامت رکھے کیا تم ہمیں بُھلا بیٹھے ہو، کیا تمہاری غیرت رخصت ہوگئی ایک مسلمان عورت کی فریاد پر خلیفہ وقت نے کراچی کے ساحل پر غازیوں کو بھیج دیا تھا۔ ہم ہزاروں کی تعداد میں موت کی گھڑیاں گذار رہی ہیں۔ ہمیں ظالموں کے پنجہ سے رہائی دلاؤ۔

اچانک ٹرک نے جھٹکا کھایا میری آنکھ خود بخود کھل گئی، میں ستلج کے پل پر تھا اور ٹرک آہستہ آہستہ چل رہا تھا، دریا بہہ رہا تھا لہریں اٹھتیں اور گم ہو جاتی تھیں۔ میرے خیالات کی دُنیا بھی انہی لہروں میں گم ہوگئی۔ میں نے سر اُٹھا کر ستلج کے کنارے پر نگاہ ڈالی، یہاں میں مرغابیوں کے شکار کے لیے آیا کرتا تھا اس ستلج کے کنارے پر ہم نے ان سینکڑوں شہیدوں کو دفنایا جنہیں اکالیوں نے تہ تیغ کیا تھا، کچھ فاصلہ پر مسلمانوں کے اُجڑے ہوئے گاؤں تھے۔ ان دیہات پر اُداسی چھا رہی تھی، ٹرک کی رفتار تیز ہوگئی اب ہم پُل کے دوسرے سرے پر تھے اس پار جالندھر کا ضلع شروع ہوتا ہے، پانی کے کنارے پر سُست پرواز بگلے اُڑتے نظر آئے، میں نے اس سے بیشتر سینکڑوں مرتبہ ان بگلوں کو دیکھا ہے مجھ پر کبھی کوئی اثر نہیں ہوا، ان کاہل بگلوں میں کوئی خاص کشش بھی نہیں مگر انسان ہر شے کا اپنی ذہنی کیفیت اور ماحول کے مطابق مشاہدہ کرتا ہے، میں نے ان بگلوں کو ہوا میں سُست رفتاری سے پرواز کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے اس طرح محسوس ہوا کہ یہ چھوٹے چھوٹے پرندے پانی کے کنارے پر رہنے کے عادی ہیں دریا ان کا بہترین مسکن ہے کسی چیل یا باز نے ان پر حملہ کیا ہے اور بادل ناخواستہ انھیں کنارے سے دُور ہٹنا پڑا یہ اُڑ تو رہے ہیں مگر دریا کا کنارہ انھیں اپنی طرف کھینچتا ہے شاید یہ پرندے بھی میری ہی طرح سفر کر رہے ہیں یہ بے بسی اور بیدلی کی پرواز ہے تبھی تو پرواز میں سُستی ہے مجھے ان چھوٹے پرندوں پر ترس آ رہا تھا۔

ٹرک کی رفتار اور تیز ہوگئی وطن اور دُور ہو گیا ہم پھلور پہنچ گئے یہاں فوجی سپاہیوں نے سگرٹ وغیرہ خریدے تھوڑی دیر میں ہم جالندھر چھاؤنی پہنچ گئے۔ مجھے مسٹر سہگل ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے کرنل عطاء محمد کے نام ایک سفارشی خط دیا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ٹرک میں چھوڑا اور خود اُتر کر کرنل صاحب سے ملنے چلا گیا، کرنل عطاء محمد خود تو بہت بھلے آدمی تھے مگر اُن کے پہرہ دار نے میرے میلے کپڑے دیکھے تو کہہ دیا کہ وہ کسی سے باتیں کر رہے ہیں تم پھر

آنا میں نے کہا میرے پاس ان کے نام کا ایک خط ہے سپاہی نے کہا کہ خط بھی صبح لیتے آنا، میں نے کرنل صاحب سے ملنے کے لیے اصرار کیا۔اس عرصہ میں کوئی فوجی افسر اندر سے باہر آ گیا، پہرہ دار اٹنشن ہوگیا اور مجھے انگلی کے اشارے سے پرے ہٹ جانے کا حکم دیا۔ پرے ہٹنے کی بجائے میں نے آگے بڑھ کر اس افسر سے پوچھا۔

آپ کرنل عطاء محمد صاحب ہیں؟

نہیں وہ تو اندر ہے کیا بات ہے؟

میں نے بتایا کہ میرے پاس ان کے نام کا خط ہے ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے مجھے یہ خط دے کر بھیجا ہے۔ یہ فوجی افسر جو سرحدی پٹھان تھا مجھے کرنل صاحب کے کمرے میں لے گیا کرنل صاحب نے خط تو لے لیا مگر میری طرف توجہ نہ کی۔ میں تھا بھی ایسی بُری حالت میں کہ مجھ پر کوئی کیا توجہ کرتا۔ ہڈیوں کا ڈھانچہ کپڑے میلے حزن وملال کی تصویر۔ میرے سامنے کرنل موصوف نے خط پڑھنا شروع کیا پھر نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا، مجھے کرسی پر بیٹھ جانے کو کہا، پھر خط پڑھنا شروع کیا پھر حیرانی سے پوچھا آپ کا نام تاج الدین ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا سہگل صاحب میرے دوست ہیں بہت اچھے آدمی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں آپ کے لیے دو ٹرک مہیا کروں، اور آپ کو سہولت سے لاہور پہنچا دوں آج تو ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اول تو کل ورنہ پرسوں ان شاءاللہ علی الصبح بندوبست ہو جائے گا۔

کرنل صاحب نے اپنا اردلی میرے ہمراہ بھیج کر رہائش کا بندوبست کر دیا۔ دو تین دن کا راشن مسٹر سہگل نے ٹرک میں رکھوا دیا تھا۔ میرے ساتھیوں نے اسباب اُتروا کر کمرے میں رکھ لیا۔ ہمیں دو کمرے مل گئے۔ صبح اٹھے تو خواجہ عبدالحمید نے مجھے بتایا کہ صوبیدار رنگین خاں اسی چھاؤنی میں ہماری بیرک کے بالکل قریب موجود ہیں۔ اور تھوڑی دیر میں ہمیں ملنے کے لیے آ رہے ہیں۔

رنگین خاں کیمبلپور کے فوجی پٹھان بہت ہی خوش خُلق اور ملنسار آدمی ہیں، وہ لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر تعینات تھے۔ ان کے ہمراہ دو جمعدار اور تیس چالیس فوجی سپاہی تھے۔ اپنی ڈیوٹی کے علاوہ ہمارے کیمپ کی ہر ممکن امداد پر کمر بستہ رہتے تھے۔ ہم آپس میں باتیں کر ہی رہے تھے کہ صوبیدار رنگین خاں ہنستے ہوئے میری طرف آئے اور بڑی گرم جوشی سے بغلگیر ہو کر کہنے لگے آپ آ گئے ماسٹر صاحب کیمپ بخیریت ختم ہوگیا؟ خدا کا شکر ہے! پھر وہ میری تعریف کرنے لگے۔ مجھے پکڑ کر اپنی بیرک کی طرف لے گئے۔ وہیں میں نے اور خواجہ عبدالحمید نے چائے پی، ناشتہ کیا، کافی دیر گپ بازی ہوتی رہی، دوسرے دن وہ میرے ہمراہ کرنل صاحب کے پاس گئے۔ کرنل صاحب نے پریشانی کے عالم میں معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کوئی ٹرک خالی نہیں کل بڑی مشکل سے ایک ٹرک مل سکے گا۔

میں نے کہا ایک ہی سہی ہمارے پاس کچن کا کچھ سامان ہے۔ وہ ہم فوجی بھائیوں کو دیئے دیتے ہیں۔ البتہ ایک عورت کا سامان ایسا ہے جسے بہر حال لاہور تک پہنچانا از بس ضروری ہے۔

کرنل صاحب خود ہی ہماری بیرک میں تشریف لائے اور سامان اور ساتھیوں کو دیکھ کر واپس چلے گئے۔

دوسرے دن علی الصبح ہمیں ٹرک مل گیا۔ راہ داری وغیرہ بننے اور نئے فوجیوں کو ٹرک کے ہمراہ بھیجنے میں کچھ دیر لگ گئی۔

دو پہر بعد ہم جالندھر چھاؤنی سے روانہ ہوئے واہگہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہم نئی دنیا میں ہیں۔ یہاں کوئی غیر مسلم نہ تھا چاروں طرف سے تکبیر کے نعروں اور پاکستان زندہ باد کے غلغلوں سے فضا گونج رہی تھی۔ میں نے اپنے ہمراہیوں کی طرف دیکھا مسرت اور انبساط کے جذبات انھیں بار بار سڑک کی طرف دیکھنے پر مجبور کر رہے تھے۔ شاید وہ سڑک پر پیدل چلنا چاہتے تھے۔ تین ماہ بعد انھیں اطمینان سے چلنے پھرنے کا موقع میسر آیا۔ ہم لاہور شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو مغرب کی نماز ہو چکی تھی، دفتر احرار کے سامنے ٹرک کھڑا ہوا تو میں احباب کے ہجوم میں تھا۔ میرے دوست خدا انھیں خوش رکھے حلقہ باندھ کر گرد بیٹھ گئے۔ بعض کی آنکھوں میں محبت کے آنسو تھے۔

آغا شورش نے کہا ماسٹر جی آپ بیتی لکھیے میں نے کہا میں تو ختم ہو چکا ہوں۔ شورش مجھ سے کچھ نہ لکھا جائے گا۔ مجھے سب کچھ بھول جانے دو اچھی اچھی باتیں کرو، سناؤ بیٹی کیسے ہے؟ تم اچھے تو رہے بھلا وہ شورش ہی کیا جو مان جاتا۔ آپ بیتی میں نے خود نہیں لکھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عزیز شورش نے تقاضا ہی ایسا سخت کیا کہ لکھے بغیر نہ چارہ تھا اور نہ چھٹکارا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا قول ہے:

وَاَحْبِبْ اِذَا اَحْبَبْتَ حَبًّا مُقَارِبًا
اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ حَتّٰی اَنْتَ نَازِعًا
وَابْغِضْ اِذَا اَبْغَضْتَ بُغْضًا مُقَارِبًا
اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ حَتّٰی اَنْتَ رَاجِعًا

’’جب محبت کرنی ہے تو محبت ایسی کر جس میں تفریق کو سامنے رکھ لو، تم نہیں جانتے کہ کب تم میں تنازعہ پیدا ہو جائے، اور بغض کرنا ہے تو ایسا بغض کرو جو تمہیں ایک دوسرے کے قریب لائے، تم نہیں جانتے کہ کب تمہیں رجوع کرنا پڑ جائے۔

ہر دو مملکتوں کے باشندوں کو زبان اور قلم کی وارفتگیوں نے یہ برے دن دکھائے، ماضی کے تلخ تجربہ کے بعد ہمیں اپنی زبان اور قلم پر قابو رکھتے ہوئے زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ میں نے اس روئیداد ستم کو اس لیے قلمبند نہیں کیا کہ دو قوموں میں جذبہ منافرت تیز تر ہو جائے، یہ صحیح ہے کہ سکھوں نے جس درندگی اور بربریت کا ثبوت دیا اسے کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مگر سکھ قوم میں خصوصاً نیشنلسٹ سکھوں میں ایسے افراد موجود ہیں جو آڑے وقت میں مسلمانوں کے کام آئے، شہر لدھیانہ سے کچھ فاصلہ پر ایک گاؤں ہے جہاں تین سو کے قریب ایسے مسلمان تھے جو مرعوب ہو کر یا جان بچانے کی خاطر تبدیل مذہب کے لیے آمادہ ہو گئے تھے۔ اس گاؤں کے

جتھیدار نے جو نہایت شریف سکھ تھا ان مسلمانوں کو بلایا اور دریافت کیا کہ وہ کس لیے مذہب تبدیل کر رہے ہیں؟ حقیقت معلوم ہونے پر جتھیدار نے انھیں مطعون کیا اور ان سے کہا کہ ایک دن انتظار کرو تمہیں مسلمانوں کے کیمپ میں پہنچا دیا جائے گا۔ جتھیدار نے ان مسلمانوں کے لیے نیلی پگڑیاں رنگوائیں، کچھ لوہے کے کڑے مہیا کیے دوسرے دن علیٰ الصبح جتھیدار نے مسلمانوں کے اس گروہ کو گاؤں سے باہر نکال لیا، اکالیوں نے راستہ روک کر دریافت کیا کہ ان مسلمانوں کو کہاں لے جا رہے ہو؟ جتھیدار نے ان درندہ صفت انسانوں کو یہ کہہ کر چکمہ دیا کہ یہ لوگ امرت چکھنا چاہتے ہیں۔ انھیں شہر کے بڑے گوردوارہ میں لے جا رہا ہوں۔ جب مسلمانوں کا یہ بے جادہ و منزل قافلہ شہر کے قریب پہنچا تو جتھیدار نے انھیں شہر سے باہر ویرانہ میں ٹھہرا لیا اور خود میرے پاس کیمپ میں چلا آیا، سارا قصہ بیان کرنے کے بعد اس نے مجھے کہا کہ میں ان مسلمانوں کو جو بظاہرا کالی نظر آتے ہیں اوپر کے راستہ سے کیمپ میں لا رہا ہوں، آپ کسی ذمہ دار شخص کو میرے ہمراہ بھیجئے، ایسا نہ ہو کہ ان غریبوں کو اکالیوں کے پنجہ سے رہائی کے بعد مسلمانوں کی غلط فہمی کا شکار ہونا پڑے، یہ تین سو مسلمان صحیح سلامت کیمپ میں پہنچ گئے، میں اس شریف جتھیدار کی مہربان اور انسانیت کا آج بھی قائل ہوں۔ ایک شریف مسلمان ایسے شریف سکھوں سے کس طرح نفرت کر سکتا ہے۔ میں اس مرحلہ پر سردار بچن سنگھ ایم ایل اے (کانگرس) کو بھول نہیں سکتا وہ بہت ہی شریف انسان ہیں۔ میں نے احباب کی محفل میں اکثر اس رائے کا اظہار کیا کہ بابو بچن سنگھ بڑا سمجھدار اور نیک انسان ہے مگر یہ سکھوں میں کیسے پیدا ہو گیا؟ میں آج بھی اس رائے کے اظہار میں مسرت محسوس کرتا ہوں کہ بچن سنگھ تعصب سے بالاتر اور بنی نوعِ انسان کا بہی خواہ ہے، فسادات کے دنوں میں بابو بچن سنگھ نے جو کارہائے نمایاں کیے جس طرح مسلمانوں کی ہمدردی میں اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا اس کی نظیر مشکل سے ملے گی، سردار منگل سنگھ اکالی لیڈر کی پارٹی بچن سنگھ کی تلاش میں تھی، میں نے یہ بھی سنا کہ اکالیوں نے بابو بچن سنگھ کو قتل کرنے والے کے لیے دس ہزار روپے انعام کا اعلان کر رکھا ہے۔ مگر یہ بہادر اور شریف انسان جرأت اور دلیری سے کام کرتا رہا، گاؤں گاؤں گھوم پھر کر مسلمان مغویہ عورتوں کو نکال کر لاتا رہا۔ گھرے ہوئے مسلمانوں کو بچا کر ہمارے کیمپ تک پہنچاتا رہا۔ یہ شریف سکھ ہمارے اس وقت کام آیا جب ضلع کے ہندو حکام نے ہماری بربادی کی مکمل تیاری کر لی تھی۔ میری درخواست پر مولوی عبدالغنی اور بابو بچن سنگھ دو مرتبہ پنڈت جواہر لال اور دیگر کانگرسی رہنماؤں کے پاس پہنچے، بابو بچن سنگھ نے کانگرس رہنماؤں کو اکالیوں اور حکام ضلع کے خلاف تحریری بیان بھی دیا۔ اور یہ انھی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ڈپٹی کمشنر مسٹر لوتھرا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس چند لدھیانہ سے تبدیل ہو گئے۔ ورنہ ایک لاکھ مسلمانوں میں سے شاید بہت کم لوگ زندہ و سلامت پاکستان تک پہنچے۔ مجھے یاد ہے کہ جب اکالی درندے بابو بچن سنگھ کی جان کے لاگو ہو گئے اور انھیں قدم قدم پر خطرات سے دوچار ہونا پڑا تو میں نے ایک روز بابو بچن سنگھ سے کہا کہ سردار جی اب آپ اپنی حفاظت کریں ماسٹر تارا سنگھ کی فوج آپ کی تلاش

میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی قیمتی جان ضائع ہو جائے ، بچن سنگھ بولے اجی ماسٹر صاحب آپ مجھے کیوں ڈراتے ہیں؟ کیا آپ کا یہ عقیدہ اور ایمان نہیں کہ موت صرف ایک بار آتی ہے اور اس کا وقت مقرر ہے۔ ان کے منہ سے یہ بات سن کر میں شرمندہ سا ہو گیا۔ وہ مسلسل ہمارا ہاتھ بٹاتے رہے۔ ایسے شریف سکھ کو میں کیسے بھول جاؤں، پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں۔ کچھ بوڑھے سکھ ایسے بھی تھے جنھوں نے مسلمان بچیوں کو اپنے گھر میں پناہ دی اور راتوں رات انھیں ہمراہ لے کر مسلمانوں کے سپرد کر گئے ، مگر ایسے لوگ تھے کتنے ؟ بہت کم اکثریت کی کھوپڑی اوندھی ہو گئی تھی ، خدا کا خوف دل سے اُٹھ گیا تھا، صوبہ جاتی تقسیم سے مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کے درمیان ایک مدھم لکیر کھینچ کر حدِ فاصل بنادی گئی۔ درندہ صفت انسانوں نے انسانی خون سے اس لکیر کو اُجاگر کر دکھایا۔ اب یہ سُرخ لکیر بہت نمایاں ہے۔ میرا وطن لکیر کے اس پار تھا، آج میں وہاں نہیں جا سکتا یہی سرخ لکیر میرے راستہ میں حائل ہے۔ آہ! یہ خونی لکیر!

تاج انصاری

رفیقِ کار

نومبر ۱۹۴۷ء کے پہلے ہفتہ میں نے اپنے آبائی وطن کو خیر باد کہا، روانہ ہونے سے بیشتر ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس وقت جب میرے محافظ راہ داری کا پروانہ لینے کے لیے فوجی ہیڈ کوارٹر کی طرف چلے گئے تھے اپنے اردلی کے ہاتھ ایک بند لفافہ بھیجا جس پر سرکاری مہر ثبت تھی روانگی کا وقت تھا۔ میں نے یہ لفافہ جیب میں رکھ لیا۔ جالندھر پہنچ کر خیال آیا تو لفافہ کھول کر دیکھا۔ نیک دل ہندو افسر نے اس خط میں میری اور میرے معزز رفیقوں کی تعریف لکھی تھی اور دراصل یہ ایک سرٹیفکیٹ تھا میرے ان رفیقوں کے لیے جو کیمپ میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے، سچ تو یہ ہے کہ میرے رفیقوں نے شبانہ روز جانفشانی سے خدمتِ خلق کا بہت بلند معیار قائم کر دیا تھا، میں ان میں سے اکثر کے نام بھول گیا۔ جتنے نام مجھے یاد ہیں اگر صرف وہی نام یہاں درج کروں تو یہ ناانصافی ہوگی، ان عزیزوں کے ساتھ جو فی سبیل اللہ کام کرتے رہے آج مجھے ان کے نام یاد نہیں، میں اس سرٹیفکیٹ کی نقول ان تمام رضا کار رفیقوں تک پہنچانا چاہتا ہوں جو اَب پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ تمام مخلص نوجوان چونکہ سب کے بعد پاکستان پہنچے اس لیے تمام دنیاوی سہولتوں سے محروم ہو گئے۔ پہلے آنے والوں نے مکان، دکانیں اور کارخانے الاٹ کرالیے، مگر یہ لوگ جو سب سے زیادہ مستحق تھے آج بھی در بدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ ان میں اکثر احباب مسلم لیگ کے مخلص کارکن تھے۔ اسمبلی کے گذشتہ الیکشن میں یہ حضرات میرے مخالف تھے۔ مگر کیمپ میں عوام کی خدمت کرتے وقت وہ میرے مخلص بہادر اور مستقل مزاج ساتھی تھے۔ میری دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ میں انھیں اس سرٹیفکیٹ کی نقول بھیجنا چاہتا ہوں، مجھے ان تمام رفیقانِ محترم کا پتہ اور ٹھکانا معلوم ہونا چاہیے۔ ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے

خط کا مضمون درج ذیل ہے۔

ڈپٹی کمشنر ہاؤس لدھیانہ **ڈپٹی کمشنر کی چٹھی**

6 نومبر 1947

ماسٹر تاج الدین انصاری نے بڈھا نالہ کے مقام پر لگائے جانے والے مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپ میں پورے دو ماہ تک رضا کارانہ خدمات سرانجام دیں۔ انھوں نے نہایت عمدہ کام کیا اور میرے بہت اہم مددگار ثابت ہوئے۔ اگر ان کی فعال اور منظّم معاونت نہ ہوتی تو ہم وہ سب کچھ نہ کرسکتے جو ہم نے کیا۔

ماسٹر تاج الدین نے (80,000) اَسّی ہزار افراد پر مشتمل کیمپ میں راشن کی تقسیم کا بھی نہایت عمدہ انتظام کیا۔ اس بات کا اعتراف واظہار میرے لیے باعث مسرت ہے کہ کیمپ میں امدادی سرگرمیاں سرانجام دینے کے اس پورے عرصے میں مجھے ان کے خلاف ایک بھی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ میں نے انھیں کیمپ کی امدادی سرگرمیوں میں تعاون کے لیے ہمہ وقت مستعد وتیار پایا اور انہوں نے بڈھا نالہ کے کیمپ میں پناہ گزین مسلمانوں کے بہترین مفاد کے لیے اَن تھک محنت کی۔

یہ حقیقت ہے کہ وہ اس کیمپ سے روانہ ہونے والے آخری انسان تھے یہ ان کی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے اخلاص کا واضح ثبوت ہے۔

ان کے رضا کاروں کی ٹیم بھی میرے لیے بہت معاون ثابت ہوئی۔ ماسٹر تاج الدین نے انہیں نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالا، کام لیا اور ان سے بہترین نتائج حاصل کیے۔ میں ماسٹر تاج الدین سے ملتمس ہوں کہ وہ ان رضا کاروں تک بھی میرا شکریہ پہنچادیں۔

ایس ڈی این سہگل

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لدھیانہ

(عدالتی مہر کے ساتھ جاری کیا گیا)

Saleem&Company

Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.

SINCE 1968

Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers

سلیم اینڈ کمپنی

0302-8630028
061 -4552446
فون نمبر:
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان
Email:saleemco1@gmail,com

ڈاکٹر عمر فاروق احرار (قسط نمبر 2)

احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت

☆ 28 اگست کو تونسہ شریف بستی مندرانی میں مدرسہ حیدریہ میں مولانا سید عطاء المنان بخاری، مولانا اخلاق احمد، مولانا سلیمان نے مولانا صبغۃ اللہ صاحب کی مشاورت سے میڈیکل کیمپ لگایا جس میں نشتر ہسپتال ملتان اور چلڈرن میڈیکل کمپلیکس کے ڈاکٹر صاحبان کی سات رکنی ٹیم ڈاکٹر حسن معاویہ کی سرپرستی میں ہمراہ تھی۔ وہاں کم وبیش اڑھائی سو کے قریب مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور ادویات مہیا کی گئیں۔ وہاں سیلاب سے متاثرہ گھرانوں میں راشن، نقد رقوم اور بستر، ترپالیں بھی تقسیم کی گئیں۔ بستی مندرانی سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں منگروٹھہ سیلابی نالہ کے کنارے واقع بستی سنگھی والی جو کہ کافی حد تک پانی کے کٹاؤ کا شکار ہو چکی تھی وہاں سے نقل مکانی کرنے والے افراد کے ساتھ تعاون کیا اور راشن تقسیم کیا بعد ازاں اس بستی کے قریب ہی مین روڈ پر گائے چوک میں واقع مسجد کی مغربی جانب چند خاندان بے سروسامانی کے عالم میں کھلے آسمان تلے بیٹھے تھے جو کہ دریائے سندھ کے نشیبی علاقوں سے نقل مکانی کر کے یہاں آئے ان کو ترپالیں اور راشن کی فراہمی کے بعد ٹبی قیصرانی کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں سے قافلہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ مولانا سید عطاء المنان اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مولانا عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں بستی ریتڑہ کی طرف روانہ ہوئے اور دوسرے قافلہ نے مفتی نجم الحق صاحب کی معیت میں تونسہ شہر میں رات بسر کی۔ 29 اگست کی صبح بستی پیہڑ کے مدرسہ سیدنا علی المرتضیٰ کے منتظم مولانا محمد اجمل صاحب کی معیت میں کوہ سلیمان سے قریب ہی بستی راڑہ ٹبہ، لعلانی اور لاشاری گئے جہاں بستیاں خشک دریا کی تصویر پیش کر رہی تھیں اور لوگ اپنے گھروں کی شناخت اور کہیں سامان کو زمین سے نکالنے میں مصروف کسی خدائی مدد کے منتظر تھے۔ بستی لعلانی میں سب سے پہلے تعزیت کے لیے گئے جہاں ایک ہی گھر کی دو بچیاں سیلاب میں فوت ہو گئیں۔ کم وبیش 100 گھرانوں میں راشن، کپڑے تقسیم کیے گئے۔ جبکہ مفتی نجم الحق صاحب ٹبی قیصرانی میں حافظ محمد طاہر صاحب کے مشورہ سے بستی ترمن اور اس کے مضافات میں گئے اور راشن، منرل واٹر تقسیم کیا۔

☆ 28 اگست کو سید عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری مدظلہ (نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) کی سرپرستی و معیت میں مجلس احرار خانپور اور رحیم یار خان کے امدادی کیمپس کے ذریعے جمع ہونے والا سامان، راشن، ادویات، منرل واٹر، بستر، کپڑے و نقد رقوم لے کر ایک ٹرک فاضل پور، راجن پور اور روجھان کے مضافاتی علاقوں کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں کے متاثرہ افراد کی لسٹیں مقامی احباب کی مشاورت و سروے کے بعد مکمل کی جا چکی تھیں۔ مجلس احرار

اسلام خانپور اور رحیم یار خان کے مشترکہ تعاون سے تین سو سے زائد راشن بیگ موجود تھے۔ کھلے آسمان تلے بیٹھے لوگ اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے منتظر تھے تا حد نگاہ پانی ہی پانی تھا۔ قافلہ روجھان پہنچا زمینی راستہ نہ ہونے کی بنا پر پاک فوج کی بوٹس اور مقامی لانچوں کو کرایہ پر لیا اور سامان رکھ کر روجھان کے مضافاتی بستیوں بستی کنڈ، بستی عیدن، بستی ملوک و دیگر میں راشن و دیگر سامان تقسیم کرنے کیلئے تقریباً 24 کلومیٹر اندر سیلابی علاقے میں گے اور ان کی خدمت کی۔ انتہائی پر خطر اور صبر آزما سفر تھا۔

☆ 30 اگست شعبہ خدمت خلق ملتان کے مفتی نجم الحق، مولانا محمد نعمان سنجرانی، ارشاد احمد اور مولانا اخلاق پر مشتمل چار رکنی قافلہ نے تحصیل کروڑ لعل عیسن موضع شینہ والا، چاہ جھکڑ والا وغیرہ میں احرار فری میڈیکل کیمپس لگائے اور کم وبیش 500 افراد کو ادویات دی گئیں۔ 31 اگست کو بستی مکوڑی، بستی احمد گنڈا، راکھوں کا سروے کیا۔ کہیں تین چار فٹ پانی میں چل کر اور کہیں پاک آرمی کی لانچوں میں بیٹھ کر مختلف بستیوں کا سروے کیا لسٹ تیار کی۔ مجلس احرار اسلام تحصیل کروڑ لعل عیسن کے مقامی رہنما جناب اطہر عثمانی صاحب کی مکمل معاونت شامل حال رہی۔ بعد ازاں مکینوں میں کپڑے، راشن، بستر ے، جوتے تقسیم کیے۔ بستی راکھواں جنوبی پنجاب تحصیل کروڑ عیسن کی جانب سے آخری بستی ہے، اس کے آگے دریا سندھ ہے اور پھر صوبہ کے پی کے شروع ہو جاتا ہے۔ دریائے سندھ نے اس جانب سے آٹھ بستیاں، چار سکول اور چھ مساجد کا نام و نشان ہی ختم کر دیا۔ اب وہاں صرف پانی بہتا ہے۔ بستی راکھواں کا کل رقبہ 6600 ایکڑ تھا جو دریائے سندھ کی نذر ہو کر محض 300 ایکڑ بچ گیا۔ یہاں ایک افسوس ناک بات دیکھنے میں آئی کہ اس بستی کے تمام افراد دیو بندی مسلک سے وابستہ ہیں اس لیے بھی یہاں کی انتظامیہ ان لوگوں کے ساتھ تعصّبانہ رویہ رکھتی ہے۔ نہ کوئی امداد ملتی ہے اور نہ ہی دریائے سندھ کی تباہ کاریوں کو روکنے کے لیے کوئی بند وغیرہ بنایا جاتا ہے۔

☆ مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے احباب نے 2 اگست جمعہ سے شروع ہونے والی بارشوں کے باعث سیلابی صورت حال پیدا ہوئی جس سے کم بیش 300 کے قریب شہر اور دیہات زیر آب آ گئے۔ احرار شعبہ خدمت خلق ڈیرہ کے احباب نے ابتداء اپنی مدد آپ کے تحت کام شروع کیا اور بعد ازاں کیمپ بھی لگائے۔ پہلی کھیپ پکا پکایا کھانا، کھجور اور کپڑے لے کر بستی بڈھ پہنچے پانی کا بہاؤ تیز ہونے اور کشتی میسر نہ ہونے پر بستی ہتالہ میں سامان اور کھانا تقسیم کیے۔ دوسرے روز ستر ہزار کا نیسلے کا منرل واٹر، دال روٹی، کھجور لے کر بڈھ پہنچے اور کشتی کے ذریعے سامان پہنچایا۔ بعد ازاں مزید پانچ روز تک مسلسل شوہر کوٹ، مقیم، شاہ، بھٹھہ، بلوچ نگر اور دیگر بستیوں میں کھانا، چاول، کھجور، پانی، تقریباً چھے ہزار روٹی پہنچائی گئی۔ بعض جگہوں پر پانچ پانچ فٹ پانی میں سے گزر کر گئے۔ پانی کم ہونے کی صورت

میں راشن بھی تقسیم کیا۔ اس طرح سے کم و بیش 40 علاقوں میں احرار کارکنوں نے امدادی سرگرمیاں کیں۔ اس کے علاوہ سیلاب کے پہلے ریلے سے متاثر ہونے والے 1500 کے قریب افراد کو جو کہ سٹیڈیم ڈی آئی خان میں پناہ لیے ہوئے تھے کھانا پہنچایا اور کئی خاندانوں کو اپنے مکانوں اور مختلف جگہوں پر ٹھہرایا۔ اس شعبہ میں مولانا ثناء اللہ اور مولانا انعام اللہ کی خدمات قابل فخر ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں آمین

☆ احرار شعبہ خدمت خلق چیچہ وطنی اور احرار فاؤنڈیشن کے تعاون سے سیلاب متاثرین کی امداد کے لیے 30 اگست بروز منگل خانپور کے ساتھی جناب ناصر ھاشمی کے ساتھ محمد قاسم چیمہ کا رابطہ ہوا اور راجن پور کے علاقے میں امدادی سرگرمیوں کے لیے قافلہ تیار کیا گیا جس میں ڈیڑھ سو تھیلا آٹا بیس کلو چینی چاول نمک سرخ مرچ گھی دودھ دال چنا، کھجور، چائے، پتی منرل، واٹر کپڑے جوتے، کمبل کھیس میڈیکل کا سامان اور نقد رقوم تھیں۔ مولانا منظور احمد کی زیر قیادت محمد قاسم چیمہ، مولانا محمد سرفراز معاویہ، قاضی عبدالقدیر، بھائی سعید عارفی، قاری غلام مصطفیٰ، حافظ محمد مغیرہ راجن پور کے لیے روانہ ہوئے اور رات بھر سفر کر کے رحیم یار خان پہنچے جناب ناصر ھاشمی، بھائی محمد بلال احمد درخواستی، بھائی عبدالماجد، محمد عمر فاروق نے استقبال کیا، بعد ازاں متاثرہ علاقے میں کشتی کے ذریعے بستی سلیمان بستی جیلانوالی میں پہنچے اور متاثرہ لوگوں میں راشن تقسیم کیا، بعد ازاں احرار رضا کار کوٹ مٹھن کے مشہور بزرگ بابا غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور ظاہر پیر کے احباب سے ملاقات کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔

☆ 2 ستمبر 2022 کی رات ملتان سے مجلس احرار کے رہنما قاری اسرار احمد، مجلس احرار اسلام لودھراں کے رہنما مولانا شاہد نواز کی نگرانی میں ان کے رفقاء بھائی فیاض، مولانا منیر اور مولانا شفیق کے ساتھ ڈیرہ اللہ یار صوبہ بلوچستان میں پہنچے۔ جہاں پر الحمد للہ یہ احرار خدمت خلق کی پہلی ٹیم تھی جو مقامی احباب سے رابطہ کر کے پہنچ سکی۔ وہاں منظر بہت پریشان کن تھا، لوگوں کے مکانات، مساجد پانی میں غرق تھے کہیں کہیں مکانات کے آثار دکھائی دیتے تھے۔ اللہ کی مخلوق سڑکوں پر کھلے آسمان تلے بیٹھی تھی۔ مردہ جانور پانی کی سطح پر بہہ رہے تھے۔ اسی خراب پانی سے وہاں کے مکین اپنی ضروریات پوری کرنے پر مجبور تھے۔ علاقے کا وزٹ کیا گیا اور ڈیڑھ سو خاندانوں میں راشن، نقد رقوم، پانی سمیت 5 لاکھ کا سامان تقسیم کیا گیا۔

☆ 2 ستمبر احرار شعبہ خدمت خلق ملتان اور جلہ جیم میلسی کے تعاون سے 300 افراد کا راشن، بستر، کپڑے، جوتے وغیرہ لے کر مولانا محمد اکمل، مفتی نجم الحق، سید عطاء المنعم اور بھائی محمد عاصم، محمد طیب رشید سمیت آٹھ افراد کا قافلہ تونسہ پہنچا۔ وہاں میزبان حافظ محمد طاہر (برادر مفتی محمد زبیر جامعہ الصفہ کراچی) کی رہنمائی میں کوہ سلیمان کے دامن میں بستی دھمانی گئے اور راشن تقسیم کیا جبکہ بچوں میں گفٹ پیک بانٹے گئے۔ وہاں کے مکین حضرت امیر شریعت

کی جماعت کی اس عظیم خدمت پر ممنون ہوئے کہ اس مشکل وقت میں ان کا سہارا بنے۔

☆ 3 ستمبر کی رات احرار شعبہ خدمت خلق ملتان اور زینت الاسلام فاؤنڈیشن کے باہمی تعاون سے قافلہ احرار علی گل بگٹی کی دعوت پر بلوچستان کی جانب روانہ ہوا۔ مجلس احرار اسلام کی نمائندگی مولانا اخلاق احمد نے کی۔ جبکہ زینت الاسلام فاؤنڈیشن کی نمائندگی مفتی نجم الحق صاحب نے کی۔ اس قافلۂ میں چار ڈاکٹر بھی شامل تھے، یہ سفر تقریباً 20 گھنٹوں پر مشتمل تھا۔ 4 ستمبر رات آٹھ بجے پٹ فیڈر سے ہوتے ہوئے ایف سی چوکی پر پہنچے جہاں پر صوبیدار احسان صاحب اور لیویز فورس کے ایس ایچ او جناب حامد ممبھل صاحب نے مکمل سکیورٹی فراہم کی جس کی بدولت ہم لوگوں نے بآسانی ایف سی چوکی پر متاثرین کے درمیان راشن، کپڑے، برتن، بسترے، ادویات اور ٹینٹ تقسیم کیے۔ 5 ستمبر کو ملتان واپسی ہوئی۔

☆ 10 ستمبر کی شام کو احرار شعبہ خدمت خلق ملتان کے کارکنان زینت الاسلام فاؤنڈیشن کے تعاون سے مولانا سلیم اللہ چوہان کی دعوت پر صوبہ سندھ ضلع شکار پور کے لیے براستہ رحیم یار خان روانہ ہوئے۔ رحیم یار خان صبح کے وقت حافظ محمد زبیر نے استقبال کیا اور حافظ محمد عاصم خان بلوچ نے بہت اکرام کیا۔ بعد ازاں مولانا اخلاق احمد اور مفتی نجم الحق اپنے احباب کے ہمراہ شکار پور کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر مولانا سلیم اللہ چوہان کی معیت میں متاثرہ علاقوں کا سروے کیا۔ رات کو سکھر میں مفتی شفیع صاحب (امیر جمعیت علماء اسلام سکھر) کے مدرسہ میں قیام کیا۔ 11 ستمبر مولوی وقار احمد کی نگرانی میں مدرسہ معمورہ کے طلباء راشن اور دیگر سامان رحیم یار خان سے لے کر روانہ ہوئے پہلے پہل شکار پور کی نواحی بستی راجو گوٹھ، دھنی بخش گوٹھ، چھولبا نو گوٹھ، قلندر بخش گوٹھ غربی، قلندر بخش گوٹھ شمالی کے متاثرین میں احرار فری میڈیکل کیمپ لگایا جس میں سکھر سے ہمارے مہربان ڈاکٹروں نے مریضوں کو چیک کیا اور ادویات مہیا کیں۔ اس کے بعد سروے کے مطابق راشن، بستر، ٹینٹ، منرل واٹر اور پچاس ہزار کے قریب نقد رقوم تقسیم کیں کیکہ مولانا مفتی شفیع صاحب کو ان کے گاؤں گوٹھ اللہ وسایا کے متاثرین کے لیے 30 ہزار روپے دیے اور رات گئے ملتان واپسی ہوئی راستہ میں مدرسہ معمورہ کے طلباء اور اساتذہ نے محبوب گوٹھ کے علاقے میں صحابہ کرام حضرت عمرو بن عبسہ، حضرت عمرو بن اخطب اور حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہم کی قبور پر حاضری دی۔

☆ 23 ستمبر مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق ملتان کی جانب سے لویز فورس کے S.H.O جناب حامد ممبھل صاحب کی دعوت پر قافلۂ احرار مولوی اخلاق احمد کی نگرانی میں صوبہ بلوچستان کے شہر صحبت پور روانہ ہوا۔ اس قافلہ میں سید عطاء المحسن بخاری، محمد سرمد صالح اور محمد سرفراز شامل تھے۔ رات ایک بجے سکھر پہنچ کر مولانا سلیم اللہ چوہان اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (امیر جمعیت علماء اسلام سکھر) کے مدرسہ میں قیام کیا۔ 24 ستمبر صبح سات بجے سکھر سے روا

نہ ہوئے۔ سکھر سے جاتے ہوئے محبوب گوٹھ حضرات صحابہ میں سے حضرت عمرو بن عبسہ، حضرت عمرو بن اخطب اور حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہم کی قبور مبارک پر حاضری ہوئی۔ سکھر سے 30 کلومیٹر دور ضلع شکار پور سے ہم نے ایک ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لیا اور بلوچستان کی جانب روانہ ہوگئے، 11 بجے کے قریب ہم لوگ صحبت پور پہنچے وہاں پر لیویز فورس کے S.H.O محترم حامد ممبھل صاحب کی ہدایت پر جناب سنجے کمار صاحب جو M.P.A میر سلیم خان کھوسہ کے معتمد خاص ہیں کے ہاں گئے۔ وہ ہم لوگوں کو M.P.A میر سلیم خان کھوسہ کی رہائش گاہ پر لے آئے۔ وہاں سے ہماری تشکیل ضلع صحبت پور سے دور ایک ایسے گاؤں ''بوستان'' کی طرف کی گئی جہاں ملیریا، ڈائریا اور گیسٹرو جیسے وبائی امراض سے 5 اموات ہو چکی تھیں اور ادویات تک ان کی رسائی نہیں تھی، افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے پہنچنے سے کچھ دیر پہلے بھی ایک بچہ ملیریا کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا۔ بستی ''بوستان'' میں ہم نے احرار فری میڈیکل کیمپ لگایا جہاں پر اطراف کے چار پانچ گاؤں کے باسیوں کو بھی ملیریا، ڈائریا اور گیسٹرو کی فری ادویات فراہم کی گئیں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم لوگ واپس صحبت پور شہر میں پہنچے وہاں کے لوگوں کی حالت زار دیکھ کر رونا آرہا تھا کہ مین روڈ کے اوپر لوگ کھلے آسمان کے نیچے بے یار و مددگار بیٹھے ہیں، کچھ گھرانے تو ایسے بھی نظر آئے جن کے پاس سایہ صرف ان کی چارپائی تھی وہاں تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ایسے لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے کے لیے مختص کیے جو مین روڈ اور اس سے ملحقہ زمین پر اپنا مسکن بنائے خدا کے آسرے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

اخبار الاحرار

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چناب نگر میں فری میڈیکل کیمپ

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت کے فیصلہ کے مطابق 1993 میں مرکز احرار مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں ڈیرہ جمایا اور تادم زیست اس عہد کو ایفاء کیا۔ اس دوران چناب نگر کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کو قادیانی تبلیغ کے اثر سے محفوظ رکھنے اور ان کے ایمان وعقیدے کو بچانے کے لیے جہاں دیگر بہت سے اقدامات کیے وہاں ایک اہم اقدام ''مسلم ہسپتال'' کے نام سے ایک پراجیکٹ کا افتتاح کیا جو کہ ابتداء فری ڈسپنسری کے طور پر کام کر رہا ہے۔ حضرت پیر جی رحمہ اللہ کی زیر نگرانی وسرپرستی یہاں پر سالانہ تین روزہ آئی کیمپ لگایا جاتا اور مریضوں کا مفت علاج معالجہ اور آپریشن کیے جاتے۔ علاوہ ازیں ماہانہ بنیاد پر بھی اور موسمی بیماریوں کے حوالے سے بھی گاہے بگاہے کیمپ لگائے جاتے جن سے سیکڑوں مریض فائدہ اٹھاتے اور بفضل اللہ شفاء یاب ہوتے۔

الحمد للہ اسی تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے پھر سے مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام قائد احرار سید محمد کفیل بخاری کی سرپرستی اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ کی نگرانی میں 29 اکتوبر بروز ہفتہ مدرسہ ختم نبوت، جامع مسجد احرار چناب نگر ضلع چنیوٹ میں فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔

جس میں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے ڈاکٹر جناب خاور منصور صاحب اپنی پوری ٹیم کے ہمراہ تشریف لائے۔

اس موقع پر مدرسہ ختم نبوت ومجلس احرار چناب نگر کے رضا کاران وکارکنان بالخصوص ڈاکٹر عبدالمجید، جناب منظور حسین، مولانا محمود الحسن نے مریضوں کو لانے، ادویات مہیا کرنے ودیگر امور میں خدمات پیش کیں۔

اس پہلے فری میڈیکل کیمپ سے 27 مرد، 93 خواتین اور 50 بچوں کو معاینہ کر کے ادویات فراہم کی گئیں۔ الحمد للہ اس کیمپ سے کل 170 مریضوں نے استفادہ کیا۔ ان شاء اللہ دوسرا میڈیکل کیمپ دسمبر کے پہلے ہفتے میں لگایا جائے گا۔

مجلس احرار اسلام ضلع مظفر گڑھ ذمہ داران کا اجتماع (رپورٹ: سردار محمد اصغر لغاری)

18 نومبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز مغرب، بیٹ میر ہزار خان میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم دعوت وتبلیغ، نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری صاحب مدظلہ کی زیر صدارت تحصیل جتوئی اور تحصیل مظفر گڑھ کے تمام یونٹس (مہرپور، کلروالی، ماہڑہ، بستی منذھیرا، جانگلہ، بستی مکول، بڑی بستی ارائیں، بیٹ میر

ہزار، جتوئی شہر) کے عہدیداران کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں جناب مولانا مفتی اللہ دتہ صاحب کو مجلس احرار اسلام مظفر گڑھ کا مبلغ منتخب کیا گیا جبکہ تحصیل جتوئی کی باڈی کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مجلس احرار اسلام تحصیل جتوئی کے امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم نشر و اشاعت کا انتخاب کیا گیا۔ اس کے علاوہ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مقامی جماعت کے زیر انتظام ہر سال ایک عالی شان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرائی جائے گی، ضلع بھر میں ختم نبوت کورسز اور دروس ختم نبوت بالاہتمام کیے جائیں گے اور عوام الناس بالخصوص جدید تعلیم یافتہ طبقہ تک ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اور فتنہ قادیانیت کے متعلق آگاہی دی جائے گی۔ ہر ماہ تحصیل کی سطح پر اجلاس ہوا کرے گا جبکہ تمام ذمہ دار اپنے اپنے یونٹوں میں ہفتہ وار اجلاس کو یقینی بنائیں گے۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام ضلع ملتان کے امیر مولانا محمد اکمل اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد الطاف معاویہ بھی حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ تھے۔ اجلاس میں منتخب کئے گئے عہدیداران کی تفصیل ذیل میں موجود ہے۔

جناب قاری اللہ بچایا صاحب (سرپرست)

جناب مولانا محبوب احمد صاحب (امیر)

جناب ڈاکٹر ریاض احمد صاحب (ناظم اعلیٰ)

جناب سردار اصغر لغاری صاحب (ناظم نشر و اشاعت)

سیّدی وابی
(اضافہ شدہ ایڈیشن)

بنت امیر شریعت، سیدہ ام کفیل بخاری رحمۃ اللہ علیہا

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح وافکار پر مستند ترین کتاب

★ سوانح وافکار ★ جیل سے لکھے گئے بیٹی کے نام خطوط ★ تاریخی واقعات

★ ذاتی یادداشتیں ★ عظیم شخصیات کا تذکرہ ★ ایک عظیم بیٹی کا اپنے عظیم باپ کو خراج تحسین

صفحات: 336 اعلیٰ طباعت قیمت -/600

ملنے کا پتا: بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم ملتان 0300-8020384

مسافرانِ آخرت

☆......مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازی خان کے امیر صوفی بشیر احمد بلوچ یکم نومبر 2022ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ بھائی بشیر احمد، احرار کے بزرگ کارکن اور جانشین امیر شریعت حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے خدام میں سے تھے، کم و بیش 50 سال احرار سے وابستہ رہے، بہت ہی مخلص اور وفا شعار کارکن تھے، احرار کے ساتھ ان کا لازوال تعلق اور وفاداری ناقابل فراموش ہے، احباب ان کی مغفرت کے لیے ایصال ثواب اور خصوصی دعاؤں کا اہتمام فرمائیں

☆......جامع مسجد احرار چناب نگر کے سابق استاد قاری محمد عاشق 28 اکتوبر 2022ء کو انتقال کر گئے۔

☆......مرکز احرار جامع مسجد مدنی چنیوٹ کے نائب امام حافظ محمد شاہد کے چچا، انتقال: 24 اکتوبر 2022ء

☆......سید محمد کفیل بخاری کے حفظ قرآن کے ساتھی حافظ محمد انور 30 اکتوبر 2022ء کو ملتان میں انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ مفتی محمد عبداللہ صاحب نے جامعہ خیر المدارس میں پڑھائی۔

☆......چنیوٹ کے احرار کارکن غلام مصطفی حاک کے تایا اور محترم محمد عثمان کے بھائی سیٹھ محمد عبداللہ انتقال کر گئے

☆......امیر احرار سید عطاء المومن بخاریؒ کے خادم خاص، مجلس احرار اسلام لاہور کے سینئر رکن بہت ہی محترم برادرم شہزاد شیخ صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں

☆......جامعہ خیر المدارس ملتان کے درجہ حفظ کے صدر مدرس قاری محمد اقبال رحیمی کی اہلیہ، انتقال 7 نومبر 2022ء

☆......مدرسہ معمورہ ملتان کے سابق طالب علم محمد آصف کے والد فدا حسین مرحوم۔ انتقال: 8 نومبر 2022ء

☆......ملتان میں ہمارے کرم فرما محترم عبدالخالق (ناصر میڈیکل سٹور، ایم ڈی اے)۔ انتقال: 14 نومبر 2022ء

☆......کبیر والہ میں ہمارے مہربان ملک محمد فاروق کے بہنوئی ملک محمد اقبال۔ انتقال: 14 نومبر 2022ء

☆......روزنامہ اسلام ملتان کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر عرفان احمد عمرانی کے بہنوئی مشتاق احمد مرحوم۔ انتقال: 16 نومبر 2022ء

☆......جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث حضرت مولانا خورشید احمد رحمہ اللہ، انتقال: 17 نومبر 2022ء

☆......مفتی اعظم پاکستان، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ، صدر جامعہ دار العلوم کراچی، سرپرست وفاق المدارس العربیہ پاکستان 18 نومبر 2022ء بروز جمعہ انتقال فرما گئے

☆......مجلس احرار ملتان کے کارکن اور اجتماعات احرار کے حاضر باش حاجی محمد اعظم انصاری انتقال: 19 نومبر 2022ء

☆......مجلس احرار ملتان کے نائب ناظم نشر و اشاعت محمد عدنان ملک کے والد حافظ محمد اقبال، انتقال: 19 نومبر 2022ء

☆......مجلس احرار اسلام شہلی (حاصل پور) کے کارکن حافظ محمد مشتاق کے بھائی اور حافظ محمد انور کے بہنوئی دین محمد مرحوم، 21 نومبر 2022ء کو انتقال کر گئے۔

☆......شیخ محمد علی کے چچا شیخ ارشاد احمد عثمان آباد ملتان، انتقال: 21 نومبر 2022ء

☆......حضرت مولانا کریم بخشؒ (بانی و مہتمم جامعہ عمر بن الخطاب ملتان) انتقال: 22 نومبر 2022ء

☆......ماہنامہ الاعتصام لاہور کے مدیر حافظ احمد شاکر مرحوم، انتقال: 22 نومبر 2022ء

مرتب: محمد یوسف شاؔد

اشاریہ ''نقیبِ ختم نبوت'' (2022ء)

دل کی بات (اداریہ) :

عنوانات	مضمون نگار	ماہ	صفحہ
مجلس احرار اسلام............ایک حریت پسند جماعت	سید محمد کفیل بخاری	جنوری	2
ناطقہ سربہ گریباں ہے، اسے کیا کہیے؟	//	فروری	2
موسم بہار کی آمد اور سیاسی موسم کی گرمی	//	مارچ	2
وزیر اعظم عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد	//	اپریل	2
اور پھر تبدیلی آگئی............!	//	مئی	2
نئی حکومت، ذمہ داریاں اور تقاضے	//	جون	2
گھبرانا نہیں کی نصیحت اور مشکل فیصلوں کی دھمکی' عوام سے انتقام	//	جولائی	2
پنجاب کا سیاسی بحران......ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں	//	اگست	2
سیلاب کی تباہی، متاثرین کی مدد کیجیے	//	ستمبر	2
''نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں''	//	اکتوبر	2
ہاں قدم بڑھائے جا!......احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا انعقاد	عبداللطیف خالد چیمہ	نومبر	2
بقاءِ احرار	سید محمد کفیل بخاری	//	3
جمہوری تماشا......اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟	//	دسمبر	2

شذرات:

عنوانات	مضمون نگار	ماہ	صفحہ
سالانہ دس روزہ ختم نبوت کورس	ڈاکٹر محمد آصف	مارچ	3
شہدائے ختم نبوت 1953ء کو خراجِ عقیدت	عبداللطیف خالد چیمہ	اپریل	4
نکاح نامے میں عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت	//	//	5
انسداد سود کے حوالے وفاقی شرعی عدالت کا تاریخی فیصلہ!	//	جون	4
توہینِ مذہب اور توہینِ انسانیت!	//	جولائی	4
وفاقی شرعی عدالت کے سود کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل!	//	//	5
سود کے خلاف مہم اور ہمارا کردار	//	اگست	4
یومِ تحفظ ختم نبوت......یومِ قراردادِ اقلیت	//	//	5
اسلام اور پاکستان کے خلاف سرگرم این جی اوز	عبداللطیف خالد چیمہ	ستمبر	4

بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے احرار ریلیف فنڈ کا اجراء!	//	//	4
احرار اور فلڈ ریلیف سرگرمیاں	//	اکتوبر	4
ٹرانس جینڈر پرسن قانون مجریہ 2018ء اور تازہ صورت حال	//	//	4
حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سرپرست	سید محمد کفیل بخاری	//	9
حکومتی اپیلوں کی واپسی انسداد سود کا مسئلہ!	عبداللطیف خالد چیمہ	دسمبر	4

تعزیتی شذرات

مولانا محمد اکرم طوفانی رحمۃ اللہ علیہ	سید محمد کفیل بخاری	جنوری	4
مفتی ہارون مطیع اللہ رحمۃ اللہ علیہ	سید محمد کفیل بخاری	//	5
مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال	سید محمد کفیل بخاری	فروری	4
جید علماء کی پے در پے رحلت	//	دسمبر	3

سرکلر

مرکزی سرکلر بنام ارکان مرکزی مجلس شوریٰ 2022/1	سید محمد کفیل بخاری	مئی	4
مرکزی سرکلر بنام ماتحت مجالس	مولانا محمد مغیرہ مدظلہ	ستمبر	6

دین و دانش:

سیدتنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ	جنوری	19
فدائی	شاہ بلیغ الدین رحمہ اللہ	//	21
دامادِ رسول ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع	پروفیسر ڈاکٹر مظہر معین	//	23
دشمنوں کے لیے تعلیم وہدایت کا اہتمام	قاضی محمد سلیمان سلمانؒ	//	36
سود کا خاتمہ کیوں ضروری ہے؟	مولانا زاہد اقبال	//	37
دعوتی و اصلاحی پیغام (قسط نمبر 1)	عطا محمد جنجوعہ	//	41
دعوتی و اصلاحی پیغام (قسط نمبر 2)	عطا محمد جنجوعہ	فروری	25
حدیث ثقلین سے حق خلافت کا استدلال درست نہیں (قسط نمبر 1)	عطا محمد جنجوعہ	مارچ	13
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ	//	17
الحیاء من الایمان (ضبط: مولوی فیصل اشفاق)	درس: حضرت پیر جی رحمہ اللہ	//	20
دعوتی و اصلاحی پیغام (قسط نمبر 3)	عطا محمد جنجوعہ	//	23
ماہِ رمضان المبارک تقویٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ	مولانا ابوجندل قاسمی	اپریل	6
حضرت علی المرتضیٰؓ اور نمازِ تراویح	مولانا محمد عبدالحمید تونسوی	//	13
دعوتی و اصلاحی پیغام (قسط نمبر 4)	عطا محمد جنجوعہ	//	19

نقشہ برائے ادائیگی زکوٰۃ	مولانا اعجاز صمدانی	〃	24
زکوٰۃ کے مسائل	دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی	〃	26
ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی	مئی	5
خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب	قاری محمد قاسم بلوچ	〃	9
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ	〃	13
حدیث ثقلین سے حق خلافت کا استدلال درست نہیں (قسط نمبر 2)	عطا محمد جنجوعہ	〃	14
شوال کے چھے روزوں کے فضائل واحکام	محمد ارشد ڈسکوی	〃	17
دعوتی واصلاحی پیغام (قسط نمبر 5)	عطا محمد جنجوعہ	〃	20
حدیث ثقلین سے حق خلافت کا استدلال درست نہیں (آخری قسط)	عطا محمد جنجوعہ	جون	10
دیانتدار تاجر کا ثواب غازیوں اور شہداء کے برابر!	عثمان محی الدین	〃	15
دعوتی واصلاحی پیغام (آخری قسط)	عطا محمد جنجوعہ	〃	17
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف	واجد ہاشمی	〃	21
تکبر ذلیل کرتا ہے	ظفر اللہ خان	〃	24
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر بہتان تراشی	عطا محمد جنجوعہ	جولائی	20
قربانی......حکمت اور مسائل واحکام	سید عطاء المحسن بخاریؒ	〃	28
سیدنا ابوبکرؓ در لشکر اسامہؓ شبہہ کا ازالہ	عطا محمد جنجوعہ	اگست	11
جنت نشان	شاہ بلیغ الدین	〃	13
شہیدِ اعظم سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	شاہ بلیغ الدین	〃	15
سیدنا حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہ	ابومروان معاویہ ماجد علی	〃	19
مال حرام کے نقصانات	مولانا حبیب اللہ	ستمبر	19
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ	〃	22
دس جھوٹے	شاہ بلیغ الدین	نومبر	8
سیدنا بلال رضی اللہ عنہ	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ	〃	10
تقسیم جُزء لا یتجزا	مولانا منظور احمد آفاقی مدظلہ	دسمبر	17
نیکی اور عبادت کر کے ڈرنے والے بندے	مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ	〃	19
سیدنا عمار بن یاسرؓ اور ان کے والدینؓ	مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ		20

افکار:

فتح کابل اور ہماری ذمہ داریاں	عبداللطیف خالد چیمہ	جنوری	6
حکومتِ الٰہیہ اور پاکستان	مفکر احرار چودھری افضل حق ؒ	//	8
سعودی عرب: یوسفی گرنہیں ممکن تو زلیخائی کر	پروفیسر محسن عثمانی ندوی	//	10
اسلام کو اقتدار کی ضرورت ہے	مولانا سید ابوالحسن ندوی ؒ	فروری	6
پُرسکون زندگی کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟	مولانا قاری محمد طیب قاسمی ؒ	//	8
روشن خیالی یا تاریک خیالی	ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین للّہی ؒ	مارچ	5
اسلام کا تصورِ تفریح اور موجودہ معاشرہ	مولانا سفیان علی فاروقی ؒ	//	10
تبدیلی سے آزادی تک	عمر فاروق	مئی	24
مقبوضہ کشمیر و فلسطین۔ گولیوں اور بموں کی بارش!	شہباز حمید چودھری	//	27
پبلک سروس کمیشن بلوچستان کے نصاب سے قادیانی کتاب کا اخراج	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	جون	5
مجلس احرار اسلام پاکستان	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	//	7
ہم شرمندہ ہیں	حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	9
سودی نظام اور ہمارا افسوس ناک رویہ	مولانا زاھد الراشدی	جولائی	8
سود کا مقدمہ نیا رُخ یا واپسی؟	ظفر علی راجا	//	10
بجٹ، الفاظ کا گورکھ دھندا، فلم انڈسٹری پر نوازشات	نوید مسعود ہاشمی	//	18
فیٹف کے اسلام و وطن کش مطالبات کی تکمیل	مولانا زبیر احمد صدیقی	//	7
7 ستمبر 1974ء تاریخ اسلام کا روشن دن	پروفیسر خالد شبیر احمد	ستمبر	9
عشق تمام مصطفےٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم)	عامرہ احسان	//	11
مذہب کی توہین سزا اور ردِ عمل	مولانا منظور احمد آفاقی	//	14
زندہ قوم کے زندہ حکمران	نوید مسعود ہاشمی	//	17
ایثار...... مسلم معاشرے کی بنیاد	حافظ حمزہ حنیف نعمانی	نومبر	4
دینی و قومی جدوجہد...... چند اہم مسائل	مولانا زاھد الراشدی	دسمبر	6
ٹرانس جینڈر ایکٹ...... غضبِ الٰہی کو دعوت دینے والا قانون	مولانا محمد احمد حافظ	//	12

سلوک و تصوف

جگر مراد آبادی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے دربار میں	مولانا محمد ازہر شاہ رحمہ اللہ	مئی	29

مطالعۂ قادیانیت و ردِّ قادیانیت:

برطانیہ کا قادیانی مرکز ریپ کے الزامات سے لرز اٹھا	افتخار احمد	فروری	48

آوازِ دل	شیخ راحیل احمد مرحوم	مارچ	30
ذوالفقار علی بھٹو اور قادیانی مسئلہ	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	مئی	45
بائیکاٹ کیوں ضروری ہے!	محمد عرفان ندیم	//	48
دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری؟ (قسط نمبر 1)	شیخ راحیل احمد مرحوم	جون	51
دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری؟ (قسط نمبر 2)	شیخ راحیل احمد مرحوم	جولائی	47
قادیانیت کا ضروری تعارف	مفتی عبدالقدوس رومیؒ	اگست	49
فرقۂ غُلمُدِیہ یا جماعت احمدیہ (قادیانیت اپنے لٹریچر کی روشنی میں)	مفتی عبدالقدوس رومیؒ	ستمبر	47
قادیانی سے دعوتی نشست (قسط نمبر 1)	عطا محمد جنجوعہ	//	53
قادیانی سے دعوتی نشست (قسط نمبر 2)	عطا محمد جنجوعہ	اکتوبر	55
قادیانی سے دعوتی نشست (آخری قسط)	عطا محمد جنجوعہ	نومبر	43
قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور ان کا جھوٹا پروپیگنڈا	محمد اسماعیل سعد	دسمبر	30
محمدی بیگم کے ایک نامراد عاشق	مولانا تنویر الحسن احرار	//	34
روداد			
احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت (قسط 1)	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	نومبر	50
احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت (قسط 2)	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	دسمبر	47
ہدایات:			
بسلسلہ ''45ویں سالانہ دوروزہ احرار ختم نبوت کانفرنس''، جامع مسجد احرار چناب نگر	مولانا محمد اکمل	اکتوبر	7
یادیں:			
سارے شہر محترم مُلتان پھر ملتان ہے	حبیب الرحمٰن بٹالوی	اگست	25
فلسفۂ محبت اور ہمارے اکابر	انیس الرحمٰن	//	28
گوشہ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاریؒ			
خطاب بموقع نماز جنازہ حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ	سید محمد کفیل بخاری	فروری	29
بخاری برادران کے ساتھ کچھ لمحات کی صدائے بازگشت	مولانا زاہد الراشدی	//	33
وہ چاند ہمیں کس رات کی گود میں ڈال گیا (حضرت پیر جیؒ کی یادیں)	مفتی آصف محمود قاسمی	//	35
اسے کہنا سبھی موسم بہاروں کے نہیں رہتے!	حافظ محمد اکمل	//	39
آہ پیر جی رحمہ اللہ	رانا گل ناصر ندیم	//	42
پیرو مرشد حضرت پیر جی رحمہ اللہ کے متعلق ایک رؤیا	اسد اللہ تونسوی	//	44
چند لمحوں کی ملاقات	مولانا قاری محمد معاذ	//	45

خطاب:

مجلس احرار اسلام کا قیام۔ مقصد، نصب العین اور حکمت عملی (ضبط: ڈاکٹر عبدالرازق)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	اپریل	32
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 1) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	مئی	35
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 2) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	جون	34
مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان میں نئے تعلیمی سال کے آغاز پر افتتاحی تقریب	مولانا سید محمد کفیل بخاری	//	41
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 3) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	جولائی	37
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 4) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	اگست	44
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 5) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	ستمبر	35
امیرِ شریعت کا تاریخی خطاب	ڈاکٹر محمد عمر فاروق	اکتوبر	40
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 6) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	//	47
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (قسط نمبر 7) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	نومبر	35
تعارف و استقامت اکابرین مجلس احرار اسلام	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	41
واقعاتِ سیرتِ طیبہ و سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم (آخری قسط) (ضبط: عبدالکریم قمر)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	دسمبر	22

ادب:

تحفۂ حرمین	مولانا حسرت موہانیؒ	جنوری	16
احرار کے سُر پوش غازی	ڈاکٹر محمد دین تاثیرؒ	//	17
نئی اردو کا املا نامہ	ناز یہ سحریؔ	//	18
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور اردو زبان	نور اللہ فارانی	فروری	14
امیر المؤمنین خلیفۂ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ	نادر صدیقی	//	24
پیغام	حبیب الرحمٰن بٹالوی	مارچ	26
حاصلِ مطالعہ	محمد یوسف شادؔ	//	28
شب برات کی حقیقت	ادارہ	//	29
امارت دل دکھاتی ہے	حبیب الرحمٰن بٹالوی	اپریل	31
''امیرِ ما! ایں سر در رہِ خدا حاضر است''	احسن عزیز شہید رحمہ اللہ	مئی	31
اقرارِ احمدیت	اسد ملتانی	//	33
مردانِ صداقت کیش	مجید لاہوری	//	34
نعت	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	جون	48
لشکرِ احرار	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	49
ایک نظم آسمان پر تھوکنے والوں کے نام	سعود عثمانی	جولائی	43

لفظ عطا کرنے کے لیے کچھ لفظ	سعود عثمانی	اگست	23
امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے فراق میں	پروفیسر خالد شبیر احمد	//	24
وطن کے اے مجاہدو	حبیب الرحمٰن بٹالوی	ستمبر	32
مولانا ظفر علی خان (علیہ الرحمۃ) کی ایک سدا بہار نظم	مولانا منظور احمد آفاقی	//	33
پیغامِ عمل	مولانا عامر عثمانی رحمہ اللہ	اکتوبر	34
سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ	سید امین گیلانی	//	34
حقیقت یہی ہے	حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	35
نعت	سعود عثمانی	نومبر	13
سیدہ ہند سلام اللہ علیہا	نادر صدیقی	//	15
مدحِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا ولی رازی رحمہ اللہ	دسمبر	25
مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی منقبت	نادر صدیقی	//	26
مجلس احرار سے	عزیز القاسمی	//	27
روداد:			
مجلس احرار اسلام پاکستان کے جدید انتخابات	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	جولائی	6
نقد و نظر:			
باتیں میاں طفیل محمد کی	ڈاکٹر امجد علی شاکر	اکتوبر	36
شخصیات:			
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور تصویر کشی	نور اللہ فارانی	اگست	36
استاذ العلماء حافظ عبدالرشید خلیق رحمۃ اللہ علیہ	ڈاکٹر ضیاء الحق قمر	//	42
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	مولانا انظر شاہ کشمیریؒ	ستمبر	41
”فخر ہوتا ہے قبیلے کا سدا ایک ہی شخص“ جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ	سید محمد کفیل بخاری	اکتوبر	11
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی برجستہ گوئی (پہلی قسط)	نور اللہ فارانی	اکتوبر	18
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی برجستہ گوئی (دوسری و آخری قسط)	نور اللہ فارانی	نومبر	19
ڈاکٹر محمد یوسف قریشی	حبیب الرحمٰن بٹالوی	دسمبر	28
گوشہ خاص			
تمنا	سید عطاء المحسن بخاریؒ	نومبر	16
”حیات جاوداں کا استعارہ“	سید عطاء المحسن بخاریؒ	//	16
میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے (بیادِ امیر احرار سید عطاء المحسن بخاریؒ)	سید محمد یونس الحسنی رحمہ اللہ	//	17
نومبر جب بھی آتا ہے	حبیب الرحمٰن بٹالوی	//	18

آپ بیتی

سرخ لکیر (قسط نمبر 1)	ماسٹر تاج الدین ؒ	جون	26
سرخ لکیر (قسط نمبر 2)	ماسٹر تاج الدین ؒ	جولائی	52
سرخ لکیر (قسط نمبر 3)	ماسٹر تاج الدین ؒ	اگست	53
سرخ لکیر (قسط نمبر 4)	ماسٹر تاج الدین ؒ	ستمبر	24
سرخ لکیر (قسط نمبر 5)	ماسٹر تاج الدین ؒ	اکتوبر	25
سرخ لکیر (قسط نمبر 6)	ماسٹر تاج الدین ؒ	نومبر	27
سرخ لکیر (آخری قسط)	ماسٹر تاج الدین ؒ	دسمبر	38

اخبار الاحرار:

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	جنوری	53
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	فروری	58
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	مارچ	57
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	اپریل	61
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	جون	56
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	جولائی	57
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	اگست	59
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	ستمبر	58
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	اکتوبر	60
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	نومبر	50
مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	دسمبر	52

یادِ رفتگاں:

حضرت مولانا سید عطاء المہیمن شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کی یادیں	قاری محمد بن قاری محمد صدیق	مارچ	40
مولانا ظہور احمد بگویؒ.....تحریک آزادی وحریت کا استعارہ	انتظار احمد اسد	//	45
پیرجیؒ کے حضور عقیدت کے چند پھول	محمد اورنگ زیب اعوان	اپریل	41
قادیانیوں کی نئی حکمت عملی اور ہمارا کردار	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	//	53
ایک درویش کی رحلت	معصوم مراد آبادی	اکتوبر	53

اشاریہ:

اشاریہ ''نقیب ختم نبوت'' (2022ء) مرتب:	محمد یوسف شاد	دسمبر	55

حسنِ انتقاد (تبصرۂ کتب):

جنوری: نام کتاب: آئینۂ حقیقت نما (شیعیت کا مقدمہ) تالیف: عبدالمنان معاویہ ص51

نومبر نام کتاب: تحقیق عقیدہ حیاتِ انبیاء تالیف: مولانا منیر احمد منور مدظلہ ص48

ترحیم (مسافرانِ آخرت):

جنوری: مجلس احرار حاصل پور کے ناظم نشر و اشاعت و رکن مرکزی مجلس شوریٰ محمد نعیم ناصر مرحوم، انتقال: 30 نومبر 2021

فروری: نامور علمی شخصیت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی (لکھنؤ، انڈیا) انتقال: 23 جنوری

مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی انتقال: 25 جنوری

مارچ: مجلس احرار اسلام چکڑالہ کے سرگرم رہنما اور حضرت پیرجی ؒ کے مرید خاص بھائی شمس الدین رحمہ اللہ انتقال: 31 جنوری 2022

اپریل: مجلس احرار اسلام ملتان کے ناظم اعلیٰ مولانا اللہ بخش احرار کی والدہ انتقال 18 مارچ 2022ء

مئی: شیخ عتیق الرحمٰن کے بھائی، محمد علی شیخ کے چچا حافظ ابوسفیان (عثمان آباد والے) انتقال 9/اپریل 2022ء

جون: لاہور مجلس احرار اسلام کے کارکن نوجوان سیرت نگار میاں محمد سعد خالد بن میاں محمد خالد انتقال: 15/اپریل 2022ء

جولائی: محمد عارف مکی حجازی رحمہ اللہ: مدرس حرم حضرت مولانا محمد مکی حجازی دامت برکاتہم کے اکلوتے فرزند محمد عارف مکی 27 شوال 1443ھ، 29 مئی کو طویل علالت کے مکہ مکرمہ میں انتقال کر گئے۔

ترکی میں عالم اسلام کی عظیم روحانی و علمی شخصیت اور ممتاز عالم دین شیخ محمود آفندی نقشبندی 23 ذیقعدہ 1443ھ 23 جون 2022 انتقال کر گئےاُ

اگست: قاری محمد یوسف احرار رحمۃ اللہ علیہ انتقال 3 جولائی سید غلام مرتضیٰ شاہ کی بہو اور سید محمد عمار بخاری کی اہلیہ انتقال 20 جولائی

ستمبر: فیصل آباد میں ہمارے کرم فرما قاری عبدالرشید صاحب کی ہمشیر انتقال 29/جولائی مولانا عبدالرحیم اشعر رحمہ اللہ کی پوتی اور مولانا عطاء الرحمٰن کی دختر 13 رمضان المبارک کو انتقال کر گئی۔

اکتوبر: جامعہ خالد بن ولید کے بانی و مہتمم حضرت مولانا ظفر احمد قاسم رحمہ اللہ طویل علالت کے بعد 9 ستمبر کی صبح نشتر ہسپتال ملتان انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نومبر: نائب ناظم مجلس احرار اسلام ڈی آئی خان حاجی محمد یونس انتقال: 19/اکتوبر 2022

دسمبر: حضرت مولانا خورشید احمد (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) 17 نومبر، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی (صدر جامعہ دار العلوم کراچی) 18 نومبر، حضرت مولانا کریم بخش صاحب (بانی و مہتمم جامعہ عمر بن خطاب ملتان) 22 نومبر 2022

مجاہد کبیر
حافظ محمد حبیب اللہ چیمہ رحمۃ اللہ علیہ
(رہنما جمیعت علماء اسلام)
کے یومِ وصال پر (اسی جگہ جہاں دم دیا تھا)
دار العلوم ختم نبوت جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی
ایصالِ ثواب کیلئے
قرآن خوانی
دعائیہ اجتماع
21 دسمبر 2022 بروز بدھ بوقت 10 بجے صبح
مختلف دینی و سیاسی اور سماجی و شہری تنظیموں کے رہنما شرکت و خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ
انجمن دار العلوم ختم نبوت (رجسٹرڈ)
جامع مسجد بلاک نمبر 12 چیچہ وطنی
0305-8716709

مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ کی
اہم مطبوعات

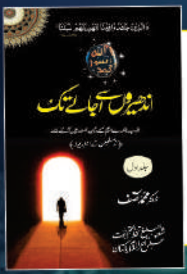

مذاہب باطلہ سے اسلام کے دامن رحمت میں
آنے والے نو مسلمین کے
ایمان افروز انٹرویوز اور روداد یں

عقیدہ ختم نبوت ﷺ حیات عیسیٰ علیہ السلام ظہور مہدی علیہ الرضوان
اور مختلف فتنوں کے متعلق مستند احادیث کا مجموعہ

روایتی طرز تحریر سے جداگانہ اسلوب بیان
ایسا رسالہ جس میں قادیانیوں
کو غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے

ایک ایسا رسالہ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی
تحریروں کی روشنی میں دعوتی اسلوب کے ساتھ
قادیانیت کا مختصر و جامع تعارف پیش کیا گیا ہے

عقیدہ ختم نبوت ﷺ کے متعلق مفید معلومات پر مشتمل
احرار ختم نبوت ﷺ ڈائری

احرار ختم نبوت ﷺ کیلنڈر
برائے سال 2023ء / ۱۴۴۴ھ

0300-9522878 0300-8020384

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE
PHARMACY
کیئر
فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس